عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۳ • شمارہ نمبر: ۱۲

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

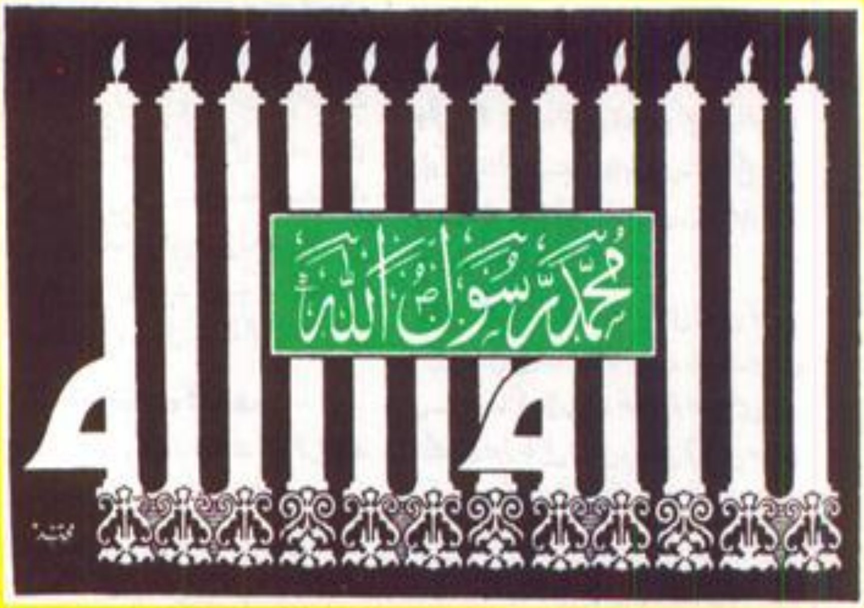

ذکرِ حبیب ﷺ کم نہیں وصلِ حبیب ﷺ سے

گلستانِ طیبہ سے

مسرور ہوں گا نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

☆☆☆

نور علیٰ نور

☆☆☆

مولانا مفتی غلام مرتضیٰ شاہ کوٹی کی

حیاتِ مسیح علیہ السلام کے مسئلہ پر مرزائی مربی سے گفتگو

مرزائی مربی کی شکستِ فاش

مجاہد ختمِ نبوت مولانا عبداللہ خالد مانسہرہ

قادیانیوں کا اوّل و آخر مقصد پاکستان کو توڑنا ہے

دہشت گردی اور قتل و غارت کے واقعات میں قادیانی ملوث ہیں

آپ کے مسائل

شادی بیاہ اور اسراف

سوال :- میرے ایک دین دار دوست اپنی شادی کے کارڈ کا ذکر کر رہے تھے۔ میں نے کہا کہ کارڈ چھپوانا بھی اسراف میں داخل ہے کیونکہ اس کے بغیر بھی (یا زیادہ سے زیادہ فوٹو اسٹیٹ کروا کر) کام چلایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بڑے بڑے دین داروں کے کارڈ چھپے ہوئے دیکھے ہیں۔ اس سے پہلے کبھی ایسی بات نہیں سنی اور تم نے بھی اپنی بہن کے شادی کارڈ چھپوائے تھے۔ پہلے خود عمل کرو، پھر دوسروں سے کہو۔ میں نے کہا کہ جو چیز غلط ہے وہ غلط ہے، چاہے میں کروں یا کوئی دوسرا۔ اس کے علاوہ حدیث کا مفہوم ہے کہ حضور ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ "تم بھلی باتوں کا حکم کرو اگرچہ تم خود ان سب کے پابند نہ ہو اور برائیوں سے منع کرو اگرچہ تم خود ان سب سے نہ بچ رہے ہو۔" براہ مہربانی جلد میری اور میرے دوست کی اصلاح فرمائیں۔

جواب :- آج کے اس "روشن" دور میں رشتہ کی تجویز اور دلہن کے رخصت ہونے تک بہت سی جاہلانہ رسمیں ہم نام نہاد خاندانی برتری اور روایتی پابندیوں کی بنا پر تیزی سے رواج پارہی ہیں، منجملہ ان میں سے بیش قیمت شادی کارڈ بھی ایک فضول رسم ہے جو خواہ مخواہ کا بار گراں اور مد اسراف کا حصہ ہے۔ ہاں یہ البتہ اپنی جگہ صحیح ہے کہ شریعت میں تاریخ نکاح کی اطلاع عزیز و اقارب اور دوست احباب کو دینے کی اجازت ہے اور اس کے لئے مناسب جائز طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے لیکن اس پر فضول خرچی کسی طرح روا نہیں اور یہ یاد رہے کہ دین میں شریعت کا مسئلہ حجت ہے کسی کا فعل قابل التفات نہیں۔

منکرات والی دعوت میں شرکت کا حکم

سوال : آج کل شادی بیاہ میں فضول رسموں کی بھرمار ہے۔ کیا ایسی تقریبات میں شریک ہونا چاہئے؟ یا ایسے مواقع پر کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے؟ براہ کرم اس مسئلہ کا حل بتا کر شکریہ کا موقع فراہم کریں۔

جواب : جس تقریب میں منکرات شرعیہ اور رسوم مروجہ کا ہونا پہلے سے معلوم ہو اس میں کسی مسلمان کا شرکت کرنا درست نہیں بلکہ برضا و رغبت شرکت کرنا فسق اور گناہ ہے اور اگر وہاں پہنچ کر علم ہو تو مقتدا و مثلاً عالم دین یا مفتی کو تو فوراً واپس لوٹ آنا چاہئے، البتہ عوام الناس کے لئے شرکت کی گنجائش ہے بشرطیکہ حتی المقدور منع کی کوشش کریں۔ دعی الی ولیمۃ و ثمہ لعب او غناء قعد و اکل لو المنکر فی المنزل۔ الخ (در مختار ص ۳۴۸ ج ۲)۔ یہ اس صورت میں ہے کہ منکرات دین دسترخوان پر نہ ہوں، ورنہ عامی کے لئے بھی بیٹھنا جائز نہیں ہوگا۔

رضاعت کا ثبوت

سوال :- مسئلہ یہ ہے کہ رضاعت کس طرح ثابت ہوتی ہے؟ اور رضاعت میں کس کس سے نکاح حرام ہو جاتا ہے؟ اور اگر رضاعی بہن اور بھائی کے درمیان نکاح ہو جائے تو وہ الا ماقد سلف میں داخل ہو جاتا ہے جبکہ معلوم نہ ہو بعد میں پتہ چلے یا اس کو اب توڑنا پڑے گا۔ اگر عورت مجبور ہو یعنی شوہر بوجہ جہل کے طلاق نہ دیتا ہو تو اس حالت میں عورت کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب :- بچہ جس عورت کا دودھ دو سال کی مدت کے اندر پی لے، وہ عورت اس بچے کی ماں بن جاتی ہے، اور اس عورت کی اولاد کے بھائی بہن بن جاتے ہیں۔ اگر بے خبری میں رضاعی بہن بھائی کا نکاح ہو گیا تو جب تک علم نہیں تھا تب تک وہ معذور ہیں، علم ہو جانے کے بعد فوری طور پر علیحدگی ضروری ہے۔ اگر لڑکا علیحدگی اختیار نہ کرے تو لڑکی الگ ہو جائے، اس سے طلاق لینے کی ضرورت نہیں کیونکہ نکاح ہی نہیں ہوا۔ واللہ اعلم۔

یہ قطع رحمی ہے

سوال :- زید نے اپنی بیٹی اپنے بھانجے کے عقد میں دی۔ کچھ عرصے میں کسی ناچاقی کی بنا پر زید کی بیٹی کو طلاق مل گئی اور اس کے نتیجے میں زید نے اپنی بہن سے بھی تعلقات ختم کرلئے ہو کہ تادم تحریر منقطع ہیں۔ مولانا صاحب! ایک طلاق واقع ہو جانے کی صورت میں زید کا مذکورہ عمل درست ہے؟ یا دوسرے مسلمان اس طرح کے واقعات ہو جانے کی صورت میں اپنے دوست و احباب یا رشتہ داروں سے تعلقات ختم کرسکتے ہیں؟

جواب :- زید کے بھانجے کا اپنی بیوی کا طلاق دینا برا تھا۔ لیکن اگر اس نے حماقت کی تو زید کو اپنی بہن سے قطع تعلق جائز نہیں ۔۔۔ قطع رحمی ۔۔۔ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم۔

دفتری اوقات کی پابندی کا مسئلہ

سوال ۱ :- میں ایک سرکاری دفتر میں کام کرتا ہوں۔ ہمارے دفتر میں کام زیادہ نہیں ہے، جس کی وجہ سے میں دفتر ایک گھنٹہ دیر سے جاتا ہوں اور میرے دیر سے جانے کی وجہ سے میرے دفتری کام میں کوئی نقصان یا خلل بھی نہیں پڑتا کیونکہ میں اپنا کام پورا کرتا ہوں۔ کیا ایسا کرنا سہی ہے؟

جواب ۱ :- دفتر کے اوقات کی پابندی ضروری ہے۔

سوال ۲ :- دفتری اوقات میں کبھی کبھی افسر سے پوچھ کر اپنے ذاتی کام سے بھی چلا جاتا ہوں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب ۲ :- اگر یہ افسر اجازت دینے کا مجاز ہے تو صحیح ہے، ورنہ نہیں۔

سوال ۳ :- گورنمنٹ سرکاری ملازمین کو موٹر سائیکل الاؤنس دیتی ہے، جو مجھے بھی دے رہی ہے۔ بعد میں میں نے موٹر سائیکل بیچ دی اور حکومت کو اطلاع نہیں دی۔ وہ مجھے برابر موٹر سائیکل الاؤنس دیتی رہی تو کیا اس صورت میں بھی موٹر سائیکل الاؤنس لینا ٹھیک ہے یا نہیں؟

جواب ۳ :- وہ شخص جس کے پاس موٹر سائیکل نہ ہو اگر وہ قانوناً اس الاؤنس کا مستحق نہیں تو لینا جائز نہیں۔

سوال ۴ :- اب جبکہ حکومت نے دفتری اوقات ۵ بجے شام تک کردیے ہیں اور ہمارے دفتر میں اتنا کام نہیں ہے اور تین سے چار گھنٹے ہم لوگ فارغ بیٹھے رہتے ہیں تو کیا اس صورت میں ہم دفتری اوقات ختم ہونے سے پہلے اپنے گھروں کو جاسکتے ہیں؟ دفتر میں چار آدمی ہیں ایک دن ایک جلدی چلا جائے، دوسرے دن دوسرا، تیسرے دن تیسرا۔ کیا ایسا کرنا جائز ہوگا یا ناجائز؟

جواب ۴ :- اگر حکومت کی طرف سے اس کی اجازت ہو تو جائز ہے ورنہ ناجائز۔

سوال ۵ :- ہمارا ادارہ فلاحی کاموں کے لئے فلاحی و سماجی اداروں کو نقد رقم فراہم کرتا ہے۔ ان میں ایک ادارہ ایسا بھی ہے جس کو کئی لاکھ روپے ہم نے دیئے ہیں۔ وہ ادارے والے ہدیے کی شکل میں ہم لوگوں کے لئے شلوار قمیض کا کپڑا لے کر آئے (جو کہ بقول ہمارے افسر کے جو خود بھی شریف آدمی ہیں، یہ کہتے ہیں کہ ہدیے وہ اپنے جاننے والوں میں ہر سال عید یا بقر عید کے موقع پر دیتے ہیں) ان کا لینا کیسا ہے؟

جواب ۵ :- آپ کے ادارے نے اس ادارے کو فلاحی کاموں کے لئے رقم دی تھی۔ کیا ادارے کے ملازمین کو ہدیے دینا بھی فلاحی کاموں میں شامل ہے؟

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ کراچی

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ ● شمارہ نمبر ۱۲ ● تاریخ ۱۲ ربیع الاول تا ۱۸ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ ● بمطابق ۱۹ اگست تا ۲۵ اگست ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

۱۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ___ ۲
۲۔ حمد باری تعالیٰ ___ ۴
۳۔ اداریہ ___ ۵
۴۔ ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیبؐ سے ___ ۷
۵۔ نور علیٰ نور ___ ۹
۶۔ آہ! مولانا عبداللہ خالد آف مانسہرہ ___ ۱۳
۷۔ عزت و تکریم میں انسانی نشوونما ___ ۱۴
۸۔ مولانا مفتی غلام مرتضیٰ شاہ کوئی ___ ۱۵
۹۔ نویں عالمی ختم نبوت کانفرنس ___ ۱۷
۱۰۔ اخبار ختم نبوت ___ ۲۳
۱۱۔ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ___ ۲۷

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

[illegible]
خوشی محمد انصاری

دفتر کراچی
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

ناشر : عبدالرحمن باوا ○ طابع : سید شاہد حسن ○ مطبع : القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت : [illegible] کراچی

حمد باری تعالیٰ

از۔ ڈاکٹر مبارک بقاپوری

ثنا میں مست ہے یہ دل خدا کی قدرت سے
سکون اس کو ہے حاصل خدا کی قدرت سے

اسی نے دی ہے یہ توفیق حمد کہنے کی
ہوئے ہیں ہم کسی قابل خدا کی قدرت سے

بھنور میں ناؤ ہے پھر بھی نہیں یہ ناممکن
کہ دسترس میں ہو ساحل خدا کی قدرت سے

سلجھ ہی جائیں گے ہم سب نے جو بگاڑے ہیں
وطن کے سب ہی مسائل خدا کی قدرت سے

عروج آج جو اغیار کو جہاں میں ہے
ہمیں بھی کاش ہو حاصل خدا کی قدرت سے

جنہیں نبی کی شفاعت پہ ہے یقیں کامل
انہی میں میں بھی ہوں شامل خدا کی قدرت سے

سنا ہے ہم سے مبارک گناہ گار بہت
ہوئے خلد میں داخل خدا کی قدرت سے

قادیانیوں کا اول و آخر مقصد پاکستان کو توڑنا ہے

دہشت گردی اور قتل و غارت کے واقعات میں قادیانی ملوث ہیں

گزشتہ شمارہ میں ہم نے لکھا تھا کہ قادیانیوں کی نظریں اس وقت پنجاب کے علاقہ تھل اور سندھ کے علاقہ تھر پہ لگی ہوئی ہیں اور وہ یہاں اپنی الگ مملکت بنانا چاہتے ہیں' ہم نے لکھا تھا کہ وہ اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ البتہ ان کی اگلی منزل پاکستان توڑنا ہے' اور اس کے لئے پہلے سے کوششیں جاری ہیں۔ یہ محض ہماری قادیانیوں پر الزام تراشی نہیں ہے بلکہ یہ ان کے الہامی عقیدے میں شامل ہے جو ان کے لیڈروں (جن میں ان کا دوسرا سربراہ آنجہانی مرزا محمود سرفہرست ہے) کی تحریروں سے ثابت ہے' اپنے سربراہ کی کسی بھی تحریر یا ہدایت پر عمل کرنا ان کے ایمان کا اٹوٹ حصہ ہے۔ کوئی قادیانی خواہ وہ سول میں ہو یا فوج میں' وہ چھوٹے درجے کا ملازم ہو یا اعلیٰ عہدے پر کوئی بڑا افسر وہ حکومت اور ملکی قوانین کا اتنا پابند نہیں جتنا اپنے پیشوا کی ہدایات اور احکامات کا پابند ہوتا ہے۔ ہر قادیانی سے ایک بیعت فارم پر کرایا جاتا ہے جس میں اس سے نام نہاد قادیانی خلیفہ کے احکامات کی پابندی کا عہد لیا جاتا ہے۔ اس کی ایک مثال ہمارے سامنے یہ موجود ہے کہ آنجہانی ظفراللہ قادیانی جب تک پاکستان کا وزیر خارجہ رہا وہ اپنے نام نہاد خلیفہ کی ہدایات پر عمل کرتا رہا۔

جب عرب نمائندے فلسطینی مسئلہ یو این او میں پیش کرنا چاہتے تھے تو انہوں نے اپنی تیار کردہ قرارداد کے حق میں فضا ہموار کرنے کے لئے دوست ملکوں کے اہم اور سرکردہ رہنماؤں سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کیا۔ انہوں نے سوچا کہ پاکستان اہم مسلم مملکت ہے اور وہ اس سلسلہ میں اہم رول ادا کر سکتا ہے تو کیوں نہ پاکستان کو اپنا ہمنوا بنایا جائے۔ اس وقت بدقسمتی سے آنجہانی چوہدری ظفراللہ قادیانی پاکستان کا وزیر خارجہ تھا۔ عرب نمائندوں نے چوہدری ظفراللہ سے ملاقات کر کے اپنا کیس اس کے سامنے رکھا۔ ظفراللہ نے وفد سے کہا کہ اگر ان کی جماعت کے امام مرزا محمود انہیں اس بات کی ہدایت دیں گے تو وہ ضرور ان کی مدد کریں گے۔ اصولی طور پر وہ حکومت پاکستان کا ملازم تھا' اسے چاہئے تھا کہ وہ وفد کو یہ کہتا کہ میں چونکہ حکومت پاکستان کی ہدایات کا پابند ہوں' اس لئے وہ حکومت پاکستان سے رجوع کریں لیکن اس نمک حرام کو پاکستان سے غرض نہیں تھی' اس کا مقصد یہ تھا کہ یہ مرزا محمود سے رابطہ قائم کریں گے اور وہ انہیں ان کے کاز کی حمایت کی ہدایت دیں گے' اس طرح وہ ہماری جماعت کے قریب ہو جائیں گے۔ اس نے عرب وفد کو مرزا محمود سے رابطہ قائم کرنے کی راہنمائی کر کے یہ تاثر بھی دیا کہ پاکستان میں اصل حکومت مرزا محمود کی ہے۔

عرب نمائندوں نے مرزا محمود سے رابطہ قائم کیا اور اس سے امداد کی درخواست کی۔ مرزا محمود نے عرب نمائندوں کو ربوہ سے تار بھیجا' جس میں لکھا کہ میں نے چوہدری ظفر اللہ کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ یو این او میں تمہاری امداد کرے۔ اس ہدایت پر عرب نمائندوں نے انتہائی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے امریکہ سے مرزا محمود کو تار بھیجا' جس کے بارے میں قادیانی آرگن الفضل نے اپنی ۸ر نومبر ۱۹۴۷ء کی اشاعت میں لکھا۔

" لیکس سیکس ۶ر نومبر عرب ڈیلی گیشن نے امریکہ سے بذریعہ تار حضرت امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان کے ڈیلی گیشن چوہدری سر ظفراللہ خان کو مسئلہ فلسطین کے تصفیہ تک یہیں ٹھہرنے کی اجازت دی۔"

شروع میں ہم نے یہ جو لکھا کہ قادیانی اپنے نام نہاد خلیفہ یا پیشوا کے احکامات کے پابند ہوتے ہیں' صرف اس ایک واقعہ سے اس کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ اگر ظفراللہ پاکستان کا کھا کر نمک حرامی کر سکتا ہے تو جو دوسرے ہزاروں قادیانی سول اور فوج میں اہم اور کلیدی عہدوں پر فائز ہیں' کیا وہ اپنے نام نہاد خلیفہ یا پیشوا کی حکم عدولی کر سکتے ہیں یا جو قادیانی ملازم نہیں وہ بیعت فارم میں لئے گئے عہد سے انحراف کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

یہ بات ہم کئی مرتبہ باحوالہ درج کر چکے ہیں کہ قادیانیوں کے آنجہانی (نام نہاد) خلیفہ مرزا محمود نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ اول تو پاکستان بنے گا نہیں اگر بن گیا تو ہم کوشش کریں گے کہ دوبارہ ہندوستان اور پاکستان متحد ہو جائیں۔ اس نے اپنا ایک رویا (خواب) بھی بیان کیا کہ گاندھی جی آئے اور میرے پاس ایک ہی پلنگ پر لیٹ گئے۔ اس کی تعبیر یہ بیان کی گئی کہ یہ اکھنڈ بھارت کی طرف اشارہ ہے۔ آنجہانی مرزا محمود کی مذکورہ پیشگوئی میں یہ بات قابل غور ہے کہ "ہم کوشش کریں گے کہ ہندوستان اور پاکستان دوبارہ متحد ہو جائیں۔"

"کوشش" میں ایک بات یہ داخل ہے کہ بیرونی دنیا میں پاکستان کو بدنام کریں گے۔ چنانچہ جب سے قادیانیوں کو قومی اسمبلی نے غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے اس وقت سے قادیانی جماعت کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر سمیت جو بھی قادیانی مبلغ اور عام قادیانی باہر گئے ان کا اولین مقصد پاکستان کو مختلف طریقوں سے بدنام کرنا ہے۔ مشہور قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام تو پاکستان یہ کہہ کر چھوڑ گیا کہ میں اس لعنتی ملک میں نہیں رہنا چاہتا جس میں ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے لیکن بے شرمی اور بے حیائی کی انتہا ہے کہ وہ پھر بھی پاکستان آتا رہتا ہے اور ہمارے حکمران اس کی پذیرائی بھی کرتے رہتے ہیں۔ صدر ضیاء الحق مرحوم و مغفور کے دور میں تو اس مرتد اعظم کو اسی قومی اسمبلی میں استقبالیہ دیا گیا جس میں ڈاکٹر مذکور سمیت تمام قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر چوہڑے اور چماروں کی صف میں شامل کیا گیا تھا اور پھر اسے شہر شہر کے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں گھمانے کی کوشش

کی گئی۔ اس وقت کے حکمرانوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ یہ وہی شخص ہے جو پاکستان کو لعنتی ملک قرار دے کر بھاگ گیا تھا۔ وہ بھی بے شرم اور بے حیا نکلا کہ جس ملک کو لعنتی قرار دیا اسی میں پھر آگیا۔ مرزا طاہر ہو یا عبدالسلام' اس وقت بھی بیرون ملک مقیم ہیں اور پاکستان کے خلاف نہ صرف پروپیگنڈا کر رہے ہیں بلکہ جاسوسی بھی کر رہے ہیں۔ یہ ہیں ان کی بیرون ملک پاکستان مخالف سرگرمیاں۔ جہاں تک اندرون ملک ان کی سرگرمیوں کا تعلق ہے تو اس وقت ملک میں فرقہ واریت کے نام پر جو قتل و غارت گری کے واقعات رونما ہو رہے ہیں' اس میں زیادہ ہاتھ قادیانیوں کا ہی ہے۔

اس وقت کشمیر میں بھارتی حکومت وہاں کے نہتے اور بے بس عوام پر اپنی درندہ صفت فوج کے ذریعے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔ مکانات تباہ کئے جا رہے ہیں' فصلیں اجاڑی جا رہی ہیں' ان کی عزت و آبرو سے کھیلا جا رہا ہے اور لوٹ مار کی گرم بازاری ہے۔ دوسری طرف مجاہدین بھارتی فوج اور حکومت کے لئے سنگ مزاحم بنے ہوئے ہیں جن کی گوریلا کارروائیوں سے حکومت اور فوج بوکھلائے ہوئے ہیں۔ وہ مجاہدین کی تمام تر کارروائیوں کو حکومت پاکستان کے سر تھوپ رہے ہیں۔ پچھلے دنوں بھارتی وزیراعظم نرسمہاراؤ نے یہ دھمکی دی تھی کہ حکومت پاکستان کشمیر میں مداخلت کر رہی ہے' ہم ایسی صورتحال پیدا کر دیں گے کہ حکومت پاکستان خود اپنے معاملات میں الجھ کر رہ جائے گی۔ چنانچہ اس وقت ملک میں جو صورتحال پیدا ہو چکی ہے اور فرقہ واریت کا عفریت جس طرح پاکستان کو کھائے جا رہا ہے' قتل و غارت گری کا جو سلسلہ جاری ہے' جس نے عبادت خانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اس سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ "راء" کے ایجنٹ اور بھارت کے جاسوس ایسی کارروائیاں کر کے پاکستان کے حصے بخرے کرنا چاہتے ہیں اور وہ صرف اور صرف قادیانی ہیں جو شروع سے قیام پاکستان کے مخالف اور مرزا محمود کی پیشگوئی کے مطابق پاکستان توڑنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں بہت سے شواہد پیش کئے جا سکتے ہیں مثلاً

○... ساہیوال میں نہتے جلوس پر اپنے مرزائیے سے فائرنگ کر کے ایک عالم دین اور ایک نوجوان کو شہید کیا گیا۔

○... منزل گاہ سکھر سندھ میں فجر کی نماز کے عین اس وقت جب جماعت کھڑی تھی بم پھینکا گیا کئی مسلمان شہید اور زخمی ہو گئے۔

○... مئی ۱۹۷۴ء میں ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے نہتے طلباء پر لاٹھیوں' ہاکیوں اور ہنٹروں سے حملہ کر کے شدید زخمی کیا' جس سے ملک میں ہنگامے شروع ہو گئے۔ یہ حملہ قادیانیوں کو مہنگا پڑا کیونکہ اسی حملہ کی بناء پر تحریک چلی اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ تشدد کا یہ واقعہ ملک میں بدامنی اور انتشار پیدا کرنے کی ایک سازش تھی۔

○... صدر ضیاء الحق کے دور میں سندھ میں تخریب کاری کے واقعات ہوئے۔ ڈاکہ زنی کی وارداتوں میں تیزی آئی۔ ریلوے اسٹیشن جلائے گئے۔ ریل کی پٹڑیاں اکھاڑی گئیں۔ یہ واقعات ان علاقوں میں ہوئے جہاں قادیانی کثرت سے آباد ہیں۔

○... کھاریاں کے نزدیک ایک چک میں قادیانیوں نے اپنے چوبارے سے فائرنگ کر کے ایک عالم دین کو شہید کر دیا۔

○... فیصل آباد میں پولیس نے چھاپہ مار کر ایک اسلحہ ساز فیکٹری پر قبضہ کیا۔ یہ اسلحہ ملک میں تخریب کاری اور دہشت گردی کے لئے تیار کیا جا رہا تھا اور فیکٹری قادیانیوں کی تھی۔

○... ایک مرتبہ ریلوے کے ذریعے ربوہ میں اسلحہ آ رہا تھا' جب گاڑی آ کر رکی تو اتارتے ہوئے ایک پیٹی گر گئی جس سے اسلحہ برآمد ہوا' جسے انٹیلی جنس نے اپنے قبضے میں لے لیا۔

○... شیر شاہ کراچی کی ایک مل کے نزدیک دو نوجوان مشکوک حالت میں گھوم رہے تھے' انہیں پکڑا گیا تو اسلحہ برآمد ہوا' ان دونوں کا تعلق ربوہ سے تھا اور وہ قادیانی کمانڈوز تھے۔

○... ماڈل کالونی کراچی میں فسادات ہوئے' متحارب گروہوں کو لڑانے والے اور اسلحہ مہیا کرنے والے قادیانی تھے۔

○... مظفر گڑھ میں شیعہ سنی فسادات کرانے والے قادیانی تھے' ایک قادیانی شیعہ حضرات کے پاس گیا اور کہا کہ آپ کا مخالف حملہ کرنے کے لئے تیار کھڑا ہے جبکہ دوسرے نے سنی حضرات کو یہی کہا' اس طرح وہاں شیعہ سنی فسادات پھوٹ پڑے۔

○... جھنگ میں ایک رکشے پر بم پھینکنے والے پکڑے گئے۔ ان میں ایک سندھ کا رہنے والا ہندو تھا جبکہ دوسرا قادیانی تھا وہ جب پکڑے گئے تو گرفتاری پر انہوں نے انکشاف کیا۔

○۔ جڑانوالہ کے ایک چک میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی گئی۔ بے حرمتی کرنے والے قادیانی تھے' انہوں نے فائرنگ کی جس سے ایک مسلمان نوجوان شدید زخمی ہوا۔

○... سرگودھا کے بہت سے چکوں میں مسلمانوں پر حملے کئے اور بہتوں کو زخمی کیا۔

○۔ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کے مسلم قبرستان کو آگ لگانے کی کوشش کی اور مسلمانوں نے مزاحمت کی تو ان پر حملہ کر دیا گیا۔ راہوالی ضلع گوجرانوالہ کے نواحی گاؤں میں بھی اسی طرح کا واقعہ ہوا۔

○۔ حال ہی میں سرگودھا کے ایک چک میں مسلمان اپنے پلاٹ پر مدرسہ تعمیر کرنے لگے تو ربوہ سے چالیس مسلح کمانڈوز پہنچ گئے جنہوں نے فائرنگ کر کے کئی مسلمان زخمی کر دیئے۔

یہ تمام واقعات آنجہانی مرزا محمود کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے کئے جا رہے ہیں جو ہم نے شروع میں درج کی' اور وہ ہے پاکستان کو توڑنا اور اکھنڈ بھارت بنانا۔ سوال یہ ہے کہ آخر قادیانیوں کو پاکستان کو توڑنے سے کیا مقصد حاصل ہو گا؟ ہمارے خیال میں وہ مقصد قادیان کا حصول ہے جو ان کا قبلہ و کعبہ اور ان کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کا مولد و مسکن ہے۔ اسی لئے آنجہانی مرزا محمود نے اپنی قبر پہ یہ کتبہ لگوایا تھا کہ ہماری میتیں یہاں امانتاً" دفن ہیں' جب بھی حالات سازگار ہوں' یعنی اکھنڈ بھارت بن جائے تو یہ میتیں ربوہ سے قادیان لے جا کر دفن کر دی جائیں۔ افسوس یہ ہے کہ مذکورہ شواہد اور حقائق کے ہوتے ہوئے ہماری حکومت ان سے رواداری کا مظاہرہ کر رہی ہے۔

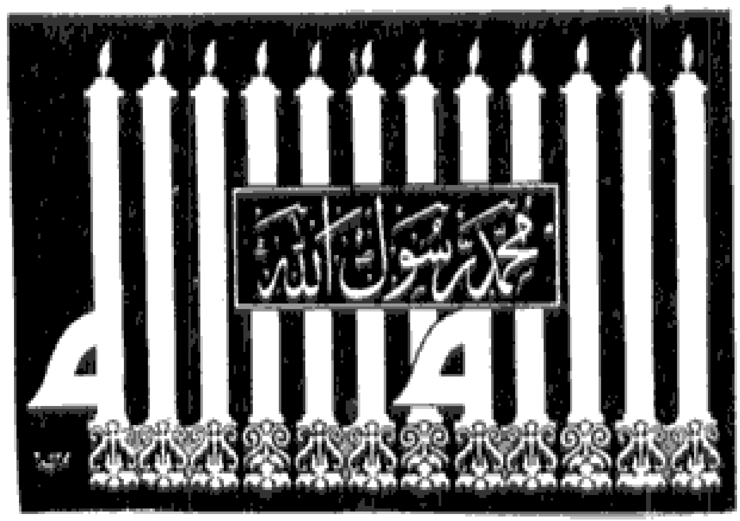

ذکرِ حبیب ﷺ کم نہیں وصلِ حبیب ﷺ سے

تحریر۔ محمد اقبال حیدر آباد

وہ عبدہ و رسولہ وہ اسمہ احمد کتاب و حکم و نبوت کا خاتم و خاتم شمار کرتے چلیں اس کی خوبیوں کا اگر تو ساتھ چھوڑ دیں تھک تھک کے نطق پیکر نرم

آپ ﷺ کا قد درمیانہ' جسم موزوں' رنگ سرخ و سفید' جبین مبارک کشادہ' ابرو ملے ہوئے' دندان مبارک ذرا جڑے ہوئے' گردن بلند' سر مبارک بڑا' سینہ فراخ' سر کے بال نہ تو گھنگریالے تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ قدرے بل کھائے ہوئے تھے۔ آنکھیں سیاہ سرمہ لگی ہوئیں اور پلکیں لمبی تھیں' مژگان مبارک دراز' شانے پر گوشت کشادہ' ایڑیاں نازک' سینہ اور تلوے درمیان سے قدرے خالی' ہتھیلیاں ریشم و ریشم سے زیادہ نرم' عرق بدن میں مشک و عنبر کی خوشبو' جلد حریر و دیبا سے ملائم تر اور شانوں کے درمیان بیضہ کبوتر کے برابر مہر نبوت ابھری ہوئی تھی۔ آپ ﷺ کے جوڑ مضبوط تھے اور بدن پر بال نہیں تھے۔ صرف بالوں کی ایک لکیر تھی جو سینے سے ناف تک چلی گئی تھی۔ آپ ﷺ کی جسمانی صحت قابل رشک تھی۔

چلنے کی رفتار تیز' چلتے وقت نگاہیں نیچی رہتی تھیں۔ جب آپ ﷺ چلنے کے لئے قدم اٹھاتے تو یوں لگتا جیسے آپ ﷺ بلندی سے نیچے اتر رہے ہوں۔ جب آپ ﷺ کسی کی طرف دیکھتے تو پورے جسم کے ساتھ متوجہ ہوتے' گفتار میں بے حد حلاوت اور دلکشی تھی' آہستہ آہستہ گفتگو فرماتے۔ تکلم فرماتے تو معلوم ہوتا کہ دانتوں کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔ فقرہ جدا جدا ہوتا۔ اہم بات کئی بار فرماتے۔ آواز بلند تھی۔ آپ ﷺ لوگوں میں نہایت کشادہ' فیاض اور زبان کے نہایت سچے تھے۔ آپ ﷺ صاف اور غیر مبہم لب و لہجہ میں گفتگو فرماتے تھے۔ شاذ و نادر ہی ہنستے تھے۔ ہنسی آنے لگتی تو تبسم فرما دیتے۔

آپ ﷺ کا اٹھنا بیٹھنا اور چلنا دل آویز تھا۔ یہ ہے آپ کا خلق اور خَلق دونوں حسین و دلکش تھے۔ یاضی' سخاوت' شجاعت میں آپ ﷺ اپنا جواب آپ تھے۔ آپ ﷺ چونکہ رحمت للعالمین ہیں' اس لئے آپ ﷺ کے دل میں بنی نوع انسان کی محبت بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپ ﷺ کی رحمت اور انسان دوستی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ کو جو شخص بھی مدد کے لئے جہاں لے جانا چاہتا آپ ﷺ چلے جاتے اور اس کا کام کر دیتے۔

ہجرت سے پہلے مکہ میں قحط پڑا تو مسلمانوں نے نہیں' کافروں نے جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی تو پانی برسا۔ اس منظر کو دیکھ کر ابوطالب نے یہ شعر کہا:

محمد (ﷺ) گورے رنگ والا ہے۔ اس کے چہرے کے وسیلے سے ابر باراں کی سیرابی مانگی جاتی ہے۔ یتیموں کی جائے پناہ اور بیواؤں کا بچاؤ ہے۔

آپ ﷺ طبیعت کے بہت نرم اور خاندان کے لحاظ سے مکرم و معزز تھے۔

مدینہ منورہ کے بازار میں حضور ﷺ ایک مرتبہ گزر رہے تھے اور عجلت میں تھے۔ آپ ﷺ کے آگے ایک بوڑھا یہودی آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی رفتار کو کم فرمادیا اور اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ لیکن یہودی کو راستے سے نہیں ہٹایا۔ تب اس یہودی کو معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے پیغمبر پیچھے آرہے ہیں۔ باادب تمام کھڑا ہو گیا اور محبت کی نظروں سے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک دیکھنے لگا اور آپ ﷺ کے اخلاق سے اس قدر متاثر ہوا کہ فوراً مسلمان ہو گیا اور حضور ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔

حضور ﷺ کے مزاج میں نفاست اور پاکیزگی اس قدر تھی کہ ہر وقت جسم اطہر سے خوشبوئیں نکلتی تھیں اور عوام کی مشام جان کو معطر کرتی رہتی تھیں اور حضور ﷺ سے جو شخص مصافحہ کرتا تھا اس کا ہاتھ دن بھر معطر رہتا۔ ایک شخص نے آپ ﷺ سے مصافحہ کیا اس کا ہاتھ خوشبو سے اتنا مہک گیا کہ اس نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا ہاتھ عطر کے ڈبہ میں ڈوب کر نکلا ہے۔

عتبہ بن فرقد کی تین بیویاں تھیں ایک کا نام ام عاصم تھا۔ ام عاصم کہتی ہیں کہ ہم سب کی (تینوں کی) خواہش رہتی تھی کہ زیادہ سے زیادہ خوشبو استعمال کریں لیکن ہمارے خاوند کے بدن سے جو خوشبو آتی تھی ہمیں انتہائی کوشش کے باوجود بھی کہیں سے ویسی خوشبو دستیاب نہ ہوئی۔ ان کے بدن کی خوشبو بے مثل اور بے نظیر تھی۔

ام عاصم کہتی ہیں کہ میں نے ایک دن ان سے دریافت کیا کہ یہ خوشبو آپ نے کہاں سے لی ہے اور کس دکان سے ملتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ سخت بیمار ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اٹھ کر بیٹھ جاؤ۔ میں اٹھ کر بیٹھا اور حکم کی تعمیل کر کے قمیص بدن سے اتار دی۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں مبارک ہاتھ پر اپنا مبارک لعاب دہن لگایا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو مل کر میرے پیٹ اور پیٹھ پر دونوں مبارک ہاتھ پھیر دیئے۔ اس لعاب مبارک کی برکت سے بیماری فوراً ختم ہو گئی اور یہ خوشبو اس لعاب مبارک کے اثر سے اب تک باقی ہے۔ معمولی سادہ تیل استعمال کرتا ہوں۔ کبھی کوئی خوشبو استعمال نہیں کی۔

(الاستیعاب ص ۱۲۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات ﷺ جس راستے سے گزر جاتے تھے بعد میں کوئی اس راستے پر چلتا تو یہ ضرور معلوم کر لیتا کہ آپ ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جو ایک خاص قسم کی مہک عطا فرمائی تھی وہ محسوس ہوتی تھی یعنی اس راستے پر خوشبو مہکتی جس سے آپ ﷺ تشریف لے جاتے۔

اسی طرح آپ ﷺ کے پسینہ میں بھی اعلیٰ درجہ خوشبو ہوتی تھی۔ ایک صحابہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (جو آنحضرت ﷺ کے ننھیال کے رشتہ داروں میں سے

تھی اور آپ ﷺ ازراہ بے تکلفی کبھی کبھار دوپہر کو ان کے گھر آرام فرما لیتے) فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کو پسینہ بکثرت آتا تھا۔ میں (کسی ترکیب و طریقہ سے) اسے جمع کرلیا کرتی تھی اور اسے خوشبو میں ملا دیا کرتی تھی۔ جناب سرور کائنات ﷺ نے ایک دفعہ دریافت فرمایا کہ ام سلیم! یہ کیا ہے؟ جواب دیا یہ آپ ﷺ کا پسینہ ہے۔ ہم اسے خوشبو میں ملائیں گے اور یہ پسینہ تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبودار ہے۔

چادر قمیص اور تہبند عام لباس تھا۔ یمن کی دھاریوں والی چادریں بہت زیادہ پسند تھیں۔ کبھی کبھار تنگ آستینوں کی شامی عبا بھی استعمال فرمائی۔ شیروانی بھی زیر استعمال رہی۔ پیوند لگے ہوئے کمبل اور گاڑھے کے تہبند میں وصال ہوا۔ زرد اور سفید رنگوں کو بہت پسند فرماتے تھے۔ سرخ لباس پسند خاطر نہ تھا۔

نعلین مبارک چپل کی مانند تھے۔ بستر چرمی گدا ہوتا جس میں روئی کی جگہ کھجور کے پتے بھرے ہوتے۔ چارپائی بان کی ہوتی۔ آنحضرت ﷺ کے گھر میں کپڑے بھی زیادہ نہ تھے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا کپڑا پہنا ہے اور پیوند لگا ہوا جوتا اور آپ ﷺ نے بہت موٹا کھایا ہے اور موٹا کھردرا لباس بھی پہنا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آقائے نامدار ﷺ نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ میرے پروردگار نے یہ چیز پیش فرمائی کہ بطحا کا سارا علاقہ آپ ﷺ کے لئے سونا بنا دوں۔ میں نے عرض کی۔

"اے پروردگار میں تو وہ زندگی چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کے کھاؤں اور دوسرے دن نہ کھاؤں اور بھوکا رہوں تاکہ بھوک کے وقت تیرے سامنے گڑگڑاؤں اور تجھے یاد کروں۔ جب سیر ہو جاؤں تو تیری حمد بیان کروں۔"

آپ ﷺ کی غذا سادہ' لباس سادہ اور عادات سادہ تھیں۔ ایثار و قناعت کے باعث پرتکلف غذا نہ کھاتے تھے۔ کدو' حلوہ' روغن زیتون' شہد' سرکہ' پنجی ککڑیاں' جیس (گھی میں پنیر اور کھجور ڈال کر پکایا جاتا ہے) بہت پسند تھے۔ اس کے علاوہ دنبہ' بھیڑ' بکری' خرگوش' گورخر' اونٹ' مرغ' بٹیر اور مچھلی بھی نوش جان فرمایا کرتے تھے۔ جو کی روٹی اور دست کا گوشت مرغوب تھا۔ ٹھنڈا پانی اور دودھ پسند فرماتے تھے۔ پیاز' لہسن اور مولی پسند نہ تھی۔ ہمیشہ دائیں ہاتھ سے بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرتے اور آپ ﷺ نے اس کی ترغیب بھی دی ہے۔ آپ ﷺ ہر معاملہ میں دائیں کو ترجیح دیتے۔ مسجد میں پہلے دایاں پاؤں رکھتے' جوتا پہنتے وقت' سر میں کنگھی کرتے وقت دائیں جانب سے ابتدا کرتے' سرمہ لگاتے وقت داہنی آنکھ سے شروع کرتے' غرضیکہ ہر معاملہ میں دائیں کو فضیلت دیتے' دستور یہ تھا کہ کھانے سے پہلے باادب بیٹھتے

کھانے کا احترام کرتے' نہ تکیہ لگا کر کھاتے' نہ متکبرانہ نشست اختیار فرماتے' نہ کھڑے ہو کر کھاتے' اگر کھانے میں کوئی چیز زمین پر گرجاتی تو اس کو اٹھا لیتے' کھانے میں عیب نہیں ڈھونڈتے' کھانے سے فارغ ہو کر برتن اور انگلیوں کو چاٹ کر صاف کرتے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی بات میں کسی سے انتقام نہیں لیا اور نہ آپ ﷺ نے کبھی کسی جاندار چیز کو اپنے ہاتھ سے مارا۔ مدینہ منورہ میں آپ ﷺ سربراہ مملکت تھے لیکن آپ ﷺ نہ صرف اپنے گھربار کا بلکہ دوسروں کا کام کاج بھی کردیا کرتے۔ محنت سے آپ ﷺ کو قطعاً عار نہ تھی چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتے اور گھر والوں کی خدمت کرتے تھے اور جب نماز کا وقت آجاتا تو نماز کو چلے جاتے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ہی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں خود مرمت کرلیا کرتے تھے۔ جس طرح تم اپنے گھروں میں کام کرتے ہو۔ آپ ﷺ اپنی بکری کا دودھ خود دوھ لیتے اور اپنا کام خود کرلیا کرتے۔ حضرت عامر بن ربیعہؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ہمراہ مسجد کی طرف چلا۔ آپ ﷺ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ میں نے آپ ﷺ کا جوتا لے لیا کہ اس کی اصلاح کردوں۔ آپ ﷺ نے اسے میرے ہاتھ سے لے لیا اور فرمایا یہ بڑائی کی بات ہے اور میں بڑائی کو پسند نہیں کرتا۔

آنحضرت ﷺ نے ساری عمر اللہ تعالیٰ کے حکم انفاق بالعفو پر عمل کیا لہٰذا آپ ﷺ کبھی صاحب نصاب نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے لئے کوئی چیز کل کے لئے جمع نہ کرتے تھے۔

قرآن مجید اور احادیث طیبہ سے قطعی طور سے ثابت ہے اور اس پر ہمیشہ ہی امت کا اجماع رہا ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ نبوت و رسالت اور وحی و تنزل کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوچکا ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ کے بعد کسی اور نبی (ظلی یا بروزی یا کتاب یا بے کتاب) کے مبعوث ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ عقیدۂ ختم نبوت ہمارے ایمان کی اساس اور اسلام کی جان ہے۔ حضور ﷺ کو آخری نبی ماننا ضروریات دین میں سے ہے۔ آپ ﷺ کی آمد سے نبوت کا دروازہ بند ہوچکا ہے۔ آپ ﷺ نے تشریف لا کر نبوت کو سیل (سربمہر) کردیا ہے۔ جو شخص آپ ﷺ کے بعد نزول وحی اور نبوت کا جاری رہنا مانتا ہے اور کسی مدعی نبوت کی تصدیق کرتا ہے وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور جو شخص حضور ﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت (تشریعی یا غیر تشریعی۔ حقیقی

مجازی ظلی بروزی وغیرہ) کا دعویٰ کرے وہ دجال اور کذاب ہے۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ جو آپ ﷺ کے بعد قیامت تک نبی ہونے کا دعویٰ کرے خواہ وہ کسی خطے کا انسان ہو کافر ہے' مرتد ہے' واجب القتل ہے۔ جو اس کو کافر نہ جانے' وہ بھی کافر ہے۔

آپ ﷺ کا دین تمام دینوں سے بہتر اور آپ ﷺ کی امت تمام امتوں سے افضل ہے۔ آپ ﷺ کی شریعت منسوخ نہیں ہوگی اور آپ ﷺ کی امت کے بعد کوئی امت نہیں ہوگی۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اول کے بھی سردار ہیں' آخر کے بھی سردار ہیں۔ یہاں کے بھی سردار ہیں وہاں کے بھی سردار ہیں پوری کائنات کے سردار ہیں۔ ہر اعتبار سے سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔ آپ ﷺ اللہ کے حبیب ہیں۔ آپ ﷺ اللہ کے محبوب ہیں۔ آپ ﷺ سب کے لئے آنکھوں کے نور' دل کے سرور اور نسل انسانی کے نجات دہندہ ہیں۔ آپ ﷺ دست قدرت کا آخری اور اعلیٰ ترین شاہکار ہیں۔ خدا کی ساری مخلوق میں آپ ﷺ کا کوئی شریک و ثانی نہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس محل کی سی ہے جس کی عمارت نہایت حسین ہو لیکن دیوار میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو۔ دیکھنے والوں نے اس کو چاروں طرف سے دیکھا اور اس کے حسن تعمیر سے دنگ رہ گئے لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی دیکھ کر انہیں حیرت ہوئی۔ اس اینٹ کی جگہ مجھ سے پر کی گئی ہے اور مجھ ہی سے اس عمارت کی تکمیل کی گئی ہے اور مجھ ہی پر رسولوں کا خاتمہ کیا گیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں۔

حضور ﷺ کا ایک امتیازی وصف یہ ہے کہ آپ ﷺ رحمت للعالمین یعنی تمام عالموں کے لئے رحمت ہیں۔

"(اے محمد)(ﷺ) ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔" (القرآن)

اس آیت میں یہ بصیرت افروز نکتہ مضمر ہے کہ چونکہ آپ ﷺ ہر زمان و مکان کے تمام انسانوں کے لئے رحمت ہیں' اس لئے اب کسی اور نبی یا رسول کے مبعوث ہونے کی حاجت نہیں

ختم نبوت کے ڈاکو قادیانی
ان کی مصنوعات
اور شیزان کا بائیکاٹ کریں

نور علیٰ نور

تحریر۔ ڈاکٹر وسیم احمد عباسی

تمہید

اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا مادہ سے تخلیق فرمائی اور اس کو دیکھنے کے لئے انسانوں کو آنکھوں کی نعمت سے نوازا۔ اسی آنکھ سے دیکھ کر انسان نفع رساں اور مضر چیزوں میں تمیز کر سکتا ہے۔ دوست ہے یا دشمن' سانپ ہے یا رسی' سونے کا ڈلا ہے یا پتھر یا مٹی' پھولوں کی رنگت اور جہان کی خوشنمائی اسی آنکھ کی نعمت کا کرشمہ ہے۔ جن کی آنکھیں نہیں' وہ اس دنیا کی مادی رنگینیوں سے بے نیاز ہیں۔ یوں کہئے بقول حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ۔

"مگر اندھے کی آنکھ کو آفتاب بھی سیاہ دکھائی دیتا ہے۔"
(انتباہ المومنین۔ ایک شیعی مغالطے کا حل۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ)

چیزوں کی اچھائی برائی دیکھنے کے لئے جہاں آنکھ میں روشنی کی ضرورت ہے' اسی طرح باہر بھی روشنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں دونوں جہان کی کامیابیاں ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے اوامر کو حضرت محمد ﷺ کے مبارک طریقوں پر پورا کرنے پر ملیں گی۔ اس کے لئے دل میں روشنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ۔ "کیا سیر نہیں کی ملک کی جو ان کے دل ہوتے جن سے سمجھتے یا کان ہوتے جن سے سنتے۔ سو کچھ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں پر اندھے ہو جاتے ہیں دل جو سینوں میں ہیں۔"
(الحج ۴۶)

یعنی آنکھوں سے دیکھ کر دل سے غور نہ کیا تو وہ نہ دیکھنے کے برابر ہے' گو اس کی ظاہری آنکھیں کھلی ہوں پر دل کی آنکھیں اندھی ہیں۔" (تفسیر عثمانی)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔

ترجمہ۔ "تمہارے پاس آ چکیں نشانیاں تمہارے رب کی طرف سے پھر جس نے دیکھ لیا سو اپنے واسطے اور جو اندھا رہا سو اپنے نقصان کو اور میں نہیں تم پر نگہبان۔" (الانعام ۱۰۴)

یعنی اگرچہ خدا ہمیں دکھائی نہیں دیتا مگر اس کے بصیرت افروز نشانات و دلائل ہمارے سامنے ہیں۔ جو آنکھ کھول کر دیکھے گا خدا کو پالے گا اور جو اندھا بن گیا اس نے اپنا نقصان کیا۔
(تفسیر عثمانیؒ)

سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ۔ "اور جو کوئی رہا اس جہان میں اندھا سو وہ پچھلے جہان میں بھی اندھا ہے اور بہت دور پڑا ہوا راہ سے۔"
(بنی اسرائیل ۷۲)

یعنی یہاں ہدایت کی راہ سے اندھا رہا' ویسا ہی آخرت میں بہشت کی راہ سے اندھا ہے اور بہت دور پڑا ہے۔
(موضح القرآن)

اور سورۃ طٰہٰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ۔ "اور جس نے منہ پھیرا میری یاد سے تو اس کو ملنی ہے گذران تنگی کی اور لائیں گے ہم اس کو دن قیامت کے اندھا۔ وہ کہے گا اے رب کیوں اٹھایا تو نے مجھ کو اندھا اور میں تو تھا دیکھنے والا فرمایا یونہی پہنچی تھیں تجھ کو ہماری آیتیں' پھر تو نے ان کو بھلا دیا' اور اسی طرح آج تجھ کو بھلا دیں گے۔"
(طٰہٰ ۱۲۶)

اسی طرح سورۃ انعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ۔ "سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین اور بنایا اندھیرا اور اجالا۔"
(سورۃ الانعام ۱)

قرآن مجید میں نور کی آیتیں

اللہ رب العزت نے نور کے متعلق قرآن پاک کی بیس سورتوں میں تذکرہ فرمایا' جو چونتیس آیتوں پر محیط ہے اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سورۃ بقرہ۔ آیت نمبر ۱۷' ۲۵۷۔
۲۔ سورۃ النساء۔ آیت نمبر ۱۷۴۔
۳۔ سورۃ مائدہ۔ آیت نمبر ۴۴' ۴۶۔
۴۔ سورۃ الانعام۔ آیت نمبر ۱' ۹۱' ۱۲۲۔
۵۔ سورۃ اعراف۔ آیت نمبر ۱۵۷۔
۶۔ سورۃ یونس۔ آیت نمبر ۵۔
۷۔ سورۃ رعد۔ آیت نمبر ۱۶۔
۸۔ سورۃ ابراہیم۔ آیت نمبر ۱' ۵۔
۹۔ سورۃ النور۔ آیت نمبر ۳۵' ۴۰۔
۱۰۔ سورۃ الفرقان۔ آیت نمبر ۶۱۔
۱۱۔ سورۃ القصص۔ آیت نمبر ۷۱۔
۱۲۔ سورۃ الاحزاب۔ آیت نمبر ۴۳' ۴۵' ۴۶۔
۱۳۔ سورۃ فاطر۔ آیت نمبر ۱۹' ۲۰۔
۱۴۔ سورۃ زمر۔ آیت نمبر ۲۲' ۶۹۔
۱۵۔ سورۃ شوریٰ۔ آیت نمبر ۵۲۔
۱۶۔ سورۃ حدید۔ آیت نمبر ۹' ۱۲' ۱۳' ۱۹' ۲۸۔
۱۷۔ سورۃ صف۔ آیت نمبر ۸۔
۱۸۔ سورۃ تغابن۔ آیت نمبر ۸۔
۱۹۔ سورۃ طلاق۔ آیت نمبر ۱۱۔
۲۰۔ سورۃ التحریم۔ آیت نمبر ۸۔

اب ان آیتوں کی مختصر تشریح درج کی جارہی ہے' جو معارف القرآن (حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ مفتی اعظم پاکستان) سے لی گئی ہیں۔

۱۔ سورۃ البقرہ

ترجمہ۔ "ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی پھر جب روشن کر دیا آگ نے اس کے آس پاس کو تو زائل کر دی اللہ نے ان کی روشنی اور چھوڑا ان کو اندھیروں میں کہ کچھ نہیں دیکھتے۔" (سورۃ بقرہ ۱۷)

منافقوں نے مسلمانوں کے خوف سے کلمہ شہادت کی روشنی سے کام لینا چاہا مگر سرسری کچھ فائدہ اٹھانے پائے تھے کہ نور کلمہ شہادت نیست و نابود ہو گیا اور مرتے ہی عذاب الیم کو چکھیں گے۔

ترجمہ۔ "اللہ مددگار ہے ایمان والوں کا نکالتا ہے ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف اور جو لوگ کافر ہوئے ان کے رفیق ہیں شیطان نکالتے ہیں ان کو روشنی سے اندھیروں کی طرف۔ یہی لوگ ہیں دوزخ میں رہنے والے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔" (سورۃ بقرہ ۲۵۷)

سورۃ النساء

ترجمہ۔ "اے لوگو تمہارے پاس پہونچ چکی تمہارے رب کی طرف سے سند اور اتاری ہم نے تم پر روشنی واضح۔" (سورۃ النساء ۱۷۴)

سورۃ المائدہ

ترجمہ۔ "ہم نے نازل کی توریت کہ اس میں ہدایت اور روشنی ہے اس پر حکم کرتے تھے پیغمبر جو کہ حکم بردار تھے اللہ کے یہود کو اور حکم کرتے تھے درویش اور عالم اس واسطے کہ وہ نگہبان ٹھہرائے گئے تھے اللہ کی کتاب پر اور اس کی خبر گیری پر مقرر تھے۔" (سورۃ المائدہ ۴۴)

یعنی ہم نے اپنی کتاب توراۃ بھیجی جس میں حق کی طرف رہنمائی اور ایک خاص نور تھا۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ آج جو شریعت توراۃ کو منسوخ کیا جارہا ہے تو اس میں توراۃ کی کوئی تنقیص نہیں' بلکہ تغیر زمانہ کے سبب

سے تغیر احکام کی ضرورت کے ماتحت ایسا کیا گیا' ورنہ توراۃ بھی ہماری نازل کردہ کتاب ہے۔ اس میں بنی اسرائیل کے لئے اصول ہدایت بھی مذکور ہیں' اور ایک خاص نور بھی ہے جو روحانی طور پر ان کے قلوب پر اثر انداز ہوتا ہے۔
(معارف القرآن جلد ۳)

ترجمہ۔ "اور پیچھے بھیجا ہم نے انہی کے قدموں پر عیسٰی مریم کے بیٹے کو تصدیق کرنے والا توریت کی جو آگے سے تھی اور اس کو دی ہم نے انجیل جس میں ہدایت اور روشنی تھی اور تصدیق کرتی تھی اپنے سے اگلی کتاب توریت کی اور راہ بتلانے والی اور نصیحت تھی ڈرنے والوں کی۔"
(سورۃ المائدہ ۴۶)

جب اہل تورات نے تورات میں اور اہل انجیل نے انجیل میں تحریف اور تغیر و تبدل کیا تو قرآن ہی وہ محافظ و نگراں ثابت ہوا جس نے ان کی تحریفات کا پردہ چاک کرکے حق اور حقیقت کو روشن کردیا اور تورات اور انجیل کی اصل تعلیمات آج بھی قرآن ہی کے ذریعہ دنیا میں باقی ہیں جبکہ یہود و نصاریٰ نے ان کا حلیہ ایسا بگاڑ دیا کہ حق و باطل کا امتیاز ناممکن ہوگیا۔ (معارف القرآن)

سورۃ الانعام

ترجمہ۔ "سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین اور بنایا اندھیرا اور اجالا پھر بھی یہ کافر اپنے رب کے ساتھ اوروں کو برابر کئے دیتے ہیں۔"
(سورۃ الانعام ۱)

اس میں ظلمت کی جمع اور نور کو مفرد ذکر فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ نور تعبیر ہے صحیح راہ اور صراط مستقیم سے اور وہ ایک ہی ہے' اور ظلمت تعبیر ہے غلط راستے کی' اور وہ ہزاروں ہیں۔
(مظہری و بحر محیط عن معارف القرآن ج ۳)

ترجمہ۔ "اور نہیں پہچانا انہوں نے اللہ کو پورا پہچاننا جب کہنے لگے کہ نہیں اتاری اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز پوچھ تو کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لے کر آیا تھا روشن تھی اور ہدایت تھی لوگوں کے واسطے جس کو تم نے ورق ورق کرکے لوگوں کو دکھلایا اور بہت سی باتوں کو تم نے چھپا رکھا اور تم کو سکھلا دیں جن کو نہ جانتے تھے تم اور نہ تمہارے باپ دادے تو کہہ دے کہ اللہ نے اتاری پھر چھوڑ دے ان کو اپنی خرافات میں کھیلتے رہیں۔" (سورۃ الانعام ۹۱)

یہود نے تورات کو بندھی ہوئی کتاب کے بجائے متفرق اوراق میں لکھ چھوڑا تھا' تاکہ جب ان کا جی چاہے کسی ورق کو درمیان سے نکال دیں اور اس میں جو لکھا ہے اس سے انکار کردیں جیسے تورات کی وہ آیات جو رسول اللہ ﷺ کی علامات اور صفات کے متعلق تھیں ان کو انہوں نے نکال دیا تھا۔ (معارف القرآن ج ۳)

ترجمہ۔ "بھلا ایک شخص جو کہ مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کردیا اور ہم نے اس کو دی روشنی کہ لئے پھرتا ہے اس کو لوگوں میں برابر ہو سکتا ہے اس کے کہ جس کا حال یہ ہے کہ پڑا ہے اندھیروں میں وہاں سے نکل نہیں سکتا اس طرح مزین کردیئے کافروں کی نگاہ میں ان کے کام۔" (الانعام ۱۲۲)

اس تمثیل میں مومن کو زندہ اور کافر کو مردہ بتلایا گیا ہے۔ اب ایمان کو دیکھو کہ وہ ایک نور ہے جس کی روشنی تمام آسمانوں اور زمین اور ان سب سے باہر کی تمام چیزوں پر حاوی ہے۔ صرف یہی روشنی پورے عالم کے انجام اور تمام امور کے صحیح نتائج کو دکھا سکتی ہے۔ جس کے ساتھ یہ نور ہے تو وہ خود بھی تمام نقصان دہ و مضر چیزوں سے بچ سکتا ہے اور دوسروں کو بھی بچا سکتا ہے۔ اور جو یہ روشنی حاصل نہیں کرسکا وہ خود اندھیرے میں ہے اور وہ کچھ امتیاز نہیں کرسکتا۔ (معارف القرآن ج ۳)

سورۃ الاعراف

ترجمہ۔ "جو لوگ پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی امی ہے کہ جس کو پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ حکم کرتا ہے ان کو نیک کام کا منع کرتا ہے برے کام سے اور حلال کرتا ہے ان کے لئے سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر حرام چیزیں اور اتارتا ہے ان پر سے ان کے بوجھ اور وہ قیدیں جو ان پر تھیں سو جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی رفاقت کی اور اس کی مدد کی اور تابع ہوئے اس نور کے جو اس کے ساتھ اترا ہے وہی لوگ پہونچے اپنی مراد کو۔" (سورۃ الاعراف ۱۵۷)

قرآن کریم کو اس آیت میں نور سے تعبیر کیا گیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جس طرح نور کے نور ہونے پر کسی دلیل کی ضرورت نہیں' نور خود اپنے وجود کی دلیل ہوتا ہے' اسی طرح قرآن کریم خود اپنے کلام ربانی اور کلام حق ہونے کی دلیل ہے۔ نیز جس طرح نور خود بھی روشن ہوتا ہے اور دوسری اندھیریوں میں بھی اجالا کرتا ہے اسی طرح قرآن کریم نے اندھیریوں میں پھنسی ہوئی دنیا کو تاریکیوں سے نکالا۔" (معارف القرآن ج ۴)

سورۃ الرعد

ترجمہ۔ "پوچھ کون ہے رب آسمان اور زمین کا کہہ دے اللہ ہے کہہ پھر کیا پکڑے ہیں تم نے اس کو سوا ایسے حمایتی جو مالک نہیں اپنے بھلے اور برے کے کہہ کیا برابر ہوتا ہے اندھا اور دیکھنے والا یا کہیں برابر ہے اندھیرا اور اجالا کیا ٹھہرائے ہیں انہوں نے اللہ کے لئے شریک کہ انہوں نے کچھ پیدا کیا ہے جیسے پیدا کیا اللہ نے' پھر مشتبہ ہوگئی پیدائش ان کی نظر میں کہہ اللہ ہے پیدا کرنے والا ہر چیز کا اور وہی ہے اکیلا زبردست۔" (سورۃ الرعد ۱۶)

سورۃ ابراہیم

ترجمہ۔ "یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے اتاری تیری طرف کہ تو نکالے لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف' ان کے رب کے حکم سے رستہ پر اس زبردست خوبیوں والے (کی طرف)۔" (سورۃ ابراہیم ۱)

یہاں ظلمت سے مراد کفر و شرک اور بداعمالیوں کی ظلمت ہے۔ اور نور سے مراد ایمان کی روشنی ہے۔ معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ یہ کتاب ہم نے اس لئے نازل فرمائی کہ آپ ﷺ اس کے ذریعہ تمام عالم کے انسانوں کو کفر و شرک اور برے کاموں کی اندھیریوں سے نجات دلا کر ایمان اور حق کی روشنی میں لے آئیں ان کے رب کی اجازت سے۔
(معارف القرآن ج ۵)

ترجمہ۔ "اور بھیجا تھا ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر کہ نکال اپنی قوم کو اندھیروں سے اجالے کی طرف اور یاد دلا ان کو دن اللہ کے' البتہ اس میں نشانیاں ہیں اس کو جو صبر کرنے والا ہے شکر گزار ہے۔" (سورۃ ابراہیم ۵)

یعنی ہم نے (اللہ) موسیٰ علیہ السلام کو اپنی آیات دے کر بھیجا کہ وہ اپنی قوم کو کفر و معصیت کی تاریکیوں سے ایمان و طاعت کی روشنی میں لے آئیں۔ (معارف القرآن ج ۵)

سورۃ النور

ترجمہ۔ "اللہ روشنی ہے آسمانوں کی اور زمین کی مثال اس کی روشنی کی جیسے ایک طاق اس میں ہو ایک چراغ وہ چراغ دھرا ہو ایک شیشہ میں وہ شیشہ ہے جیسے ایک تارہ چمکتا ہوا تیل جلتا ہے اس میں ایک برکت کے درخت کا وہ زیتون ہے نہ مشرق کی طرف ہے نہ مغرب کی طرف قریب ہے اس کا تیل کہ روشن ہو جائے اگرچہ نہ لگی ہو اس میں آگ روشنی پر روشنی اللہ راہ دکھلا دیتا ہے اپنی روشنی کی جس کو چاہے اور بیان کرتا ہے اللہ مثالیں لوگوں کے واسطے اور اللہ سب چیز کو جانتا ہے۔" (سورۃ النور ۳۵)

مومن کے قلب میں جب اللہ تعالیٰ نور ہدایت ڈالتا ہے تو روز بروز اسی کا انشراح قبول حق کے لئے بڑھتا چلا جاتا ہے اور ہروقت احکام پر عمل کے لئے تیار رہتا ہے۔ گو بالفعل بعض احکام کا علم بھی نہ ہوا ہو کیونکہ علم تدریجاً حاصل ہوتا ہے۔ آیت مذکورہ کو اہل علم آیت نور کہتے ہیں' کیونکہ اس میں نور ایمان اور ظلمت کفر کو بڑی تفصیلی مثال سے سمجھایا گیا ہے۔ (معارف القرآن ج ۶)

ترجمہ۔ "یا جیسے اندھیرے گہرے دریا میں چڑھی آتی ہے اس پر ایک لہر اس پر ایک اور لہر اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں ایک پر ایک جب نکالے اپنا ہاتھ لگتا نہیں کہ اس کو وہ سوجھے اور جس کو اللہ نے نہ دی روشنی اس کے واسطے کہیں نہیں روشنی۔" (سورۃ النور ۴۰)

یعنی ایسے کافر جو آخرت اور قیامت کے اور اس میں جزا اور سزا ہی کے منکر ہیں ان کے پاس وہمی نور بھی نہیں۔ غرض ان کے پاس ظلمت ہی ظلمت ہے نور کا وہم و خیال بھی نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ دریا کی مثال میں ہے۔
(معارف القرآن ج ۶)

سورۃ الفرقان

ترجمہ۔ "بڑی برکت ہے اس کی جس نے بنائے آسمان میں برج اور رکھا اس میں چراغ اور چاند اجالا کرنے والا۔"

(سورۃ الفرقان ۶۱)

یعنی آسمان میں چراغ (آفتاب) اور نورانی چاند بنایا۔

سورۃ القصص

ترجمہ۔ "تو کہہ دیکھو تو اگر اللہ رکھے تم پر رات ہمیشہ کو قیامت کے دن تک کون حاکم ہے اللہ کے سوائے کہ لائے تم کو کہیں سے روشنی، پھر کیا تم سنتے نہیں۔" (سورۃ القصص ۷۱)

روشنی کے بے شمار فوائد اتنے معروف ہیں کہ ان کے بیان کی ضرورت نہیں بخلاف رات کے کہ وہ ظلمت اور اندھیری ہے جو اپنی ذات میں کوئی فضیلت نہیں رکھتی بلکہ اس کی فضیلت لوگوں کے سکون و آرام کے سبب سے ہے۔ اس لئے اس کو بیان فرمایا۔ اسی لئے دن کے معاملے کا ذکر کرکے آخر میں فرمایا۔ افلا تسمعون اور رات کا معاملہ ذکر کرکے فرمایا افلا تبصرون (معارف القرآن ج۶)

سورۃ الاحزاب

ترجمہ۔ "وہی ہے جو رحمت بھیجتا ہے تم پر اور اس کے فرشتے تاکہ نکالے تم کو اندھیروں سے اجالے میں اور ہے ایمان والوں پر مہربان۔" (سورۃ الاحزاب ۴۳)

ترجمہ۔ "اے نبی (ﷺ) ہم نے تجھ کو بھیجا ہے بتانے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا، اور بلانے والا اللہ کی طرف اس کے حکم سے اور چمکتا ہوا چراغ۔

(سورۃ الاحزاب ۴۶)

حضرت قاضی ثناء اللہ صاحبؒ نے تفسیر مظہری میں فرمایا کہ آپ ﷺ کی صفت داعی الی اللہ تو ظاہر اور زبان کے اعتبار سے ہے اور سراج منیر آپ ﷺ کے قلب مبارک کے اعتبار سے ہے کہ جس طرح سارا عالم آفتاب سے روشنی حاصل کرتا ہے اسی طرح تمام مومنین کے قلوب آپ کے نور قلب سے منور ہوتے ہیں۔ اسی لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنہوں نے اس عالم میں آپ ﷺ کی صحبت پائی وہ ساری امت سے افضل و اعلیٰ قرار پائے کیونکہ ان کے قلوب نے قلب نبی کریم ﷺ سے بلاواسطہ عیاناً فیض اور نور حاصل کیا، باقی امت کو یہ نور صحابہ کرام کے واسطے سے واسطہ در واسطہ ہو کر پہونچا۔

(معارف القرآن ج۷)

سورۃ الفاطر

ترجمہ۔ "اور برابر نہیں اندھا اور دیکھتا، اور نہ اندھیرا اور نہ اجالا۔" (سورۃ الفاطر ۲۰)

سورۃ زمر

ترجمہ۔ "بھلا جس کا سینہ کھول دیا اللہ نے دین اسلام کے واسطے سو وہ روشنی میں ہے اپنے رب کی طرف سے سو خرابی ہے ان کو جن کے دل سخت ہیں اللہ کی یاد سے وہ پڑے پھرتے ہیں بھٹکتے صریح۔" (سورۃ زمر ۲۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب یہ آیت تلاوت فرمائی تو ہم نے آپ ﷺ سے شرح صدر کا مطلب پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب نور ایمان انسان کے قلب میں داخل ہوتا ہے تو اس کا قلب وسیع ہوجاتا ہے (جس سے احکام الٰہیہ کا سمجھنا اور عمل کرنا اس کے لئے آسان ہوجاتا ہے)۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس شرح صدر کی علامت کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

"ہمیشہ رہنے والے گھر کی طرف راغب اور مائل ہونا اور دھوکے کے گھر یعنی دنیا (لذائذ اور زینت) سے دور رہنا اور موت کے آنے سے پہلے اس کی تیاری کرنا۔" (روح المعانی) (معارف القرآن ج۷)

ترجمہ۔ "اور چمکے زمین اپنے رب کے نور سے اور لا دھریں دفتر اور حاضر آئیں پیغمبر اور گواہ اور فیصلہ ہو ان میں انصاف سے اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔" (سورۃ زمر ۶۹)

یعنی جب دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو دفعتاً سب کے سب ہوش میں آکر قبروں سے کھڑے ہوجاویں گے پھر حق تعالیٰ حساب کے لئے زمین پر اپنی شان کے مناسب نزول اور تجلی فرماویں گے اور زمین اپنے رب کے نور (بے کیف) سے روشن ہو جاوے گی۔ (معارف القرآن ج۷ بالاختصار)

سورۃ شوریٰ

ترجمہ۔ "اور اسی طرح بھیجا ہم نے تیری طرف ایک فرشتہ اپنے حکم سے تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب اور نہ ایمان ولیکن ہم نے رکھی ہے یہ روشنی اس سے راہ سمجھا دیتے ہیں جس کو چاہیں اپنے بندوں میں اور بے شک تو سمجھاتا ہے سیدھی راہ۔" (سورۃ شوریٰ ۵۲)

سورۃ الحدید

ترجمہ۔ "وہی ہے جو اتارتا ہے اپنے بندے پر آیتیں صاف کہ نکال لائے تم کو اندھیروں سے اجالے میں اور اللہ [illegible]" (سورۃ الحدید ۹)

یعنی بندۂ خاص حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تم کو کفر و جہالت کی تاریکیوں سے ایمان اور علم حقائق کی روشنی کی طرف لاویں۔

ترجمہ۔ "جس دن تو دیکھے ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو کہ دوڑتی ہوئی چلتی ہے ان کی روشنی ان کے آگے اور ان کے داہنے خوشخبری ہے تم کو آج کے دن باغ ہیں کہ نیچے بہتی ہیں جن کے نہریں سدا رہو ان میں [illegible]" (سورۃ الحدید ۱۲)

اس دن سے مراد قیامت کا دن ہے، اور یہ نور عطا ہونے کا معاملہ پل صراط پر چلنے سے کچھ پہلے پیش آئے گا۔ اس کی تفصیل ایک حدیث میں ہے جو حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ابن کثیرؒ نے اس کو بحوالہ ابن ابی حاتم نقل کیا ہے۔ (معارف القرآن ج۸)

ترجمہ۔ "جس دن کہیں گے دغاباز مرد اور عورتیں ایمان والوں کو راہ دیکھو ہماری ہم بھی روشنی لیں تمہارے نور سے کوئی کہے گا لوٹ جاؤ پیچھے، پھر ڈھونڈ لو روشنی پھر کھڑی کردی جائے ان کے بیچ میں ایک دیوار جس میں ہوگا دروازہ اس کے اندر رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب۔"

(سورۃ الحدید ۱۳)

جس وقت منافق مرد اور منافق عورتیں مومنین سے کہیں گے کہ ذرا ہمارا انتظار کرو ہم بھی تمہارے نور سے فائدہ اٹھالیں تو ان سے کہا جائے گا کہ پیچھے لوٹو جہاں یہ نور تقسیم ہوا تھا وہیں نور تلاش کرو۔ یہ جواب سن کر منافقین اسی جگہ لوٹیں گے وہاں کچھ نہ پاویں گے تو پھر اسی طرف آویں گے، اس وقت یہ مومنین تک پہونچنے نہ پاویں گے، بلکہ ان کے درمیان ایک دیوار حائل کردی جائے گی، جس کی پرلی طرف جہاں مومنین ہوں گے رحمت ہوگی اور اس طرف جہاں منافقین ہوں گے عذاب ہوگا۔

(معارف القرآن ج۸ بالاختصار)

ترجمہ۔ "اور جو لوگ یقین لائے اللہ پر اس کے سب رسولوں پر وہی ہیں سچے ایمان والے اور لوگوں کے احوال بتلانے والے اپنے رب کے پاس ان کے واسطے ہے ان کا ثواب اور ان کی روشنی۔ اور جو لوگ منکر ہوئے اور جھٹلایا ہماری باتوں کو وہ ہیں دوزخ کے لوگ۔" (سورۃ الحدید ۱۹)

ترجمہ۔ "اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور یقین لاؤ اس کے رسول پر، دے گا تم کو دو حصے اپنی رحمت سے اور رکھ دے گا تم میں روشنی جس کو لئے پھرو اور تم کو معاف کرے گا، اور اللہ ہے معاف کرنے والا مہربان۔"

(سورۃ الحدید ۲۸)

سورۃ الصف

ترجمہ۔ "چاہتے ہیں کہ بجھادیں اللہ کی روشنی اپنے منہ سے اور اللہ کو پوری کرنی ہے اپنی روشنی اور پڑے برا مانیں منکر۔" (سورۃ الصف ۸)

یعنی اللہ کے نور (دین اسلام) کو کفار اپنے منہ سے پھونک مار کر بجھانا چاہتے ہیں، حالانکہ اللہ اپنے نور کو کمال تک پہونچا کر رہے گا گو کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں۔"

(معارف القرآن ج۸ ملخصاً)

سورۃ التغابن

ترجمہ۔ "سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے اتارا اور اللہ کو تمہارے سب کام کی خبر ہے۔" (سورۃ التغابن ۸)

نور سے مراد اس جگہ قرآن ہے۔ کیونکہ نور کی حقیقت یہ ہے کہ وہ خود بھی ظاہر اور روشن ہو اور دوسری چیزوں کو بھی ظاہر اور روشن کردے۔ قرآن کا اپنے اعجاز کی وجہ سے خود روشن اور ظاہر ہونا کھلی بات ہے۔

(معارف القرآن ج۸ مختصراً)

سورۃ الطلاق

ترجمہ۔ "رسول ہے جو پڑھ کر سناتا ہے تم کو اللہ کی

یتیں کھول کر سنانے والی تاکہ نکالے ان لوگوں کو جو کہ
یمان لائے اور کئے بھلے کام اندھیرے سے اجالے میں اور جو
وئی یقین لائے اللہ پر اور کرے کچھ بھلائی اس کو داخل
رے باغوں میں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں سدا رہیں ان
ں ہمیشہ البتہ خوب دی اللہ نے اس کو روزی۔"
(سورۃ الطلاق ۱۱)

سورۃ التحریم

ترجمہ "اے ایمان والو توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل
کی توبہ امید ہے تمہارا رب اتار دے تم پر سے تمہاری
برائیاں اور داخل کرے تم کو باغوں میں جن کے نیچے بہتی
ہیں نہریں۔ جس دن کہ اللہ ذلیل نہ کرے گا نبی کو اور ان
لوگوں کو جو یقین لائے ہیں اس کے ساتھ ان کی روشنی
دوڑتی ہے ان کے آگے اور ان کے داہنے کہتے ہیں اے
رب ہمارے پوری کر دے ہم کو ہماری روشنی اور معاف کر
ہم کو بے شک تو سب چیز پر قادر ہے۔" (سورۃ التحریم ۸)

مومنین کی دعا کی وجہ یہ ہوگی کہ قیامت میں ہر مومن کو
کچھ نہ کچھ نور عطا ہوگا۔ جس وقت پل صراط پر پہونچ کر
منافقین کا نور بجھ جاوے گا۔

اس وقت مومنین یہ دعا کریں گے کہ منافقین کی طرح
کہیں ہمارا نور بھی سلب نہ ہو جائے۔
(کذافی الدر المنثور عن ابن عباس۔ معارف القرآن
ج۸)

میدان محشر میں نور کے اسباب

تفسیر مظہری میں قرآن و حدیث سے محشر میں نور کے
مندرجہ ذیل اسباب بیان کئے ہیں (معارف القرآن ج۸
ص۳۰۸۔۳۰۹)۔

۱۔ ابو داؤد و ترمذی نے حضرت بریدہؓ اور ابن ماجہ نے حضرت
انس رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ۔
"خوشخبری سنادو ان لوگوں کو جو اندھیری راتوں میں مسجد
کی طرف جاتے ہیں 'قیامت کے روز مکمل نور کی۔"

۲۔ مسند احمد اور طبرانی میں حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
"جو شخص پانچوں نمازوں کی محافظت کرے گا اس کے
لئے یہ نماز قیامت کے دن نور اور برہان اور نجات بن جائے
گی اور جو اس پر محافظت نہ کرے گا نہ اس کے لئے نور ہوگا
اور نہ برہان اور نہ نجات۔ اور وہ قارون' ہامان اور فرعون
کے ساتھ ہوگا۔

۳۔ طبرانی نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو سورۃ کہف
پڑھے گا قیامت کے روز اس کے لئے اتنا نور ہوگا جو اس کی
جگہ سے مکہ مکرمہ تک پہنچے گا اور ایک روایت میں ہے کہ
جو شخص جمعہ کے روز سورۃ کہف پڑھے گا قیامت کے روز
اس کے قدموں سے آسمان کی بلندی تک نور چمکے گا۔

۴۔ امام احمدؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص
قرآن کی ایک آیت تلاوت کرے گا وہ آیت اس کے لئے
قیامت کے روز نور ہوگی۔

۵۔ دیلمی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ
مجھ پر درود بھیجنا پل صراط پر نور کا سبب ہوگا۔

۶۔ طبرانی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ
روایت حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
حج کے احکام بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حج و عمرہ کے احرام
سے فارغ ہونے کے لئے جو سر منڈایا جاتا ہے تو اس میں جو
بال زمین پر گرتا ہے وہ قیامت کے روز نور ہوگا۔

۷۔ مسند بزاز میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً
روایت کیا ہے منیٰ میں جمرات کی رمی کرنا قیامت کے روز
نور ہوگا۔

۸۔ بزاز نے بسند جید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر بھی
پھینکے گا اس کے لئے قیامت میں نور ہوگا۔

۹۔ بیہقی نے شعب الایمان میں بسند منقطع حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ بازار میں اللہ کا
ذکر کرنے والے کو اس کے ہر بال کے مقابلے میں قیامت
کے روز ایک نور ملے گا۔

۱۰۔ طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل
کیا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی مصیبت اور تکلیف کو
دور کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پل صراط پر نور کے دو
شعبے بنا دے گا جس سے ایک جہان روشن ہو جائے گا جس کی
تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

۱۱۔ طبرانی نے بسند جید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جس شخص کے بال حالت اسلام میں
سفید ہو جاویں وہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

اطلاع

قارئین ختم نبوت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ قسط وار
مضامین قادیانی قاعدہ اور قادیانیت کا پوسٹ مارٹم
صفحات کی تنگی کی وجہ سے اس شمارہ میں شائع نہیں
کر رہے انشاء اللہ اگلے شمارہ میں ان کی اقساط ضرور
شائع کی جائیں گی (ادارہ)

جبار کارپٹس
ڈیلرز
قائد آباد کارپٹ ● مون لائٹ ● بلال کارپٹ ●
یونائیٹڈ کارپٹ ● ڈیکورا کارپٹ ● اولمپیا کارپٹ
مساجد کیلئے خاص رعائت
سہ۔ این آر ایونیو نزد جیڈی پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6646888 6646655

آہ!

مجاہدِ ختمِ نبوت

مولانا عبداللہ خالد آف مانسہرہ

علم وعرفان کا آفتاب غروب ہوگیا

تحریر۔ قاضی محمد اسرائیل گرنگی' مانسہرہ

شق ہے ان کے غم سے دل' ہر آنکھ غم سے اشکبار
ان کی رحلت سے ہوا ہے سارا عالم سوگوار
احمدؐ مرسل کا دامن ہاتھ میں تھامے رہے
زندگی بھر دینِ احمدؐ کے رہے خدمت گزار

آج اس عظیم الشان بزرگ ہستی کا ذکر خیر کیا جارہا ہے جو علم و فضل کے پہاڑ' حسن اخلاق و تواضع کے پیکر' میرے مشفق و مربی حضرت مولانا محمد عبداللہ خالد ہیں۔ جن کی شفقتوں اور مہربانیوں سے مجھے کچھ ادب و احترام' بولنا اور لکھنا آگیا۔

آپ ۱۹۳۲ء کو حضرت مولانا قاضی عبدالحق مرحوم کے گھر مانسہرہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد اور دیگر علماء کرام سے حاصل کی۔ آپ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف اور جامعہ قاسم العلوم ملتان میں پڑھتے رہے۔

۱۹۶۰ء میں آپ نے جامعہ اشرفیہ لاہور سے دورۂ حدیث کیا اور اسی سال جامع مسجد مانسہرہ میں خطیب مقرر ہوئے۔ آپ کے والد اسی سال وفات پاگئے تھے' جس سال آپ دورۂ حدیث میں شریک تھے۔ آپ کے چند مشہور اساتذہ کرام یہ ہیں۔ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ' شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ' استاذ الکل حضرت مولانا محمد رسول خان ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ' مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی مدظلہ' محقق العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمتہ اللہ علیہ۔ ان کے علاوہ دیگر اکابر سے بھی آپ نے استفادہ کیا۔ آپ اکابر کا بہت ہی زیادہ ادب و احترام فرمایا کرتے تھے۔ کسی بھی بزرگ کی توہین برداشت نہیں کرتے تھے۔

مشہور تلامذہ :- آپ سے ہزاروں علماء و قراء نے علم و دانش کی روشنی حاصل کی' میں صرف چند کے نام لکھتا ہوں۔ آپ کے بہت سے شاگرد دنیا کے مختلف ممالک میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

۱۔ استاذی المکرم حضرت مولانا مفتی محمد داؤد مانسہرہ۔
۲۔ حضرت مولانا سید منظور احمد آسی مانسہرہ۔
۳۔ حضرت مولانا سید ہدایت اللہ شاہ مانسہرہ۔
۴۔ حضرت مولانا محبوب الرحمٰن آف جلو۔
۵۔ حضرت مولانا مفتی محمد فاروق لاہور۔
۶۔ حضرت مولانا قاضی عبدالرشید راولپنڈی۔
۷۔ حضرت مولانا نور احمد آزاد کشمیر۔
۸۔ حضرت مولانا ممتاز الرحمٰن آزاد کشمیر
۹۔ حضرت مولانا غلام مرتضٰی آزاد کشمیر۔
۱۰۔ حضرت مولانا پیر دوست محمد جانو منڈی مانسہرہ۔
۱۱۔ حضرت مولانا غلام نبی مکتہ المکرمہ۔
۱۲۔ حضرت مولانا قاری محمد فاروق موتی مسجد راولپنڈی۔
۱۳۔ حضرت مولانا قاری غلام سرور لاہور۔
۱۴۔ حضرت مولانا قاری غلام سرور آزاد کشمیر۔
۱۵۔ راقم الحروف محمد اسرائیل گرنگی نے تو بہت بڑا فیض آپؒ سے پایا۔

آپ کی زندگی کے چند واقعات و حالات جو بندہ کے ذہن میں ہیں' نقل کردیئے جاتے ہیں' شاید کہ کسی کو فائدہ ہوجائے۔

۱۔ آپ حضرت شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ سے بیعت کا تعلق رکھتے تھے اور آپ اکثر رمضان المبارک میں خانقاہ کندیاں شریف حاضری دیا کرتے تھے۔
۲۔ آپ وظائف پابندی سے پڑھا کرتے تھے۔
۳۔ میں نے اکثر دیکھا کہ معاملات میں آپ بہت احتیاط فرمایا کرتے تھے۔
۴۔ آپ اکثر خاموش رہا کرتے تھے اور کوئی گفتگو کرتا تو خاموشی سے تبسم کے ساتھ سنا کرتے تھے۔
۵۔ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کئی سالوں سے ضلعی صدر تھے۔
۶۔ آپ اکثر اپنے بیان میں یہ الفاظ فرمایا کرتے تھے کہ "اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔"
۷۔ آپ کبھی موجودہ حالات کو دیکھ کر فرمایا کرتے تھے کہ "سب ہی بھیڑیں منہ کالیاں ہیں۔"
۸۔ آپ کئی مرتبہ جیل گئے۔
۹۔ انکساری و عاجزی آپ کا ایک بے مثل وصف تھا۔
۱۰۔ آپ ہمیشہ اکابرین علماء وقت کا ادب و احترام سے نام لیا کرتے تھے۔
۱۱۔ آپ کی عادت مبارک یہ تھی کہ تمام باطل فرقوں اور نظریات کی خوب تردید فرمایا کرتے تھے مگر نام لے کر بیان کرنا مناسب خیال نہیں کرتے تھے۔
۱۲۔ ہفت روزہ ختم نبوت کو بڑی تفصیل سے پڑھا کرتے تھے۔
۱۳۔ اخبار کو بہت ہی کم پڑھا کرتے تھے کبھی کسی نے کوئی خبر سنادی تو سن لیا کرتے تھے۔
۱۴۔ طالب علمی دور میں احقر کو آپ کے جوتے اٹھانے کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ آپ ریا و نمود کے سخت مخالف تھے۔
۱۵۔ آپ سلام کرنے میں ہمیشہ پہل کیا کرتے تھے۔ جونہی سامنا ہوتا آپ فوراً فرماتے السلام علیکم۔
۱۶۔ آپ کی عادت مبارک یہ تھی کہ سلام کرنے کے بعد حالات و احوال دریافت فرماتے اور اگر ذہن میں کوئی مسئلہ آجاتا تو بتادیتے۔
۱۷۔ اکثر آپ نادر و نایاب مسائل و واقعات نوٹ فرماتے اور احقر کو بتادیا کرتے تھے۔
۱۸۔ آپ کی موجودگی میں نو ماہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے جمعہ پر بیان کرنے کا اعزاز رہا۔ آپ بیمار تھے۔ آپ کے جانشین حضرت مفتی صاحب زیر تعلیم تھے' تو آپ اکثر تنہائی میں میری راہنمائی فرماتے۔
۱۹۔ آپ اپنے تلامذہ کا بہت خیال فرمایا کرتے تھے۔ کئی سالوں سے قربانی کرتے تو راقم الحروف کا حصہ ضرور بھیجا کرتے' اپنے بچوں کی طرح میرے ساتھ پیش آتے۔ بہت سے لوگ خیال کرتے کہ شاید یہ خطیب صاحب کا بچہ ہے۔
۲۰۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ حضرت مفتی جمیل احمد تھانوی نے فرمایا ہے کہ مسجد کی چھت پر جماعت کرنے سے مسجد جماعت سے محروم ہوجاتی ہے اور مسجد کی جماعت کا ثواب نہیں ہوتا۔
۲۱۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ حضرت مولانا محمد ابراہیمؒ عرف تلوار صاحب خطیب انارکلی لاہور طلباء کا بہت خیال فرمایا کرتے تھے۔ میرے ساتھ بھی بہت اچھا برتاؤ کیا کرتے تھے۔

۲۲۔ آپ اکابرین علماء دیوبند کے واقعات مزے لے لے کر بیان کیا کرتے تھے۔

۲۳۔ نماز باجماعت کی آپ بہت پابندی فرمایا کرتے تھے۔ بارش ہو یا گرمی ہو جب تک صحت ٹھیک رہی نماز کے لئے مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے۔

۲۴۔ عموماً اذان کے بعد آپ مسجد میں تشریف لے آتے۔ مسجد کے کونوں میں کھڑے کھڑے تسبیح وغیرہ پڑھتے رہتے۔

۲۵۔ صبح کا ناشتہ اکثر آپ دار اہتمام میں کیا کرتے تھے۔ جب تک راقم الحروف وہاں پڑھتا رہا' میں خود ہوٹل سے لا کر دیا کرتا تھا۔

۲۶۔ راقم الحروف نے دوران تعلیم بزم حیات النبی ﷺ گوجرانوالہ کے اعلان مقابلہ بعنوان تحریک پاکستان میں علماء حق دیوبند کا کردار کے عنوان پر پہلا مضمون لکھا تو آپ نے درج ذیل الفاظ سے دارالعلوم کی طرف سے تصدیق نامہ لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعزی و راشدی مولوی محمد اسرائیل صاحب کا مضمون بہت عمدہ ہے۔ حق تعالیٰ آں عزیز کو جزائے خیر عطا فرماوے اور ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق رفیق کروائے آمین۔ ۱۲ جمادی الاولی ۱۴۰۳ھ۔

احقر الانام محمد عبداللہ خالد عفی عنہ

خطیب مرکزی جامع مسجد مانسہرہ مہتمم دارالعلوم معارف القرآن حنفیہ مرکزی جامع مسجد مانسہرہ

۲۷۔ آپ ہمیشہ منبر پر کھڑے ہو کر بیان فرمایا کرتے تھے۔

۲۸۔ آپ کافی سالوں سے بیمار تھے۔ آخر میں دل کی تکلیف ہوئی اور آخر آپریشن ہوا۔ اور کافی دن ایم ایچ راولپنڈی میں داخل رہے اور ۷ مئی جون کو سات بجے اللہ کو پیارے ہو گئے۔

بروز منگل دس بجے آپ کا جنازہ ظفر گراؤنڈ مانسہرہ میں آپ کے جانشین حضرت مولانا وقار الحق عثمان کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کیا گیا۔ نماز جنازہ سے پہلے حضرت مولانا ضیاء الدین ہری پور نے جامع مسجد فاروق اعظمؓ میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مولانا عبداللہ خالد کی وفات سے پورا علاقہ یتیم ہو گیا۔ یہ ایسا خلاء پیدا ہوا ہے جو کبھی پر نہ ہو سکے گا۔ حضرت مولانا عبدالحیٔ خطیب مانسہرہ نے کہا کہ مولانا عبداللہ ایک جلیل القدر عالم اور مخلص انسان تھے۔ نماز جنازہ سے قبل آسمان سے چند قطرے بارش کے ہوئے۔

نماز جنازہ سے پہلے راقم الحروف محمد اسرائیل گڑنگی نے صفیں درست کرائیں اور چند کلمات تعزیت کہے۔

حضرات محترم! آج حضرت خطیب صاحب ہم سے جدا ہو چکے ہیں' جن کی دعاؤں اور مہربانیوں کا سایہ ہمارے سروں پر تھا' آج ہم اس سے محروم ہو گئے۔ اب ہمارے لئے اور حضرت خطیب صاحب کے لئے بہتر یہی ہے کہ ہم ہمیشہ دعاؤں سے ان کو یاد رکھیں۔

حضرت خطیب صاحب کے جنازہ میں کثیر تعداد میں علماء اور قراء اور عوام نے شرکت کی۔

آپ کی وصیت کے آخری الفاظ یہ تھے

"رزاق اللہ پاک ہے۔ دین کا خیال رکھنا اور کسی کی دل آزاری نہ کرنا"

آپ کا جنازہ مانسہرہ کی تاریخ کا بڑا جنازہ تھا' جس کے لئے لاؤڈ اسپیکر کو بھی استعمال کرنا پڑا' اس کے باوجود صفوں سے بھی تکبیریں کہی گئیں۔ پورا گراؤنڈ اللہ اکبر کے نعروں سے گونج رہا تھا۔ ہر شخص کی زبان سے یہ الفاظ جاری تھے کہ " آج عظیم انسان دنیا سے چل بسا۔" آپ کے پسماندگان میں آپ کے چھوٹے بھائی قاری عبید اللہ فاروق اور ایک بیوہ اور چار صاحبزادگان حضرت مولانا مفتی وقار الحق عثمانی خطیب مہتمم' حضرت قاری و حافظ حسین احمد زبیر' مفتی محمود الحسن عمران اور دو صاحبزادیاں شامل ہیں۔

ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت استاذ المکرم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے صاحبزادوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)۔

عزت و تکریم میں انسانی نشوونما

تحریر۔ بابو شفقت قریشی سہام

اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے جو ایک طرف زندگی کے تمام مسائل کا ایسا سائنٹیفک حل پیش کرتا ہے جو فکر و نظر کی ہر الجھن کو دور اور ہر عقدے کو حل کر دیتا ہے اور دوسری طرف تہذیبی اور تمدنی زندگی کے لئے ایک ایسا مفصل لائحہ عمل دیتا ہے جو انسانی معاشرہ کی تمام ضرورتوں کو پورا کرتا ہے اور صحت مند بنیادوں پر اس کے مستقبل کے ارتقاء کی راہیں ہموار کرتا ہے۔ اسلام تمام انسانوں میں ہمدردی' شفقت' عدل و انصاف اور عفو و درگذر کی صفات پیدا کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ بے احترامی کو بری نظر سے دیکھتا ہے۔

چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کے ادب و احترام کا حکم کرتا ہے۔ اپنے ماننے والوں کو دوسروں کا احترام اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی بے حد تاکید کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عزت بخش کر اسے صاحب شرف بنا دیا ہے۔ اس اعتبار سے ہر انسان کے لئے خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا یہ لازم ہے کہ وہ اپنی اور اپنے جیسے دوسرے انسانوں کی اس حیثیت و شرف کو ہمیشہ ملحوظ رکھے اور اپنی کسی بات' کسی طرز عمل سے انسانی شرف کو ٹھیس نہ پہنچائے۔ آداب معاشرت کے لحاظ سے ہر چھوٹا اپنے بڑے کی تعظیم و تکریم کرے' اس کے سامنے ادب و احترام سے رہے' اور ہر بڑے کے لئے بھی یہ ہدایت ہے کہ اپنے چھوٹوں سے محبت اور شفقت کا برتاؤ کرے چاہے ان میں کوئی باہمی رشتہ و تعلق ہو یا نہ ہو۔ حدیث میں ہے کہ جو بڑا اپنے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور جو چھوٹا اپنے بڑوں کا ادب و احترام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ جامع ترمذی میں ہے کہ "جو جوان کسی بوڑھے بزرگ کی بڑی عمر کی وجہ سے اس کی عزت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی ایسے لوگ مقرر کرے گا جو اس کے بڑھاپے کے وقت اس کی عزت کریں گے۔" گویا آخرت میں تو اجر ملے گا ہی اس دنیا میں بھی جب وہ قابل رحم ہو گا اور اسے اس بات کی ضرورت ہوگی کہ اس کا ہر طرح سے خیال رکھا جائے حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق اللہ بڑھاپے میں اس کے خدمت گار مقرر کرے گا۔

اسلام میں ایک فلاحی معاشرہ کی تشکیل نو کے لئے عبادات' معاملات اور اعتقادات کے ساتھ اخلاقیات پر بے حد زور دیا گیا ہے۔ حضور ﷺ کے اخلاق کریمانہ کا حسین اور معطر گلدستہ ہمارے سامنے ہے جنہوں نے اپنے مکارم اخلاق سے سنگ دلوں کو بھی موم کر دیا۔ آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد وحید تکمیل مکارم اخلاق ہے جس کی خوشبو آپ ﷺ کی سیرت طیبہ میں روشن نظر آتی ہے۔ حضور ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہماری بقاء کی شرط ہے اور اس سے دوری ہماری فنا ہے جیسے جیسے امت مسلمہ اسوۂ محمدیؐ سے دور ہٹتی جائے گی اسی قدر ذلت و رسوائی اس کا مقدر بنتی جائے گی۔ اصل حیات "انسانی ذات کی نشوونما ہوتی ہے اور وہ اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ انسان دوسروں کا احترام کرے کیونکہ دوسروں کی تکریم کرنے سے انسان کی اپنی ذات کی نشوونما ہوتی ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں دوسروں کا احترام کرنے سے معاشرے میں الفت و محبت' خلوص اور اخوت کی فضا پروان چڑھتی ہے۔ آپس کے بغض و حسد ختم ہو جاتے ہیں اور معاشرہ میں امن و امان کے قیام و استحکام میں مدد ملتی ہے باہمی اقدام کی بدولت

گھریلو تنازعے اور جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں اور گھریلو زندگی خوشگوار ہو جاتی ہے۔ اسی ادب و احترام کی بدولت تسخیر قلوب کی کیفیت حاصل ہوتی ہے اور دشمن دوست بن جاتے ہیں۔ اسلام میں اجتماعی ترقی اور خوشحالی کے لئے ضروری ہے کہ باہمی الفت اور باہمی ادب و احترام ہو۔ فخر دو عالم ﷺ جہاں درس توحید دینے میں یگانہ روزگار ہیں وہاں اصلاح معاشرہ میں باکمال اور اخلاقیات کا درس دینے میں کامل اور اکمل ہیں۔ آپ ﷺ سے کفار امراء و زعماء نے ایک موقع پر ابو طالب کے ذریعے کہلوایا تھا کہ آپ ﷺ کے پاس کم درجہ و کم حیثیت لوگ بیٹھتے ہیں ہم ان کے ساتھ کیونکر بیٹھ سکتے ہیں کیونکہ نگاہ کفر میں حضرت بلالؓ حضرت صہیبؓ حضرت عمارؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جیسے مومنین حقیر تھے تاہم بارگاہ الٰہی اور دربار نبویؐ میں وہ ہی قابل احترام تھے کیونکہ وہ مومن اور متقی تھے۔

انسانی ترقی کا راز محبت، جرات، قوت برداشت، دوسروں کے جذبات کی قدر، باہمی محبت اور ایک دوسرے کے احترام میں مضمر ہے۔ باہمی نفرت اور دوسروں کو کمتر سمجھ کر ان کی تکریم نہ کرنا تمام برائیوں کی اصل وجہ ہے۔ ایک دفعہ حضورؐ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ تشریف لائیں تو حضورؐ نے ان کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر مبارک بچھا دی تھی۔ ایک دفعہ ایک نومسلم شخص نے حضرت امام حسنؓ و امام حسینؓ کی موجودگی میں لاعلمی کے باعث غلط وضو کیا۔ اس کی اصلاح کے لئے دونوں نے وضو شروع کر دیا اور ایک دوسرے کو صحیح طریقہ بھی اونچی آواز میں بتاتے گئے، اس طرح اس شخص کا احترام بھی ہو گیا اور اصلاح بھی ہو گئی۔ صاحب فتح الباری علامہ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ "وہ قابل تعریف باتیں یا کام جن کے کرنے سے انسان کی تعریف کی جائے اور وہ توصیف کا مستحق ہو تو وہ اخلاقیات کے زمرے میں آتے ہیں۔" اسی لئے بعض صاحبان بصیرت نے اچھی باتوں کو آداب کہا ہے۔ بعض محققین کے مطابق بڑوں کا لحاظ و احترام اور چھوٹوں پر شفقت ادب کہلاتا ہے۔ عربی زبان کے ایک مشہور لغت نگار کے مطابق ادب و احترام ہر اس قابل تعریف کام کا نام ہے جس پر عمل پیرا ہونے سے انسان دارین کی صفات سے متصف ہو۔ جبکہ اردو زبان میں اسی عمل کو تمیز و سلیقہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اس طرح ادب و احترام کا مفہوم یہ ہو گا کہ اعلیٰ خصائل اور عمدہ اطوار کو اپنا کر ان کو انسانی عملی زندگی میں بطریق احسن انجام دیا جائے۔ انہی آداب کی تعلیم و تربیت محسن انسانیت معلم اخلاق ﷺ نے عالم انسانیت کو عموماً اور ملت اسلامیہ کو خصوصاً دی۔ ان تعلیمات کا دائرہ نہایت وسیع اور حیات انسانی کا محیط ہے۔ آج اگر امت مسلمہ آپ ﷺ کی تعلیمات و ہدایات پر عمل پیرا ہو کر ایک دوسرے کی عزت و احترام کرنا شروع کر دے تو ہر طرح کی معاشرتی پیچیدگیاں جنہوں نے پوری قوم کو الجھا کر رکھ دیا

راوی۔ غلام مرتضیٰ شاہ کوٹی

مولانا مفتی غلام مرتضیٰ شاہ کوٹی کی

حیاتِ مسیح علیہ السلام کے مسئلہ پر مرزائی مربی سے گفتگو

مرزائی مربی کی شکستِ فاش

۹۲-۶-۱۹ بمطابق ۱۴۱۵-۵-۱۸ یوم الخمیس بعد از نماز ظہر بمقام بھوڑو چک نمبر ۱۸ تحصیل صفدر آباد ضلع شیخوپورہ میں زیر صدارت شاہ ولی اللہ صاحب خطیب بھوڑو۔ مربی مرزائی عبداللہ سے حیات مسیح علیہ السلام پر ڈھائی گھنٹہ مباحثہ ہوا۔

مفتی غلام مرتضیٰ نے حیات مسیح علیہ السلام پر پہلی دلیل قرآن مجید سے پیش کی۔

دلیل نمبر۱ :- وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللّٰہ الیہ۔ الخ (سورۃ نساء پ۶ رکوع ۲۲ آیت ۱۵۸)۔

ان آیات میں یہود بے بہبود پر لعنت کے اسباب کا ذکر فرمایا ہے۔

۱۔ سبب لعنت یہ ہے کہ یہودیوں نے حضرت مریم علیہا السلام پر طوفان اور بہتان لگایا۔

۲۔ سبب لعنت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عداوت و دشمنی۔

۳۔ سبب لعنت انبیاء کرام کو ناحق قتل کرنا۔

بہرحال اس آیت میں دو لفظ استعمال فرمائے ایک ما قتلوہ جس میں قتل کی نفی فرمائی دوسرا وما صلبوہ جس میں صلیب پر چڑھائے جانے کی نفی فرمائی۔ ان دو فعل ماضی منفی کا استعمال اس لئے فرمایا کہ اگر فقط وماقتلوہ فرماتے تو یہ احتمال رہ جاتا کہ ممکن ہے قتل نہ کئے گئے ہوں لیکن صلیب پر چڑھائے گئے ہوں اور علی ھذا اگر فقط وما صلبوہ فرماتے تو یہ احتمال رہ جاتا کہ ممکن ہے صلیب تو نہ دیئے گئے ہوں لیکن قتل کر دیئے گئے ہوں۔

علاوہ ازیں بعض مرتبہ یہود ایسا بھی کرتے تھے کہ اول قتل کرتے اور پھر صلیب پر چڑھاتے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے ماقتلوہ وما صلبوہ کہہ کر ہر ایک کی نفی اور ہر ایک کا جداگانہ مستقل رد فرمایا تاکہ اچھی طرح واضح ہو جائے کہ

نے کہا کہ اس آیت میں مطلق قتل اور صلب کی نفی مراد نہیں بلکہ ذلت اور لعنت کی موت کی نفی مراد ہے کیونکہ حقیقۃ الوحی ص۴۹ پر مرزا نے لکھا ہے کہ قرآن شریف میں نفی صلیب اور رفع عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر اس لئے نہیں کہ خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ثابت کرے بلکہ اس لئے ہے کہ یہ ثابت کرے کہ عیسیٰ لعنتی موت سے نہیں مرا اور مومنوں کی طرح اس کا رفع روحانی ہوا ہے اس میں یہود کا رد مقصود ہے کیونکہ وہ ان کے رفع ہونے کے منکر ہیں۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ یہ مرزا کی بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ یہی آیت اس معنی کی تردید کر رہی ہے۔ اسی آیت میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں وقتلھم الانبیاء بغیر حق تو کیا مرزا کے نزدیک اس کے یہ معنی ہیں کہ معاذ اللہ جن نبیوں کو دشمنوں نے ناحق قتل کیا وہ ذلت کی موت اور لعنت کی موت مرے اور پھر نیز وقتلھم الانبیاء کے ساتھ بل رفعھم اللّٰہ کا جملہ بھی نہیں تو کیا ان انبیاء کرام کے قتل ناحق کی وجہ سے ان کے روحانی درجات بھی ختم ہو گئے۔

دوسری بات یہ بھی ہے کہ یہود روح کے قتل کے مدعی نہ تھے بلکہ جسم کے قتل کے مدعی تھے اور بل رفعہ اللّٰہ سے اس کی تردید کی گئی ہے لہٰذا بل رفعہ اللّٰہ میں رفع جسم ہی مراد ہو گا۔ اس لئے کہ کلمہ بل کلام عرب میں ماقبل کے ابطال کے لئے آتا ہے اور ماقبل و مابعد میں تضاد ضروری ہے اس آیت میں مقتولیت اور مصلوبیت جو بل کا ماقبل ہے وہ مرفوعیت الی اللہ کے منافی ہو جو بل کا مابعد ہے اور ان دونوں کا (مقتولیت و مصلوبیت اور مرفوعیت) وجود اور تحقیق میں جمع ہونا ناممکن ہو اور ظاہر ہے مرزا والے معنی میں مقتولیت اور روحانی رفع، بمعنی موت میں منافات نہیں [illegible]

روح آسمان پر اٹھائی جاتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہوا کہ بل رفعہ اللّٰہ میں رفع جسمانی ہی مراد ہے جو قتل و صلب کے منافی ہے بلکہ جس قدر قتل اور صلب ظلماً ہوگا اسی قدر عزت و رفعت شان میں اضافہ ہوگا اور درجات زیادہ بلند ہوں گے۔

تیسری بات یہ ہے کہ بل رفعہ اللّٰہ کی واحد مذکر غائب کی ضمیر بھی اس چیز کی طرف راجع (لوٹنے والی) ہے جس کی طرف قتلوہ و صلبوہ کی دونوں ضمیریں واحد مذکر غائب کی راجع ہیں اور یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ قتل و صلب جسم کا ہی ہوتا ہے روح کو آج تک کسی نے قتل و صلب نہیں کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ جس جسم کو یہودی قتل و صلب کرنا چاہتے تھے اسی جسم کو اللہ تعالیٰ نے یہودیوں سے بچا کر آسمان کی طرف اٹھالیا۔ لہٰذا ان تینوں دلائل سے ثابت ہوا کہ مرزا کا یہ معنی کہ عیسیٰ علیہ السلام یعنی موت نہیں مرا غلط ہے اور قرآنی آیات کے خلاف ہے اس پر مرزائی مربی عبداللہ نے کہا کہ ہم نے مفتی صاحب کے ان تینوں دلائل کو لکھ لیا ہے اور اس کا جواب ربوہ کی لائبریری سے لکھ کر لاؤں گا اور پھر دوسری نشست میں اس کا جواب دوں گا۔

میں نے کہا کہ یہ محض آپ کا بہانہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا جواب آپ قیامت تک بھی نہیں دے سکتے۔ بقول شاعر۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

اس کے بعد میں نے حیات مسیح علیہ السلام پر دوسری دلیل پیش کی اذ قال اللّٰہ یعیسیٰ انی متوفیک و رافعک۔ الخ (پ۳ سورۃ آل عمران رکوع۱۴ آیت۵۵)۔

یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑنے اور قتل کرنے کی خفیہ تدبیریں کیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت اور عصمت کی ایسی تدبیر فرمائی جو ان کے وہم و گمان سے بھی بلند تھی۔ وہ یہ کہ ایک شخص کو عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنادیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا اور یہودی جب گھر میں داخل ہوئے تو اس ہم شکل کو پکڑ کر لے گئے اور عیسیٰ سمجھ کر اس کو قتل کردیا اور سولی پر چڑھایا اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر فرمانے والے ہیں۔

اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پریشانی دور کرنے کے لئے یہ فرمایا کہ اے عیسیٰ تم گھبراؤ نہیں تحقیق میں تم کو اس جہاں ہی سے پورا پورا لے لوں گا۔ یعنی میں تجھ کو اپنی پناہ میں لے لوں گا اور آسمان پر اٹھاؤں گا۔

اس پر مرزائی مربی عبداللہ نے یہ اعتراض کیا کہ مفتی صاحب نے متوفیک کا معنی غلط کیا ہے کیونکہ بخاری شریف میں متوفیک کا معنی ممیتک کا عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا گیا ہے۔

اس پر مفتی صاحب نے فرمایا کہ اس کے تین جواب ہیں۔

۱۔ متوفیک ۔ بمعنی ممیتک کی روایت منقطع ہے۔ کیونکہ علی ابن ابی طلحہ کا سماع عبداللہ بن عباسؓ سے نہیں۔ چنانچہ تہذیب التہذیب ص۳۳۹ج۷ میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ روی عن ابن عباسؓ ولم یسمعمنہ بینھما مجاھد یعنی علی بن ابی طلحہ کا سماع عبداللہ بن عباسؓ سے نہیں ہے اور نیز درمیان میں امام مجاہدؒ ہیں اس کو چھوڑنے کی وجہ سے روایت منقطع ہے اور جب یہ منقطع ہے تو حجت نہیں ہوسکتی بلکہ اس کے برعکس ابن عباسؓ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صحیح و سالم زندہ آسمان پر اٹھایا جانا باسانید صحیحہ اور جیدہ منقول ہے جس کو شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے تفسیر در منثور ص۳۶ج۲ میں ان الفاظ سے نقل کیا ہے ضحاکؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ متوفیک و رافعک کی تفسیر میں یہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا مقدم ہے اور ان کی وفات اخیر زمانہ میں ہوگی۔

مجھے مرزائی عبداللہ پر تعجب ہے کہ ابن عباسؓ کی وہ تفسیر جس کی سند منقطع ہے وہ اس کو بطور دلیل کے پیش کرتا ہے اور ابن عباسؓ کی وہ تفسیر جو اسانید صحیحہ سے منقول ہے اس کو ظاہر تک نہیں کرتا بلکہ اس کو چھپا کر کتمان حق کا مجرم بھی بنتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا متوفیک جس کا ممیتک کا معنی کیا گیا ہے یہ گرامر کے اعتبار سے اسم فاعل کا واحد کا صیغہ ہے اس میں مضارع کی طرح حال و استقبال کا زمانہ پایا جاتا ہے اس کا معنی یہ ہوگا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام میں مستقبل اور آئندہ زمانہ میں تجھے مارنے والا ہوں اور اب تجھے زندہ آسمانوں پر اٹھانے والا ہوں اس اعتبار سے عبداللہ بن عباسؓ کی تفسیر اور ان کے ضعیف قول کے درمیان تعارض بھی اٹھ جائے گا۔

۳۔ یہ دو جواب اس پر مبنی ہیں کہ توفی کا معنی موت مان لیا جائے لیکن حقیقت یہ ہے کہ توفی کا حقیقی معنی موت نہیں چنانچہ علامہ زبیدی تاج العروس شرح قاموس ص۳۹۰ج۱۰ میں فرماتے ہیں کہ توفی کا مادہ وفی ہے اس کا حقیقی معنی کسی چیز کو پورا پورا لے لینا (اخذ الشئی وافیا) اور اس کا مجازی معنی موت ہے اس اعتبار سے اس آیت کا معنی یہ ہوا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھالوں گا اپنی طرف (ترجمہ شیخ الہند) اب امام رازیؒ کا معنی سماعت فرماویں۔ تفسیر کبیر ص۸۱ج۲ کہ اے عیسیٰ علیہ السلام میں تیری عمر پوری کروں گا کوئی شخص تجھ کو قتل کرکے تیری عمر قطع نہیں کرسکتا میں تجھ کو تیرے دشمنوں کے ہاتھ نہیں چھوڑوں گا کہ وہ تجھ کو قتل کرسکیں بلکہ میں تجھ کو آسمان پر اٹھاؤں گا اور اپنے فرشتوں میں رکھوں گا۔

اس پر مرزائی عبداللہ نے کہا کہ یہ معنی قرآنی آیات کے خلاف ہے آیت کل نفس ذائقۃ الموت۔ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افان مت فھم الخلدون۔

مفتی صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ان تینوں آیات کا مقصد یہ ہے کہ ہر انسان کو موت آنی ہے اور اس قاعدہ سے عیسیٰ علیہ السلام بھی مستثنیٰ نہیں بلکہ ان کو بھی آسمان سے نازل ہونے کے بعد موت آئے گی تو گویا کہ متوفیک بھی مستقبل موت کی نفی نہیں کرتا اور متوفیک اور کل نفس ذائقۃ الموت میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ تعارض موت و عدم موت کا ہوتا ہے تاخیر موت و موت کا تعارض نہیں ہوتا۔ بقول شاعر۔

ان مسائل میں ہے کچھ ژرف نگاہی درکار
یہ حقائق ہیں تماشائے لب بام نہیں

یہی وجہ ہے امام الانبیاء ﷺ نے نجران کے ساتھ عیسائیوں کے ساتھ مناظرہ کے دوران ان سے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے جس پر کبھی موت طاری نہیں ہوسکتی برخلاف اس کے عیسیٰ علیہ السلام پر یقیناً موت و فنا آکر رہے گی۔

بہرحال نبی کریم ﷺ کا ان عیسیٰ اتی علیہ الفناء کے بجائے یاتی علیہ الفناء فرمایا یعنی آپ نے لفظ مضارع یاتی استعمال فرمایا اور لفظ ماضی اتی استعمال نہیں فرمایا حالانکہ پہلے الفاظ (اتی علیہ الفناء) تردید الوہیت مسیح کے موقع پر زیادہ صاف اور مسکت ہوتے ظاہر کرتا ہے کہ موقع الزام میں بھی مسیح علیہ السلام پر موت سے پہلے موت کا اطلاق آپ ﷺ نے پسند نہیں کیا۔

اس پر مرزائی مربی عبداللہ نے پھر سوال کیا کہ مرزا نے لکھا ہے کہ توفی کا فاعل اللہ اور مفعول ذی روح نفس انسانی ہو تو توفی کا معنی موت ہی ہوتا ہے۔

مفتی غلام مرتضیٰ نے کہا یہ بھی مرزا کا جھوٹ ہے۔ دیکھئے قرآن مجید میں ہے حتیٰ یتوفھن الموت (پ۴ سورۃ النساء رکوع۳ آیت۱۵)۔

اس آیت مبارکہ میں توفی کا فاعل موت ہے اور گرامر کا اصول یہ ہے کہ فعل و فاعل ایک نہیں ہوسکتے کیونکہ فعل، فاعل سے صادر ہوتا ہے۔ عین ذات فاعل نہیں ہوا کرتا اس سے بخوبی واضح ہوگیا کہ توفی کا معنی موت نہیں بلکہ پورا وصول کرنا اس کا حقیقی معنی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ توفی و موت مترادف نہیں۔

اب دوسری آیت دیکھئے اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا (پ۲۴ سورۃ زمر رکوع۲ آیت۴۲)۔

کہ اس آیت میں توفی کا فاعل اللہ اور مفعول نفس انسانی ہے اس کے باوجود توفی کا معنی موت نہیں۔ اور حین موتھا کی قید سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ توفی موت کے وقت ہوتی ہے عین موت نہیں ورنہ خود شئی کا اپنے لئے ظرف ہونا لازم آئے گا جو کہ جائز نہیں (ذ۔ ف

باقی ص۲۶ پر

نویں عالمی ختم نبوت کانفرنس

مقاصد اور اہداف

جامع مسجد برمنگھم میں علماء امت عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کریں گے

مفتی محمد جمیل خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت آج 14 اگست 1994ء برمنگھم کی جامع مسجد میں "نویں عالمی ختم نبوت کانفرنس" منعقد ہو رہی ہے۔ یہ کانفرنس اس سلسلہ کی کڑی ہے جس کا آغاز آج سے 9 سال قبل 1985ء میں ویمبلے ہال میں "پہلی ختم نبوت کانفرنس" کے نام سے اس وقت کیا گیا تھا جب پاکستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا اور ایسے قوانین نافذ کر دیے گئے جن کی بنا پر قادیانیوں کیلئے پاکستان کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور ان کو قادیانی بنانے اور پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کے قادیانی گروہ کے خواب چکنا چور ہو گئے۔ "حق غالب آگیا اور باطل مٹ گیا کیونکہ باطل مٹنے کیلئے ہے" ان قوانین کی خلاف ورزی اور بعض مسلمانوں کو قتل کرانے اور گمراہ کرنے کے راستے مسدود ہوئے تو قادیانی گروہ کیلئے اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں رہا کہ وہ پاکستان سے اپنا ہیڈ کوارٹر منتقل کر دے اس فیصلہ کی روشنی میں اس گروہ کو اپنے لئے سب سے محفوظ ملک برطانیہ ہی نظر آیا اور قادیانی گروہ نے اپنا مرکز لندن کے قریب ایک علاقہ کو بنا لیا اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے اس علاقے کا نام "اسلام آباد" رکھ دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کے مقاصد اور دستور میں یہ شق شامل تھی کہ قادیانی گروہ دنیا کے کسی بھی گوشے میں جھوٹے نبی کی نبوت کا پرچار کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرے گا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں اور متعلقین کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے اپنا فریضہ ادا کرے اور قادیانی جماعت کا تعاقب کر کے مسلمانوں کو گمراہی سے بچائے۔ جس دور میں قادیانیوں نے اپنا مرکز تبدیل کیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت پر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب جیسی ولی کامل ہستی متمکن تھی انہوں نے اپنے رفقاء کرام اور مجلس شوریٰ کے ممبران سے مشورہ کرنے کے بعد یہ طے کیا کہ فوری طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر قائم کیا جائے اور یورپ اور امریکہ اور دیگر افریقی ممالک میں جہاں جہاں قادیانیوں نے مراکز تبلیغ قائم کئے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سینٹر قائم کر کے قادیانیوں کے عقائد کے بارے میں مسلمانوں کو آگاہ کریں اس سلسلے میں جانشین مولانا بنوری، مولانا مفتی احمد الرحمان اور شیخ کامل مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی قیادت میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے یورپ کا دورہ کیا اور فوری طور پر فیصلہ ہوا کہ قادیانی گروہ نے یورپ کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے قادیان اور ربوہ کی طرح لندن میں بھی سالانہ اجتماع شروع کر دیا ہے اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو بھی قادیان اور ربوہ کی ختم نبوت کانفرنس کی طرح لندن میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنی چاہئے تاکہ مسلمان غلط فہمی کی بنا پر قادیانیوں کی کانفرنس میں شرکت نہ کریں۔ اس فیصلے کی روشنی میں انگلینڈ اور یورپ کی تمام دینی جماعتوں اور اسلامک سینٹروں کے تعاون سے 1985ء میں ویمبلے ہال میں پہلی انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مشترکہ طور پر تمام جماعتوں کے رہنماؤں اور پاکستان، ہندوستان، سعودی عرب، بنگلہ دیش، انگلینڈ، جرمن اور دیگر یورپی ممالک کے علمائے کرام نے شرکت کی اور عقیدہ ختم نبوت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے قادیانیوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور مسلمانان انگلینڈ کو خصوصاً قادیانیوں کی سرگرمیوں اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے طریقہ سے آگاہ کیا۔ اس کانفرنس کے بھرپور نتائج برآمد ہوئے اور انگلینڈ کے مختلف شہروں میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے کام شروع ہو گیا اور لندن کے علاقے اسٹاک ول گرین میں ایک گرجا خرید کر اس کو ختم نبوت سینٹر میں تبدیل کر دیا اور اس ختم نبوت سینٹر کو یورپ کیلئے مرکزی دفتر بنا دیا گیا اور حاجی عبدالرحمان یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی کو یورپ میں کام کرنے کا ذمہ دار بنایا گیا۔ الحمد للہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا یہ فیصلہ بہت دور رس ثابت ہوا اور انگلینڈ کے علاوہ کینیڈا، امریکہ، جرمنی، نائیجیریا، مالی اور دیگر افریقہ ممالک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا تعاقب شروع ہوا اور مسلمانوں میں عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلے میں بیداری شروع ہوئی۔ پاکستان کے علاوہ بہت سارے ممالک نے قادیانیوں کے عقائد سے آگاہ ہو کر اپنے اپنے ممالک میں ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے انگریزی لٹریچر طبع کرا کر ان تمام ممالک میں تقسیم کیا۔ پہلی کانفرنس کے بہترین نتائج کی روشنی میں فیصلہ کیا گیا کہ اس کانفرنس کو قادیانیوں کے سالانہ اجتماع کے ساتھ مرتبط کر دیا جائے اور جن تاریخوں میں قادیانی گروہ اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھی انٹرنیشنل کانفرنس کا انعقاد کرے اور ہر سال مختلف ممالک سے بڑے بڑے علماء کرام اور مشائخ عظام کو مدعو کیا جائے تاکہ یورپ اور امریکی و افریقی ممالک میں کام کا اندازہ اور رپورٹ ہر سال ملتی رہے اس طرح 1986ء میں دوسری، 1987ء میں تیسری، 1988ء میں چوتھی، 1989ء میں پانچویں، 1991ء میں چھٹی، 1992ء میں ساتویں، 1993ء میں آٹھویں منعقد ہوئی اور اس سال 14 اگست 1994ء کو برمنگھم کی جامع مسجد میں [illegible] ہو رہی ہے۔ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی [illegible] کانفرنس کی تیاری کیلئے تین ماہ قبل پورے انگلینڈ میں چھوٹی چھوٹی کانفرنس اور اجتماعات کا آغاز ہوا۔ پہلے مرحلے میں مولانا اللہ وسایا، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا صاحبزادہ طارق محمود، حاجی عبدالرحمان یعقوب باوا پر مشتمل علمائے کرام نے لندن، کارڈف، برسٹل، بریڈ فورڈ، مانچسٹر، بولٹن، بری، برمنگھم، بلیک برن، باٹلے، کوونٹری، راچڈیل، ٹربڈل، ساؤتھ [illegible]، سوئیڈن، اسٹرنگ، بٹرس، فیلڈ، لنکسن، لیڈز، لسٹر، اولڈہم، آکسفورڈ، شیفیلڈ، والسال، ایڈنبرا، گلاسگو، ریڈنگ، رگبی، نوٹنگھم، ہل، نیوکاسل، ڈیوزبری، بولٹن، لیورپول اور دیگر اہم مقامات کے دورے کئے اور مسجد مسجد جا کر مسلمانوں کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ دوسرے مرحلے میں امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد، امیر دوم مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مکہ مکرمہ کے استاد حدیث مولانا عبدالحفیظ مکی، جمعیت علماء اسلام کے قائم مقام امیر مولانا محمد اجمل خان، مولانا عبدالغفور قاسمی، دارالعلوم دیوبند کے استاد حدیث مولانا محمد ارشد مدنی، مولانا سعید احمد پالن پوری نے انگلینڈ کے بڑے بڑے شہروں میں ختم نبوت کانفرنسوں اور سیمیناروں سے خطاب کرکے وہاں کے علماء کرام، مشائخ عظام اور مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔

اس نویں کانفرنس کا آغاز صبح نو بجے تلاوت کلام پاک سے ہوگا۔ کانفرنس کی پہلی نشست کی صدارت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب، دوسری نشست کی صدارت دارالعلوم دیوبند کے استاد حدیث مولانا محمد ارشد مدنی اور تیسری نشست کی صدارت امیر دوم مولانا محمد یوسف لدھیانوی کریں گے۔ جبکہ تینوں نشست میں مہمانان خصوصی جمعیت علماء [illegible] کے قائم مقام امیر مولانا محمد اجمل خان، دارالعلوم دیوبند کے استاد حدیث مولانا سعید احمد پالن پوری، انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست مولانا ضیاء القاسمی، پنجاب کے سابق وزیر اوقاف قاری سعید الرحمان، پنجاب اسمبلی کے سابق رکن ممتاز عالم دین مولانا منظور احمد چنیوٹی، مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے استاد حدیث مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا سعید عنایت اللہ مدرس حرم مکہ، مولانا محمد مکی حجازی، انجمن سپاہ صحابہ کے صدر مولانا ضیاء الرحمان فاروقی، شیخ طریقت مولانا سید نفیس شاہ، ورلڈ اسلامک فورم کے سربراہ مولانا زاہد الراشدی ہوں گے جبکہ جمعیت علماء برطانیہ، مرکزی جمعیت علماء برطانیہ، انجمن سپاہ صحابہ برطانیہ، جمعیت علماء اسلام سمیع الحق گروپ برطانیہ، [illegible]، علماء آزاد جموں و کشمیر برطانیہ کے علماء کرام بھی اس کانفرنس سے خطاب کریں گے۔ اس کانفرنس کی خصوصیت اور اہم بات یہ ہے کہ تمام مذہبی اور دینی جماعتیں تمام مدارس دینیہ اور مساجد کے آئمہ اس کانفرنس کی تیاری میں بھرپور حصہ لیتے ہیں اور اس کو مشترکہ پلیٹ فارم کی حیثیت حاصل ہے جس میں تمام فرقے کے علماء کرام صرف اور صرف عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے کام کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ حسب سابق توقع ہے کہ اس سال بھی یہ کانفرنس بھرپور انداز میں کامیاب ہوگی اور اس سے یورپ میں قادیانی فتنہ کی روک تھام میں بڑی مدد ملے گی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا خواجہ خان محمد، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عزیز الرحمان، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا زاہد الراشدی، جمعیت علماء اسلام کے مولانا عبداللہ درخواستی و مولانا فضل الرحمان، مولانا محمد اجمل خان۔

حافظ حسین احمد سینیٹر، جمعیت علماء کرام سمیع الحق گروپ کے مولانا سمیع الحق، مولانا قاضی عبداللطیف، انجمن سپاہ صحابہ کے مولانا محمد اعظم طارق، قاری سعید الرحمان، حاجی محمد یوسف مجاہد، سنی مجلس عمل کے قائد مولانا مفتی محمد نعیم، سواد اعظم اہلسنت کے مولانا محمد اسفند یار خان، جمعیت علماء برطانیہ کے مولانا عبیدالرحمان، مولانا عبدالرشید ربانی، مفتی محمد اسلم دارالعلوم بری کے مولانا محمد یوسف متالا، جامعہ اسلامیہ نوٹنگھم کے مولانا محمد کمال، مرکزی جمعیت علماء برطانیہ کے مولانا اسعد اللہ قاسمی، مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا قاری محمد طیب، جمعیت علماء آزاد جموں و کشمیر کے قاری تصور الحق، جمعیت علماء اسلام برطانیہ کے حافظ حسین احمد وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مفتی محمد انور شاہ اور دیگر علماء کرام نے مسلمانان برطانیہ سے بھرپور اپیل کی کہ وہ نویں عالمی ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب بنا کر عقیدہ ختم نبوت سے اپنی وابستگی کا ثبوت فراہم کریں۔

عقیدہ ختم نبوت کیلئے کام کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا باعث ہے

امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد کا پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت نویں عالمی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد حسب سابق اس سال بھی 14 اگست کے مبارک دن برمنگھم کی جامع مسجد میں ہو رہا ہے جس میں یورپ بھر سے مسلمان اور علماء کرام و مشائخ شرکت کر کے آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی وابستگی اور محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کا عزم کریں گے کہ وہ اپنی زندگی کا مشن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کو بنائیں گے اور خود بھی جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت سے بیزاری کا اظہار کریں گے اور امت مسلمہ اور سادہ لوح مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ عقیدہ ختم نبوت تمام اسلام کی بنیاد ہے۔ اس عقیدہ کی اہمیت اور عظمت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے سو سے زائد آیات میں اشارۃً و کنایۃً وضاحت کے ساتھ اس عقیدہ کی وضاحت کر دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تین سو سے زائد احادیث مبارکہ جس میں کئی احادیث مبارکہ حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے اور صاف الفاظ میں اپنے اس عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت کرتے ہوئے اعلان فرمایا:

"میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد سلسلہ نبوت ختم ہو گیا۔ اب نہ کوئی نبی آئے اور نہ رسول۔ میرے بعد جو دعویٰ نبوت کرے تم اس کی بات کو ٹھکرا دو کیونکہ میں آخری نبی ہوں۔"

ان آیات قرآنی اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں فقہاء کرام نے تمام کتب فقہ میں تصریح کر دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور اس بات کا تصور بھی کرنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آ سکتا ہے، کفر کے مترادف ہے۔ بلکہ امام اعظم امام ابو حنیفہ کا مسلک ہے کہ "اگر کوئی شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت سے یہ دلیل بھی طلب کرے کہ اپنی نبوت کو سچا ثابت کرو، وہ کافر ہے۔" یہی وجہ ہے کہ نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک امت کا اجماع رہا ہے اور کسی بھی دور میں امت نے اس مسئلہ میں شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رکھی۔

خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں جب مسیلمہ کذاب نے سب سے پہلے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کا اعلان کیا اور باقاعدہ جنگ کر کے جھوٹے نبی اور اس کے لشکر کا قلع قمع کیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اس سنت کو امت نے ہمیشہ زندہ رکھا اور کسی بھی جھوٹے نبی کو اپنے درمیان برداشت نہیں کیا۔

انگریزی دور اقتدار میں انگریزوں کی حمایت و سرپرستی میں جب قادیان سے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا شوشہ چھوڑا گیا تو علماء کرام نے اتمام حجت کے بعد اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے جہاد کا علم بلند کیا اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، محدث العصر علامہ سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس فتنہ کی طرف سب سے پہلے توجہ کی۔ حضرت کشمیری نے امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو اس اہم جہاد کی قیادت سپرد کی اور پہلے مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے اور 1952ء سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے قادیانی فتنہ کذابیہ کے خلاف جدوجہد جاری ہے۔ 1974ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے سب سے اہم کامیابی حاصل ہوئی اور پاکستان کے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ پاکستان سے مایوس ہو کر قادیانیوں نے اپنا رخ دیگر ممالک کی طرف بڑھایا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کا تعاقب جاری رکھا اور الحمد للہ ہر محاذ پر اسلام کی حقانیت ثابت کی اور لاکھوں افراد کو اس فتنہ ارتداد سے محفوظ رکھا۔ تمام محاذوں پر اسلام کی حقانیت ثابت ہونے کے باوجود قادیانی گروہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی بھرپور کوشش میں مصروف عمل ہے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے وہ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ میں مبتلا کرتے ہیں۔ ان کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے نکال کر مرزا غلام احمد قادیانی کی غلامی میں جکڑ لیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اللہ تعالیٰ کے بھروسے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی سے قادیانیوں کے اس عزم کو ناکام بنانے کیلئے ملک ملک، شہر شہر، قریہ قریہ کوشاں ہے اور عالمی ختم نبوت کانفرنس اس کی اس جدوجہد کا ایک حصہ ہے۔ اس عظیم اور مبارک موقع پر مسلمانان عالم سے میری درخواست ہے کہ وہ خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اپنی نئی نسل کے ایمان کی حفاظت کیلئے کمربستہ ہو جائیں۔ عقیدہ ختم نبوت کی حقیقت کو سمجھ کر اس عقیدہ کو مضبوطی سے تھام لیں اور جہاں جہاں قادیانی گروہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس کی اس کوشش کو ناکام بنا دیں۔ کل قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں ہم سب نے حاضری دینی ہے اگر ہم نے اپنے اس فریضہ سے غفلت برتی اور ہماری کوتاہی سے ہمارے حلقے کا کوئی شخص قادیانی ہو گیا تو قیامت کے دن ہم سے اس سلسلے میں بازپرس ہوگی۔ کانفرنس میں بڑی تعداد میں شرکت کر کے آپ اس فریضہ سے سبکدوش نہیں ہو سکتے بلکہ عملی جدوجہد کر کے دنیا و آخرت میں آپ کامیاب ہو سکتے ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے کام کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تمام فتنوں سے محفوظ رکھے۔

(شیخ المشائخ خواجہ خان محمد امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

یورپی ممالک کے مسلمان عقیدہ ختم نبوت کو اپنا مشن بنالیں

دارالعلوم دیوبند کے استاد حدیث مولانا ارشد مدنی کا پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1901ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نامی شخص نے عقیدہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو علماء امت میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ علماء کرام نے اتمام حجت کے تمام مراحل طے کئے۔ تحریری اور زبانی ہر طرح سے یہ واضح کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کسی نبی کے آنے کی گنجائش نہیں۔ مدعی نبوت صرف کافر ہی نہیں واجب القتل بھی ہے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی علماء امت کے تمام دلائل اور اتمام حجت کے باوجود اپنے دعویٰ نبوت پر قائم رہا۔ قرآن مجید کی آیات اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت کے باوجود اپنے دعویٰ پر اصرار علماء کی سمجھ سے بالاتر تھا اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ شرعی حکم کے مطابق ایسے شخص اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جہاد کا اعلان کیا جائے۔ محدث العصر مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان جہاد کیا تو تمام علماء کرام نے تائید کی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں قادیان سے تحریک کی جدوجہد کا آغاز ہوا۔ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی جماعت جمعیت علماء ہند اور دارالعلوم کے علماء نے اس مشن میں بھرپور حصہ

گیا۔ قیام پاکستان کے بعد یہ فتنہ ایک حد تک پاکستان میں منتقل ہو گیا اور قادیان میں یہ کام بالکل ہی ختم ہو گیا۔ گزشتہ چند سالوں سے جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں اور جدوجہد سے پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور 1983ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت ان کی سرگرمیوں پر پابندی عائد ہوگئی تو قادیانیوں نے دوبارہ ہندوستان کا رخ کیا اور پھر اپنی سرگرمیوں کو تیز کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی کوششوں سے ہندوستان میں بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قائم ہوئی اور دارالعلوم دیوبند نے بھی اس سلسلے میں اپنا ایک شعبہ ختم نبوت کے نام سے قائم کیا۔ الحمد للہ مشترکہ جدوجہد کے نتیجے میں قادیانیت کی طرف سے قادیان میں دوبارہ مرکز قائم کرنے کی کوشش کو ناکام بنا دیا گیا جس پر ہندوستان کے علماء کرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممنون ہیں۔ پاکستان اور ہندوستان میں قادیانیت کا دروازہ بند ہونے کے بعد ضرورت ہے کہ یورپ، امریکہ، افریقہ، وسطی ایشیا کی ریاستوں کے مسلمانوں کو اس فتنہ ارتداد سے بچانے کیلئے بھرپور جدوجہد کی جائے۔ نویں عالمی ختم نبوت کانفرنس سے توقع ہے کہ یورپ اور دیگر ممالک میں کام کو مزید تیز کرنے کے مواقع فراہم ہوں گے اس لئے تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اس کانفرنس کو بھرپور کامیاب بنائیں اور عقیدہ ختم نبوت کے کام کو اپنی زندگی کا مشن بنالیں۔

(مولانا محمد ارشد مدنی، استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند ..... بھارت)

تمام وسائل بروئے کار لاکر قادیانیت کی روک تھام کی جائے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی امیر دوم کا پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا حدیث شریف کی مشہور و مستند کتاب ابو داؤد شریف میں ایک قول نقل کیا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کسی موقع یا محفل میں خاتم الانبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لمحہ کے لئے شریک ہونا بعد والوں کے تمام اعمال و افعال سے افضل ہے اگرچہ ان کو عمر نوح عطا کر دی جائے۔ کیونکہ ان کو نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت حاصل ہے۔ آپ کے دیدار کا شرف حاصل ہوا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ افضل ہیں یا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس گھوڑے پر حضرت امیر معاویہ کاتب وحی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد فرمایا اس گھوڑے کے منہ پر جو غبار لگا اس کو بھی بعد والوں کے تمام افراد پر فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ ان کو نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ کی صحبت اور معیت حاصل تھی۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت۔ یہ نسبت اتنی عظیم ہے کہ اس کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد افضل ترین افراد کی حیثیت حاصل ہوئی۔ اسی طرح جو لوگ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرتے ہیں ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خاص نسبت حاصل ہو جاتی ہے جس کی بناء پر ایسے افراد امت کے دوسرے افراد سے ممتاز اور برتر حیثیت حاصل کر لیتے ہیں۔ اس لئے اگر امت مسلمہ کے افراد امت میں کوئی خصوصیت اور امتیاز حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہئے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔ اور اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ایک مشترکہ پلیٹ فارم اور ادارہ ہے اور ادارہ میں کام کرنے سے برکت ہوتی ہے یہ شبہ کیا جاسکتا ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کو جس انداز میں کام کرنا چاہئے تھا ویسے کام نہیں ہو رہا اس سلسلے میں ہمارے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ فرمایا کرتے تھے ٹھیک ہے جس بڑے انداز سے قادیانی گروہ کام کر رہا ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس وسیع انداز سے کام نہیں کر رہا لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قادیانیوں کے خلاف جو کچھ کام ہوا ہے تو صرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے ہوا ہے پھر مجلس تحفظ ختم نبوت کسی کی جاگیر نہیں ہر مسلمان کا ادارہ ہے جو مسلمان بھی ختم نبوت کے لئے کام کریں گے وہ مجلس تحفظ ختم نبوت ہیں اس لئے تمام مسلمانوں کو اس کام میں بھرپور حصہ لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی
امیر دوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلم ممالک کے مسلمان مشترکہ جدوجہد کریں

مولانا عبدالحفیظ مکی اور مولانا سعید احمد عنایت اللہ مکہ مکرمہ کا پیغام

1983ء میں جب انگلستان میں قادیانیوں نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کیلئے سرگرمیوں کا آغاز کیا تو برطانیہ کے علماء کرام کو تشویش ہوئی اور انہوں نے ضرورت محسوس کی کہ انگلستان میں بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے طرز پر کام کیا جائے اس سلسلے میں انہوں نے جہاں پاکستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا خواجہ خان محمد، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا مفتی احمد الرحمان صاحب سے رابطہ قائم کیا وہاں ہندوستان میں دارالعلوم دیوبند سے وہیں مکہ مکرمہ میں مدرسہ صولتیہ کے علماء کرام سے بھی رابطہ قائم کیا کیونکہ ان تینوں ممالک میں بھی دینی تحریکات کیلئے یہی مراکز ہیں۔ بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی کوششوں اور دیگر جماعتوں کے تعاون سے انگلستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر قائم کر کے مشترکہ جدوجہد کا آغاز کیا گیا اور اس سلسلے میں 1985ء میں وہ پہلے ہال میں پہلی انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کے دوررس نتائج برآمد ہوئے اور یورپی ممالک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے تعاقب کا آغاز ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مشترکہ پلیٹ فارم سے جس طرح پاکستان کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے مشترکہ جدوجہد کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوا کر مسلمانوں کو اس فتنہ سے آگاہ کیا تھا۔ اسی طرح یورپ میں بھی مشترکہ جدوجہد کی ضرورت تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جس مشترکہ جدوجہد کا آغاز یورپ میں 1985ء سے شروع کیا تھا الحمد للہ اس سلسلے کی یہ نویں عالمی ختم نبوت کانفرنس ہے۔ آج دنیا میں ذرائع ابلاغ اور ڈش انٹینا کے ذریعے جس طرح تمام وسائل کو بروئے کار لاکر قادیانی گروہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہے اور بوسنیا، ماسکو، وسطی ایشیا کی ریاستوں کے سادہ لوح اور لاعلم مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا جو سلسلہ قادیانیوں نے شروع کیا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسلمان حضورؐ کی ختم نبوت کے تحفظ کیلئے ہمہ وقت کوشاں ہو جائے۔ مسلمان اپنے تمام وسائل اور ذرائع اختیار کریں۔ مسلم حکومتیں اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے حکومتی سطح پر کام کریں اور تمام ممالک اسلامیہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کریں۔ تمام ممالک اسلامیہ کے سفارت خانے تبلیغی انداز میں قادیانیوں کے پروپیگنڈوں کا جواب دیں تب امید ہے کہ اس فتنہ کی سرکوبی ممکن ہو سکے بصورت دیگر اگر ان ممالک کے مسلمانوں کو قادیانیوں نے اپنا بنا لیا تو قیامت کے دن ہم جوابدہ ہوں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نویں ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانان عالم کو قادیانیوں کے اس پہلو پر غور کرنا چاہئے اور مشترکہ طور پر جدوجہد کا طریقہ اپنا کر ہی ہم اس فتنہ کا راستہ روک سکیں گے۔

(مولانا عبدالحفیظ مکی ..... استاذ حدیث مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ، مولانا سعید عنایت اللہ، استاذ حدیث مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ سعودی عرب)

جھوٹے نبی کے خلاف جہاد سے حضرت صدیق اکبرؓ کی نسبت حاصل ہوتی ہے

جمعیت علمائے اسلام کے قائم مقام امیر مولانا محمد اجمل خان کا پیغام

عقیدہ ختم نبوت کے لئے کام کرنا بہت بڑی سعادت اور خوش قسمتی کی بات ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے دعویٰ نبوت کے بعد سے لیکر اب تک انہوں نے بھرپور جدوجہد کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کے عقیدہ کیلئے انہوں نے جو قربانیاں دیں ہیں تاریخ میں اس کی مثال بہت کم نظر آتی ہے۔ انگریز حکومت کے ظالمانہ دور میں جدوجہد آزادی کے ساتھ جھوٹی نبوت کے خلاف جدوجہد کرنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا وہ شعار ہے جس پر امت ہمیشہ فخر کرتی رہے گی۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ بخاری' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا ابو الحسنات' مولانا مفتی محمود' مولانا سید محمد یوسف بنوری' مولانا مفتی احمد الرحمان اور دیگر علماء کرام نے اپنی زندگی اس مشن کیلئے قربان کر دی اور آخر کار مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے زمانہ میں حکومت پاکستان کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ تسلیم کرنا پڑا اور پاکستان کی قومی اسمبلی نے ایک قرارداد کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس مشن میں جمعیت علماء اسلام کے اکابر مولانا عبداللہ درخواستی' مولانا مفتی محمود' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک اور تمام کارکن ہر وقت شریک رہے۔ قومی اسمبلی کی قرارداد اور 1983ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے بعد قادیانیوں نے جب یورپ امریکی اور افریقی ممالک کو اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بنایا تو مولانا خواجہ خان محمد' مولانا مفتی احمد الرحمان' مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی قیادت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیت کا تعاقب شروع کیا۔ نویں عالمی ختم نبوت کانفرنس اس تعاقب کا ایک حصہ ہے اور اس کی کامیابی کے لئے جدوجہد کرنا اور مسلمانوں کو ارتداد کے فتنے سے محفوظ رکھنا تمام مسلمانوں کا مشترکہ فریضہ ہے۔ اس لئے میری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور کارکنوں سے خصوصاً اور تمام مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں اور کارکنوں سے عموماً یہ درخواست ہے کہ اگر قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے طلبگار ہیں تو وہ جماعتی مفادات سے بالاتر ہو کر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے بھرپور جدوجہد کریں اور اس کام کو زندگی کا مشن بنا ہیں۔ نویں عالمی ختم نبوت میں شرکت کر کے اس کو کامیاب بنائیں اور کانفرنس کے بعد اپنے اپنے علاقوں میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھیں۔ اپنی اور اپنی نسل کے ایمان کی حفاظت کریں۔

(مولانا محمد اجمل خان..... قائم مقام امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان)

OO

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات قابل قدر ہیں

سینیٹر مولانا سمیع الحق، جنرل سیکریٹری جمعیت علمائے اسلام

امت مسلمہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بنایا۔ یہ اتنا بڑا شرف اور اعزاز ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ مجھے اس امت میں سے فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا۔ اس اعزاز اور شرف کی وجہ سے امت محمدیہ کو بڑے بڑے انعامات عطا کئے گئے۔ اس امت کو تکمیل شریعت اور تکمیل دین اور پسندیدہ دین کی بشارت دی گئی۔ اس امت کو سابقہ امت پر گواہ بنایا گیا۔ تمام امتوں پر اس امت کو فضیلت دی گئی۔ صرف اس بنا پر کہ اس کو حضور ختمی المرتبت جیسی ہستی عطا کی گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف بری کے بعد مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اعلان جہاد کر کے واضح کر دیا کہ جھوٹے نبی اور اس کے پیروکار کیلئے صرف یہی حکم ہے کہ ان کو ملت اسلامیہ کے جسد سے جدا کر کے ان کے خلاف جہاد کیا جائے۔ فقہاء کرام نے تصریح کی ہے کہ دیگر کفار سے معاہدہ کیا جا سکتا ہے لیکن مدعیٔ نبوت اور اس کے پیروکاروں سے معاہدہ نہیں کیا جاسکتا۔ صرف ان کیلئے دو راستے ہیں۔ یا تو توبہ کرلیں یا مسلمانوں کا لشکر ان کا قلع قمع کر دے۔ 1901ء میں جب مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو علماء کرام نے اس کے سامنے یہی دونوں راستے رکھے۔ جھوٹے دعویٰ نبوت سے دستبردار ہو کر توبہ کا اعلان کرو اور خاتم النبیینؐ کے دامن میں پناہ لو ورنہ علماء کرام جہاد کا اعلان کریں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے توبہ نہ کی۔ اتمام حجت قائم ہوا اور آخر کار علماء کرام نے جہاد کا آغاز کیا جو آج تک جاری ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور اکابرین اور کارکن خراج تحسین کے مستحق ہیں کہ تمام تر صعوبتوں اور تکالیف کے باوجود ان علماء کرام نے عقیدۂ ختم نبوت کا جھنڈا بلند کر رکھا ہے اور دنیا کے جس گوشے میں بھی قادیانی یا ان کی جماعت کے افراد عقیدۂ ختم نبوت پر شب خون مارنے کی کوشش کرتے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام ان کے سامنے سینہ سپر ہو جاتے ہیں اور ان کے عزائم کو ناکام بنا دیتے ہیں۔ پاکستان' مالی' افریقہ' نائیجیریا اور انگلینڈ کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوششوں کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے ناکام بنایا۔ 50 سے زائد اسلامی ممالک میں قادیانیوں کو آئینی اور قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دلوا دیا۔ نویں عالمی ختم نبوت کانفرنس اس جماعت کی کوششوں کا ایک حصہ اور یورپ کے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ ہے۔ جمعیت علماء اسلام اور تمام مذہبی جماعتوں کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس مشن کو کامیاب بنانے کیلئے ہر ممکن کردار ادا کرنا چاہئے۔

(مولانا سمیع الحق سینیٹر' جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام سمیع الحق گروپ)

OO

عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی اور اہم عقیدہ

مولانا محمد علی

قرآن مجید کی چند ایک آیات پیش خدمت ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر دلالت کرتی ہیں سب سے پہلی آیت..... ترجمہ نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام انبیاء کو ختم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم جاننے والا ہے۔

مطلب۔ اس آیت شریفہ کا یہ ہے کہ آفتاب نبوت طلوع ہونے سے پہلے تمام عرب جن تباہ کن رسومات بد میں مبتلا تھے ان میں ایک رسم یہ بھی تھی کہ اپنے منہ بولے بیٹے کو تمام احکام و احوال میں حقیقی اور نسبتی بیٹا سمجھتے تھے اور جس کو منہ بولا بیٹا بناتے تھے اس کو اسی کے نام سے موسوم کرتے تھے اور مرنے کے بعد شریک وارث بھی کرتے رشتہ ناطے کے تمام احکام میں حقیقی بیٹا جس طرح شریک ہوتا اسی طرح منہ بولے بیٹے کو شریک کرتے حتیٰ کہ جس طرح نسبی بیٹے کے انتقال کے بعد یا طلاق کے بعد باپ کے لئے بیٹے کی بیوی سے نکاح حرام اسی طرح منہ بولے بیٹے کی بیوی سے اس کے مرنے کے بعد یا طلاق دینے کے بعد نکاح حرام سمجھا جاتا تھا اللہ رب العزت نے اسی قبیح رسم کو بھی نبی کریمؐ کے ذریعہ ختم کرانا تھی اور لوگوں کی اصلاح بھی کرنا تھی۔ وہ اس طرح ہوئی کہ نبی کریمؐ نے حضرت زید بن حارثؓ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا آزاد کرنے کے بعد تو تمام لوگ حضرت زید کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کے نام سے عرب کے رسم و رواج کے مطابق موسوم کرتے تھے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایک آیت نازل فرمائی جس میں حکم دیا کہ ہر ایک کو ان کے باپ کے نام سے پکارا کرو۔

ترجمہ..... اور اللہ تعالیٰ نے نہیں کیا تمہارے لئے پالکوں کو تمہارے بیٹے یہ بات تمہارے اپنے منہ کی ہے۔ (کہ تم نے خود بنا لیا) اور اللہ فرماتے ہیں ٹھیک بات اور وہی راستہ سمجھاتا ہے پکارو منہ بولے بیٹے کو ان

کے باپ کے نام کے ساتھ ہی پورا اتصاف ہے۔ اس آیت کے نازل ہوتے ہی صحابہ کرامؓ نے حضرت زیدؓ کو زید بن حارثہ کے نام سے پکارنا شروع کر دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے پوری طرح اس رسم کو ختم کرنا تھا وہ اس طرح کے حضرت زیدؓ کی شادی حضرت زینبؓ ۔ ۔ ۔ جس کی نا چاقی کی بنا پر نبھاؤ نہ ہو سکا تو حضرت زیدؓ نے طلاق دے دی تو خداوند قدوس کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ سے نکاح کر لیا اور ادھر جیسا کے عرب میں رواج تھا اس کے خلاف ہوا تو شور برپا ہوا کہ اس نبی کو دیکھئے جس نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ جب زیادہ شور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تم کہتے ہو کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا حالانکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن آپ اللہ کے رسول اور آخر الانبیاء ہیں۔ اس آیت میں بتلا دیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے نسبی باپ نہیں جب کسی کے نبی باپ نہیں تو حضرت زید آپ کا نسبی بیٹا نہ ہوا کیونکہ حضرت زید کے باپ تو حضرت حارثہ ہیں اس لئے جو حضرت زینبؓ سے نکاح کیا درست کیا اور رجال لغت عربی میں بالغ مرد کو بولا جاتا ہے اور بچے کے لئے صبی کا لفظ استعمال کیا ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمائے تھے وہ تمام بلوغت انتقال فرما گئے تھے اور یہ بات بھی کہی جا سکتی ہے

کہ نزول آیت کے موقع پر آپ کے کوئی فرزند موجود نہ ہو اب آگے "ولکن" کہہ کر خاموش فرمایا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور عرب کی لغت میں "ولکن" اس وقت لایا جاتا ہے جب پہلے کلام میں کوئی شبہ ہو اس کو دور کرنے کے لئے "ولکن" لایا جاتا ہے یہاں اس لئے لایا گیا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبوت ثابت نہیں ہوئی تو شفقت پدری جو لازم ابوت ہے وہ بھی آپ میں موجود نہیں حالانکہ ایک نبی اپنی امت پر بہ اعانت درجہ شفیق ہونا ضروری ہے۔

ایک اور حدیث

میں جو بخاری شریف اور مسلم شریف میں درج ہے۔

ترجمہ .... حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمدؐ ہوں میں احمد ہوں ماحی ہوں (جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا) میں حاشر ہوں (یعنی میرے بعد حشر ہو گا) میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نہ ہو تو اس حدیث میں واضح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عاقب ہوں تو آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اب آپ کے بعد قیامت تو ہے نیا کوئی نبی نہیں۔

ایک اور حدیث ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بخاری شریف اور مسلم شریف میں درج ہے اس کے راوی بھی حضرت ابوہریرہؓ ہیں۔ ترجمہ ..... حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں نبی کریمؐ نے فرمایا کہ قیامت

اس وقت قائم نہیں ہوگی جب تک دو جماعتوں میں عظیم جنگ نہ ہو جائے حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم 30 دجال کذاب اس دنیا میں نہ آ نکلیں جن سے ہر ایک یہ کہتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس کے ساتھ مسلم شریف کی حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قیامت کی نشانی بتائی کہ دو بڑی جماعتوں میں جنگ ہوگی دونوں کا دعویٰ ایک ہو گا اور قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم 30 دجال کذاب کو نہ دیکھو جو اس بات کا اعلان کرتے ہوں گے کہ ہم اللہ کے نبی ہیں اور اس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح اعلان فرمایا کہ میں آخری نبی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور یہ بات سچ ہوئی کہ آپ کے بعد بعض حضرات نے جھوٹی نبوت کا اعلان کیا مگر امت مسلمہ نے متفقہ طور پر اس کو جھوٹا سمجھا اور اس کا مقابلہ کیا اور آج تک کر رہے ہیں چاہے وہ مسیلمہ کذاب ہو یا اسود عنسی یا مرزا غلام احمد قادیانی جب تک دنیا قائم ہے نبی کریمؐ کی امت میں جو بھی جھوٹا مدعی نبوت آئے گا اس کا مقابلہ کرے گی انشاء اللہ۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ــــ خدمات و کارکردگی

مولانا اللہ وسایا

عالمی مجلس تحفظ نبوت کی کارکردگی اور خدمات کا ظاہری نگاہوں سے جائزہ لیں تو اس کا آغاز اس وقت ہوا جب مرزا غلام احمد قادیانی نامی شخص نے مسیح موعود اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اگر بادی النظر اور باطنی نگاہوں سے ہم دیکھیں تو اس کا تعلق اور آغاز خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس جہاد سے ہے جو انہوں نے نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف کیا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت اگرچہ مختصر رہی لیکن آپ کی خلافت کا تمام عرصہ اگر ایک طرف فتنوں سے بھرا ہوا تھا تو دوسری طرف آپ کی اولوالعزمی اور مجاہدانہ کردار کی وجہ سے اسلام اور اس کی تعلیمات کو وہ استحکام حاصل ہوا جس کے اثرات قیامت تک محفوظ رہیں گے اس اعتبار سے اگر ہم دیکھیں تو خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس امت کے سب سے بڑے محسن ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد فتنہ ارتداد، فتنہ مانعین زکوٰۃ کے ساتھ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جس سب سے بڑے فتنے کا سامنا کرنا پڑا وہ جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا فتنہ تھا۔ اس نے اعلان کیا کہ "محمد کے بعد مجھے نبوت عطا کی گئی ہے اس لئے محمد کے بعد میری اطاعت کرو۔" ایک طرف اس کا یہ جھوٹا دعویٰ، دوسری طرف سیدنا صدیق اکبرؓ کے سامنے آپ کے محبوب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کہ "اگر میرے بعد کوئی دعویٰ نبوت کرے تو اس سے کسی قسم کی مصالحت نہ کرنا بلکہ اس کو مردود کر دو۔" خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تمام مصلحتوں اور حالات کے تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر اعلان کیا کہ "جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کیلئے جہاد کا حکم ہے۔" اس وقت صورتحال بہت مخدوش تھی۔ اکثر نوجوان اور جنگجو صحابہ کرامؓ مختلف لشکروں میں مصروف عمل تھے۔ مدینہ منورہ میں زیادہ تر علماء اور حفاظ اور قراء اور ماہرین تعلیم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے ان تمام کو تیار کر کے مسیلمہ کذاب اور اس کے لشکر کی سرکوبی کیلئے روانہ فرمایا اور اسلام کی یہ سب سے معرکۃ الآراء لڑائی ہے جس میں 600 سے زائد علماء اور حفاظ صحابہ کرامؓ شہید ہوئے۔ لیکن امت کیلئے سنت جاری ہو گئی کہ جب بھی کوئی شخص امت محمدیہؐ سے دعویٰ نبوت کرے اس کے خلاف مسلمانوں کیلئے جہاد کرنا ضروری اور فرض ہے۔ تاریخ اسلام کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں ہمیں یہی ملتا ہے کہ جب بھی کسی نے دعویٰ نبوت کیا مسلمانوں نے ایسے شخص کو کیفر کردار تک پہنچا دیا۔ اس اصول کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی نامی شخص نے (جو 1839ء یا 1840ء میں قادیان ضلع گورداسپور میں پیدا ہوا) 1889ء میں پہلے مجدد، پھر 1891ء میں مسیح موعود اور آخر کار 1901ء میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو سب سے پہلے علماء لدھیانہ نے اس سے بات چیت کے بعد اتمام حجت کر کے اس کے کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ بعد ازاں علماء لدھیانہ کے استفسار پر اس وقت کے سب سے بڑے فقیہ اور مفتی (جن کو اس زمانے کے امام ابو حنیفہؒ کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا) نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات کو دیکھ کر فتویٰ دیا کہ۔ "یہ شخص مدعی نبوت ہونے کی بناء پر کافر اور واجب القتل ہے اور ایسے شخص اور اس کی جماعت کے خلاف مسلمانوں کو جہاد کرنا چاہئے۔"

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے فتویٰ کے بعد اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہ گئی تھی اس لئے تمام علماء کرام نے اس فتویٰ کی تائید کی۔ محدث العصر مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبند میں تمام علماء کرام کو جمع کیا اور ان کے سامنے مسئلہ کی اہمیت بیان کی اور اس ضرورت کا اظہار کیا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور اگر فوری طور پر تمام محاذوں پر اس سلسلے میں کام نہ کیا گیا تو کل قیامت کے دن ہم نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے؟ یہ صرف عقیدہ کا ہی مسئلہ نہیں بلکہ دینی حمیت اور غیرت کا بھی مسئلہ ہے۔ حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس دردمندانہ انداز میں مسئلہ کی اہمیت اجاگر کی کہ تمام علماء کرام آبدیدہ ہو گئے اور عہد کیا کہ جیسا حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ حکم دیں گے، علماء کرام اس کی تعمیل کو اپنے لئے سعادت سمجھیں گے۔ حضرت انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے علماء کرام سے مشورہ کے بعد فیصلہ کیا کہ اس جہاد کیلئے امیر مقرر کر کے اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے چنانچہ تمام علماء کرام کی رائے تھی کہ محدث العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے کام کا آغاز کیا جائے لیکن حضرت کشمیریؒ نے فرمایا کہ میں ضعیف ہو چکا ہوں، صحت بھی خراب ہے۔ یہ کام جلد ہونے والا نہیں۔ طویل جدوجہد کی ضرورت ہے اس لئے کسی نوجوان مجاہد کو اس کام کیلئے مقرر کرتے ہیں۔ پھر آپ نے خود ہی مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ (جو بعد میں امیر شریعت کے لقب سے مشہور ہوئے) کو

اس تحریک اور مشن کا قائد مقرر کرکے خود بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور تمام علماء کرام سے بھی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے روک تھام کیلئے کرنے کے عہد پر بیعت کرائی۔ اس طرح ختم نبوت کے کام کا آغاز ہوا۔ اس وقت انگریزوں کا زمانہ تھا۔ مجلس احرار اسلام انگریزوں کے خلاف جہاد آزادی کے جنگ لڑنے میں پیش پیش تھی۔ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اس جماعت کے روح رواں تھے۔ انہوں نے مجلس احرار اسلام کا مذہبی شعبہ قائم کرکے عقیدۂ ختم نبوت کیلئے کام شروع کر دیا۔ پورے برصغیر میں قادیانیت اور مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کے خلاف تبلیغی سرگرمیوں کا جال پھیلایا۔ قادیان میں جاکر جلسہ کیا اور عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی سے مناظرے ہوئے۔ مباہلوں کا چیلنج دیا گیا۔ آپ کے ساتھ قاضی احسان احمد شجاع آبادی، قاضی ثناء اللہ امرتسری، شیخ حسام الدین، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر، پیر مہر علی شاہ اور دیگر بڑے بڑے علماء کرام اس مشن میں شانہ بشانہ شریک قافلہ تھے۔ بدقسمتی سے انگریزی دور اقتدار تھا اور قادیانیت کو اس کی پشت پناہی حاصل تھی اس لئے قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کیلئے جینا دوبھر ہوگیا۔ جیل، سزائیں، مقدمات اور جلاوطنی کے دروازے ان پر کھل گئے لیکن ان تمام سزاؤں کے باوجود قافلۂ ختم نبوت کا راستہ نہ روکا جا سکا۔ مسلمانوں میں بیداری کی لہر دوڑتی رہی اور مسلمانان برصغیر قادیانیت کے فریب سے آگاہ ہوتے رہے۔ علامہ اقبال مرحوم، مولانا محمد علی، مولانا ظفر علی خان اور دیگر بڑے بڑے رہنمایان ملت نے مجلس احرار اسلام کے تحت اس جدوجہد کو وقت کی ضرورت قرار دیا لیکن تمام تر کوششوں اور عدالتی فیصلوں کے باوجود انگریز حکومت نے اس سلسلے میں مجلس احرار اسلام کے مطالبے کو کوئی وقعت نہیں دی اور قادیانیت کا مسئلہ جوں کا توں رہا آخر کار مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کامیاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے پاکستان کی شکل میں مسلمانوں کو ایک ملک عطا کیا۔ پاکستان اسلام کے نام پر تحریک چلا کر حاصل کیا گیا تھا اس لئے عام تاثر یہ تھا کہ قیام پاکستان کے بعد مسلمانوں کے قوانین پر عملدرآمد ہوگا۔ پاکستان میں اسلام کا بول بالا ہوگا لیکن بدقسمتی سے قائداعظمؒ اور قائد ملت کی فوری وفات کی بناء پر ملک کا نظام حکومت ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں آگیا جو انگریزوں کے پروردہ تھے اس لئے پاکستان میں نظام حکومت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ انگریزی دور اقتدار کے قوانین نافذ رہے۔ ایک سرکردہ قادیانی کو وزارت خارجہ کے منصب پر فائز کر دیا گیا۔ سر ظفر اللہ نے وزارت خارجہ کو قادیانی جماعت کے دفتر میں تبدیل کر دیا اور اس کوشش میں مصروف ہوگئے کہ پاکستان یا پاکستان کے کسی حصہ کو قادیانی اسٹیٹ میں تبدیل کر دیا جائے۔ ربوہ کو قادیانی جماعت کیلئے مخصوص کرایا۔ مجلس احرار اسلام چونکہ سیاسی جماعت تھی اور سیاسی جماعتوں پر ایبڈو لگ گیا تھا اس لئے کوئی جدوجہد اس پلیٹ فارم سے جاری رکھنا مشکل تھا۔ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد جالندھری، مولانا محمد حیات، مولانا لال حسین اختر، شیخ حسام الدین اور دیگر علماء کرام نے اس بات کو شدت سے

محسوس کیا کہ ختم نبوت تحریک کو ایک ایسے پلیٹ فارم سے جاری رکھا جائے جو تمام مسلمانوں کے لئے مشترکہ پلیٹ فارم ہو۔ سیاسی اختلافات کی بناء پر مسلمان اس تحریک سے الگ نہ رہیں طویل مشوروں کے بعد مجلس احرار اسلام کو صرف سیاسی پلیٹ فارم تک محدود کر دیا گیا اور ختم نبوت کے کام کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے 1949ء میں ایک جماعت کا قیام عمل میں آیا جس کے پہلے سربراہ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری مقرر ہوئے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر قادیانیوں کے بارے میں مجلس کے مطالبات پورے کرے اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کی فہرست میں شامل کرے

حکومت نے قادیانیوں کی پشت پناہی شروع کر دی جس سے قادیانیوں نے اپنی سرگرمیوں کو مزید تیز کر دیا ان کے وہ ارکان جو حکومت میں شامل تھے وہ قادیانیت کے مبلغ بن گئے۔ سر ظفر اللہ خان اور دیگر افسران نے پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی مہم شروع کی۔ یہ صورتحال علماء کرام کے لئے تشویش کا باعث تھی اس لئے مجلس تحفظ نبوت نے بھی اپنی تحریک کو تیز کر دیا۔

1952ء دسمبر کے مہینہ میں قادیانیوں کا ربوہ میں سالانہ جلسہ ہوا جس میں اس وقت کے خلیفہ مرزا محمود نے اعلان کیا کہ "52ء گزرنے نہ دو کہ دشمن تمہاری جھولی میں آگرے اور کم از کم بلوچستان احمدی صوبہ بناؤ کیونکہ بلوچستان کی آبادی کم تھی اس کا خیال تھا کہ کم آبادی والے صوبے پر قبضہ جمانا آسان ہوگا۔ 31 دسمبر کو چنیوٹ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا جلسہ شروع ہوا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے رات بارہ بجے اعلان کیا کہ 52ء گزر گیا۔ مرزا محمود کی پیش گوئی غلط ثابت ہوئی۔ بعدازاں سر ظفر اللہ نے کراچی میں جلسہ کرنا چاہا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے جلسہ ختم کرنے کا عزم کیا اس طرح تحریک کا آغاز ہوا پورے ملک میں مظاہرے ہوئے لاہور میں پولیس اور فوج نے گولی چلادی اور مارشل لاء لگ گیا۔ اس تحریک میں دس ہزار سے زائد مسلمان شہید ہوئے۔ لیکن پھر بھی مسئلہ حل نہ ہوا۔ آخر کار تحریک دب گئی۔ لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ آخر کار 74ء میں قادیانیوں کے ایک گروپ نے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر کالج کے طلباء پر اس لئے حملہ کر دیا کہ انہوں نے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے تھے۔ زخمی حالت میں جب طلباء فیصل آباد اسٹیشن پہنچے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے ان کو فوراً اسپتال پہنچایا اور اعلان کیا کہ ان طلباء کی قربانیوں سے تحریک کا آغاز ہوگیا۔ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے پہلے مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس اور بعد ازاں تمام سیاسی اور دینی جماعتوں کا اجلاس طلب کیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ جماعتوں پر مشتمل ایک مجلس عمل تشکیل دے کر اس تحریک کو اس پلیٹ فارم سے چلایا جائے اس اتحاد کا نام مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تجویز ہوا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے پورے ملک میں احتجاج کا سلسلہ شروع کیا۔ پرامن ہڑتالیں ہوئیں جلوس نکالے گئے۔ مولانا مفتی محمود قائد حزب اختلاف اور دیگر اراکین حزب اختلاف کی طرف سے اسمبلی میں تحریک پیش ہوئی۔ آخر کار دونوں محاذوں پر جدوجہد کو اللہ تعالیٰ نے کامیابی سے ہمکنار فرمایا۔ اور 7 ستمبر 74ء کو پاکستان کی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا بل منظور کرکے عالمی مجلس ختم نبوت کا بہت پرانا مطالبہ پورا کر دیا۔ اس قرارداد کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی تحریک کو حسب سابق جاری رکھا کیونکہ ابھی تک قادیانیوں نے اس ترمیم کو قبول نہیں کیا تھا اور وہ بدستور مسلمانوں کی طرح عبادت گاہیں قائم کر رہے ہیں۔ تبلیغی سرگرمیاں جاری تھیں۔ 1982ء میں مولانا خواجہ خان محمد صاحب مولانا مفتی احمد الرحمنؒ اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی ایک تحریک کے نتیجے میں مرحوم جنرل ضیاء الحق امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا۔ جس میں واضح کر دیا گیا کہ قادیانی شعائر اسلام استعمال نہیں کر سکتے۔ اس آرڈیننس کے بعد قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا طاہر نے لندن کی طرف ہجرت کی اور اپنا ہیڈکوارٹر ربوہ سے تبدیل کرکے لندن منتقل کر دیا۔ اور یورپ افریقہ اور امریکہ وغیرہ میں قادیانیت کے فروغ کا کام شروع کر دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی اپنا دائرہ کار پاکستان سے بڑھا کر یورپ اور افریقہ وغیرہ کی طرف کیا اور مجلس تحفظ ختم نبوت کو عالمی مجلس پر متعارف کرایا۔ لندن میں دفتر قائم کیا اور ہر ملک میں قادیانیوں کا تعاقب شروع کیا۔ لندن میں انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کا آغاز کیا تاکہ قادیانیوں کے سالانہ جلسے کے اثرات کو کم کیا جاسکے۔

1974ء کی ترمیم اور 1982ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو قادیانیوں نے تسلیم نہیں کیا اور ان ترامیم کو عدالت میں چیلنج کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے عدالت عالیہ میں بھرپور دفاع کیا اور تمام مقدمات میں فتح حاصل کی۔ 1981ء سے لے کر 1993ء تک ہائی کورٹ کے چھ فیصلے سپریم کورٹ کے دو فیصلے وفاقی شرعی عدالت کے دو فیصلے سپریم کورٹ اپیل بنچ کا ایک فیصلہ عالمی مجلس تحفظ کے حق میں ہوئے۔

یہ تو تحریک اور عدالتوں کے فیصلوں کا ایک جائزہ تھا تحریری میدان میں بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیت کا تعاقب جاری رکھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں آیات قرآنی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو غلط تاویلات کیں۔ علماء مجلس تحفظ نبوت نے ایک ایک کا جواب دیا اور واضح کیا کہ ان آیات کا اصل مصداق اور مفہوم کیا ہے۔ تقریباً ایک ہزار کتابیں اور رسائل قادیانیوں کی رد میں لکھی گئیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک شعبہ تالیف قائم ہے جس کے سربراہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب ہیں مولانا لدھیانوی صاحب کے قلم سے تحفہ قادیانیت، کلمات فار قادیانیت انگلش، عقیدہ ختم نبوت، شناخت قادیانی جنازہ، قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین، نزول عیسیٰ علیہ السلام قادیانی مردہ، قادیانیوں کو دعوت اسلام، المہدی والمسیح، قادیانی ذبیحہ، ظفر اللہ کو دعوت اسلام، قادیانی اقرار، قادیانی اور تعمیر مسجد، مرزا طاہر کے جواب میں قادیانی فیصلہ، قادیانی مسائل، نزول عیسیٰ علیہ السلام قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق، مولانا اللہ وسایا کے قلم سے تحریک ختم نبوت 56ء تحریک ختم نبوت 1974ء ایمان پرور یادیں۔ رات علمی کے خلاف علمی جہاد کی سرگزشت قائد اعظم ملک کی قادیانیوں کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے قابل ذکر ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیت کے تعاقب کے ساتھ دیگر مذہبی کاموں اور علوم دین کی اشاعت میں اہم کردار کیا۔ نظام اسلام کے لئے جو جدوجہد ہوئی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دینی فریضہ سمجھتے ہوئے ہراول دستہ کی حیثیت سے اس میں شرکت کی۔ قرآن کریم کی تعلیم کی ترقی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے تمام دفاتر سے ملحق مدارس قائم کئے ہیں۔ وسط ایشیائی ریاستیں جو

باقی ص ۳۶ پر

مخدوم العلماء حضرت خواجہ خان محمد ظلہ کی مانسہرہ آمد

ہر سال کی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت خواجہ خان محمد ظلہ مانسہرہ تشریف لائے۔ ۲۴ جون کو مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں آپ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ حضرت کے حکم سے خطبہ جمعہ خطیب مرکزی جامع مسجد حضرت مفتی وقار الحق عثمان نے دیا۔ نماز سے قبل فخر العلماء حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کا علمی اور تحقیقی خطاب ہوا' جس میں آپ نے فرمایا مرزائیت ایک ناسور ہے' جس کو ختم کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت ایمان کا جزو ہے' وہی شخص مسلمان ہو سکتا ہے جو اس بات پر یقین رکھتا ہو کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسولؐ ہیں۔ جس طرح اس بات کا یقین کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ایمان کے لئے ضروری ہے' اسی طرح اس بات کا یقین اور اقرار کرنا بھی ضروری ہے کہ نبی کریم ﷺ کے آخری سچے رسول ہیں۔

نماز کے بعد دوسری نشست ہوئی جس سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اللہ کے فضل و کرم سے اتنا کام کیا ہے کہ اس وقت مرزائیت ایک گالی بن چکی ہے اور لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز ایک وقت آئے گا کہ مرزائیت کا باطل بادل بھی ختم ہو جائے گا۔ اسی دن بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد داتہ میں حضرت خواجہ خان محمد ظلہ کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا' جس سے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ اور حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور دیگر علماء نے خطاب کیا' جس میں مرزائیت کی تردید اور مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی گئی اور داتہ کے مسلمانوں کو مبارکباد دی کہ آپ حضرات نے عشق رسول ﷺ کا ثبوت دیتے ہوئے مرزائیوں کا بائیکاٹ کیا۔ عشق رسول ﷺ کی پہلی نشانی اور کرن یہ ہے کہ مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور ان سے ہر قسم کے تعلقات کو توڑا جائے۔ ۲۵ جون بعد نماز ظہر سگدھار میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا' جس کی صدارت مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد ظلہ نے کی۔ یاد رہے کہ چند دن پہلے اس جگہ بہت سے مرزائی مسلمان ہوئے تھے اور رات کو جامع مسجد پھگلہ میں زیر صدارت حضرت مولانا سید غلام نبی شاہ صاحب مدظلہ ایک جلسہ ہوا' جس سے اکابرین نے خطاب فرمایا۔ ان جلسوں کا انعقاد ختم نبوت یوتھ فورس ضلع مانسہرہ نے کیا۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے اراکین جناب عبدالرؤف رونی صاحب' بابو فضل الرحمٰن صاحب' جناب سردار محمد اقبال کلوروی اور دیگر کارکنوں کو ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو مزید دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

بہاولپور میں احتجاجی مظاہرہ

بہاولپور میں توہین رسالت کے سلسلے میں وزیر قانون اقبال حیدر کے خلاف زبردست جلوس نکالا گیا اور شہر میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے امیر حاجی سیف الرحمٰن صاحب اور مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی اور محمد عابد انصاری نے بہ آواز اتفاقی اور تاجران کا اجلاس ہوا۔ جناب رحمت اللہ صاحب کے چوبارے پر اجلاس ہوا اور علماء بہاولپور کی طرف سے مولانا محمد اسحاق ساقی نے نمائندگی کی حاجی سیف الرحمٰن نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے درخواست کی کہ بہاولپور میں رسول اللہ ﷺ کی عظمت کی خاطر مکمل طور پر ہڑتال اور جامع مسجد سے ایک احتجاجی جلوس نکالا جائے چنانچہ تمام تاجران نے ایمانی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے مکمل ہڑتال کی اور جامع مسجد الصادق سے فرید گیٹ تک تمام نمائندگان نے خطاب بھی کیا اور رات بعد نماز مغرب دفتر عالمی مجلس عمل کا اجلاس بلایا گیا۔ جس میں تمام تاجران اور شہر کے تمام علماء کرام نے شرکت کی اور اجلاس میں قرارداد بھی پاس ہوئی اور فیصلہ ہوا کہ مولانا محمد اسحاق ساقی جامع مسجد الصادق میں خطبہ جمعہ دیں گے۔ اجلاس میں ان حضرات نے شرکت کی۔ مولانا غلام مصطفیٰ' حاجی سیف الرحمٰن' سیٹھ شجاع' سراج' رحمت اللہ' مولانا اللہ بخش' راج ریاض احمد' حاجی اشفاق' مولانا عبداللہ' مولانا عطاء الرحمٰن' مولانا اللہ بخش انور۔ ان کے علاوہ پچاس ساتھیوں نے شرکت کی حافظ صالح محمد' بریلوی مکتبہ فکر۔

قرارداد

ہرگاہ کہ وفاقی وزیر قانون اقبال حیدر نے یہ بیان دے کر کہ اب پولیس توہین رسالت کے مجرم کو گرفتار نہیں کر سکے گی۔ عاشقان رسول اللہ ﷺ کو ایک بار چیلنج کیا ہے اور ناموس رسالتؐ کے قانون کے خلاف کابینہ میں ترمیم منظور کرکے اہل اسلام کو للکارا ہے۔ اہلیان بہاولپور وزیر مذکور کے اس بیان اور ترمیم کی شدت سے مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وزیر قانون کو وزارت سے علیحدہ کیا جائے اس کے خلاف توہین رسالتؐ ایکٹ کے تحت کارروائی کی جائے۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اور مرکزی انجمن تاجران بہاولپور نے بہاولپور شہر میں متفقہ طور پر ۳۰۔۷۔ کو شہر بھر میں ہڑتال کا اعلان کیا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ فی الفور ناموس رسالتؐ کے خلاف منظور کردہ ترمیم کو واپس لیا جائے اور ناموس رسالتؐ کے قانون کو من و عن بحال رکھنے کا اعلان کریں۔ اگر حکومت نے اس نازک مسئلہ میں ذرہ برابر بھی غفلت برتی تو پاکستان کا ہر مسلمان نوجوان غازی علم الدین شہید کا کردار ادا کرنے پر مجبور ہوگا۔

منجانب۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت و مرکز انجمن تاجران بہاولپور

جناب تسنیم صاحب کا صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے فعال کارکن جناب تسنیم صاحب کی والدہ محترمہ گزشتہ دنوں انتقال فرما گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون تسنیم صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فعال کارکنوں میں سے ہیں۔ ان کی والدہ کے انتقال کی خبر ملتے ہی ہفت روزہ ختم نبوت کے سرکولیشن منیجر رانا محمد انور نے جنازہ میں شرکت کی۔ نماز جنازہ میں رانا محمد انور کے علاوہ ختم نبوت کے کارکنوں نے کثیر تعداد میں جس میں نور احمد' محمد یوسف رشید' محمد نعیم' ایاز' طاہر محسن آفتاب' حافظ فضل' عبدالرحیم' حافظ طاہر نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ اس وفات پر ایک تعزیتی اجلاس دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت میں ہوا' جس میں مولانا محمد انور فاروقی ناظم اعلیٰ' مولانا مفتی منیر اخون امیر شبان ختم نبوت' مولانا محمد علی صدیقی مبلغ ختم نبوت کراچی کے علاوہ رانا محمد انور' اطہر عظیم علم الدین' ڈاکٹر شمیم الدین' مولانا عزیز الرحمٰن' صاحبزادہ عتیق لدھیانوی نے شرکت کی۔ اجلاس میں مرحوم کے بلندی درجات کی دعا کی گئی۔

ہر قادیانی واجب القتل ہے حکومت اس پر عمل کرائے' علامہ حمادی

سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے پیش نظر مختلف مساجد میں پروگرام رکھے گئے۔ اقصیٰ مسجد اور بسم اللہ مسجد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینر علامہ احمد میاں حمادی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے اپنے حکیمانہ فیصلہ کے ذریعہ حکم دیا ہے کہ ہر مدعی نبوت واجب القتل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم کا دورہ اسلام آباد

۲۲جون کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب راولپنڈی اور اسلام آباد تشریف لائے۔ ان کا ریلوے اسٹیشن راولپنڈی پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ محمد اورنگ زیب اعوان صاحب راولپنڈی دفتر ختم نبوت کے ناظم نصیر احمد فانی صاحب اور ریلوے اسٹیشن مسجد خطیب مولانا عبدالغفار توحیدی صاحب نے مولانا کا شاندار استقبال کیا۔ اس کے بعد اسلام آباد دفتر ختم نبوت میں تشریف لے گئے وہاں پر حافظ محمد رمضان' محمد اشرف فریدی' محمد شوکت حیات اور دیگر کارکنوں نے استقبال کیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن اور مولانا اللہ وسایا صاحب سے اسلام آباد کے علماء کرام حضرت مولانا عبداللہ صاحب مولانا شریف ہزاروی صاحب نے ملاقات کی اور پھر رات کو بعد نماز عشاء جامع مسجد فاروق اعظم میں کانفرنس ہوئی جس میں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالوحید قاسمی نے خطاب فرمایا۔ مولانا نے خطاب میں فرمایا کہ قادیانیوں کو ۱۹۷۴ء میں کافر قرار دیا گیا اور اس کے بعد ان کو دوبارہ پر لگ گئے تو پھر ۱۹۸۴ء میں دس سال بعد ان کی تبلیغ پر پابندی لگائی گئی اب ان کو پھر پر لگ رہے ہیں اور ان کے خاتمے کا وقت آگیا ہے۔ مولانا نے واضح کیا کہ کوئی وفاقی حکومت یا صوبائی حکومتیں قادیانیوں کو جتنا تحفظ دے دیں لیکن کوئی مائی کا لعل ان کو آخری انجام سے نہیں بچا سکتا۔ جلسہ کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے کی۔ آخر میں حضرت کی دعاؤں کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا اور پھر صبح کو حضرت مولانا خان محمد صاحب' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب اور حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب ایبٹ آباد اور مانسہرہ کے پانچ روزہ دورہ کے لئے روانہ ہوگئے۔ اسلام آباد کے مبلغ اورنگ زیب اعوان بھی ہمراہ تھے۔

ہے تو آخر اس کی حکمت ہوگی۔ آج بھی قادیانیوں کا علاج یہی ہے اور حکومت اس پر عمل کرائے۔ ہر مسلمان حضور ﷺ کی ختم نبوت کا غلام' حضور ﷺ کی ختم نبوت کے لئے اپنی جان و مال کی قربانی کے لئے تیار ہوجائے۔ اس وقت تک یہ ہوا ہے کہ جب بھی قادیانیت نے زور و شور سے اپنے مذہب کی تبلیغ کی ہے تو یہ ان کی تبلیغ قادیانیت پر ضرب کاری بن کر قادیانیت کو زخمی کرنے کا سبب بنی ہے۔ ۱۹۷۴ء' ۱۹۸۴ء اور اب ۱۹۹۴ء ہے' انشاء اللہ العزیز ان کی سرگرمیاں ان کے لئے تباہی کا سبب بنے گی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حافظ حفیظ الرحمٰن رحمانی نے جمن مسجد مکہ مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علماء کی عزت و عظمت کی بنیاد حضور ﷺ کی ذات ہے۔ قادیانی حضور ﷺ کے گستاخ ہیں۔ علماء کو آگے بڑھ کر حضور ﷺ کی عزت و عظمت کے لئے میدان میں نکل کر عوام کو بیدار کرنا پڑے گا۔ میرپور خاص میں مدینہ مسجد میں ایک اجلاس ہوا جس کی صدارت علامہ احمد میاں حمادی نے فرمائی۔ میرپور خاص کے امیر اور مدینہ مسجد کے خطیب حضرت مولانا فیض اللہ صاحب' حضرت مولانا شبیر احمد صاحب' حضرت مولانا سعید احمد صاحب' مولانا محمد اکبر صاحب و دیگر علماء نے شرکت فرمائی اور فیصلہ ہوا کہ میرپور خاص ڈویژن سطح کا عنقریب ایک کنونشن بلایا جائے گا' جس میں قادیانیت کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔

اندرون سندھ قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے علماء کرام اپنا کردار ادا کریں' حافظ حفیظ الرحمٰن رحمانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حافظ حفیظ الرحمٰن رحمانی نے اپنے بیان میں اندرون سندھ کے حالات بیان کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کی طرف سے قادیانی مطمئن ہونے کے بعد اپنی سرگرمیوں کو انتہائی تیز کردیا ہے۔ قادیانی اصطلاح کے مطابق مسلمان کو مرتد بنانے کو پھل کہا جاتا ہے اور اس سال قادیانیت کا چالیس ہزار ٹارگٹ ہے۔ اس وقت خصوصی طرح قادیانی اپنی تبلیغ کا زور اور قوت ان علاقہ جات میں صرف کر رہے ہیں' جہاں جہالت مفلسی لاوغیت ہے۔ قادیانی بدین' گولارچی' شادی لارجز' نوکوٹ' نفیس نگر' تالھی' فضل' بھنبرو' مٹھی' اسلام کوٹ اور ہر قصبہ اور ہر دیہات میں تبلیغ کے سلسلہ میں سرگرم عمل ہوگئے ہیں اور مختلف طریقہ سے دھوکہ دے کر مسلمانوں کو مرتد بنا رہے ہیں' کسی جگہ تو کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو مرشد مانتے ہیں اور کسی جگہ کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو امام مانتے ہیں۔ مسلمان جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے قادیانیت کا شکار ہو رہے ہیں۔ ان علاقہ جات کے علماء سے خصوصی درخواست ہے کہ جس طرح ہر قادیانی اپنی جھوٹی نبوت کی لاش کو لے کر قصبہ قصبہ بستی بستی گھوم رہے ہیں۔ اسی طرح ہر مسلمان خصوصاً ہر عالم دین حضور ﷺ کی عزت و عظمت کے لئے اٹھ کھڑا ہو اور حضور ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ کرنے میں اپنا کردار ادا کرے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سر پر ختم نبوت کا تاج رکھا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد مدنی خروٹ آباد میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مبلغ ختم نبوت مولانا نذیر احمد تونسوی جامع مسجد قند حاری کے خطیب مولانا عبدالواحد' مولانا عبدالغنی اور مولانا سید عبدالولی نے کہا کہ نبوت و رسالت کے سارے کمالات محمد عربی ﷺ کی ذات اقدس میں جمع کرکے سلسلہ نبوت کی انتہا کردی گئی اور آپ ﷺ کے سر پر ختم نبوت کا تاج رکھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت ایک شرف اور اس بات کا بین ثبوت ہے کہ نوع انسانی سن بلوغ کو پہنچ گئی ہے اور اس میں یہ اہلیت پیدا ہوگئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جامع و اکمل اور آخری پیغام کو باحسن الوجوہ قبول کرلے۔ انہوں نے کہا کہ تجربہ شاہد ہے کہ اس عقیدہ ختم نبوت نے انسان کے اندر خود اعتمادی کی جو روح پھونکی ہے اس سے انسان کو قلبی سکون ملا کہ دین اسلام اپنے نقطہ عروج پر پہنچ گیا ہے اور اس کی پیروی پر دارین کی فلاح موقوف ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنت الہیہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کے ختم کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کامل کرکے ختم کرتا ہے۔ چنانچہ سلسلہ نبوت کو بھی اس وقت ختم کیا گیا جب وہ پورے کمال کو پہنچ گیا۔ اپنے ماضی و حال اور مستقبل کی کوئی بات ایسی نہ تھی جسے بیان نہ کیا ہو۔ اس صورتحال میں باب نبوت کا بند کیا جانا قرین مصلحت اور باعث رحمت ہے اور نصرت خداوندی کے اتمام اور دین اسلام کے انتہائی عروج کی دلیل ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح آفتاب کی روشنی میں کوئی چراغ نہیں جلتا' اسی طرح آنحضرت ﷺ کے آفتاب ختم نبوت کے طلوع ہونے کے بعد نئی نبوت کے چراغوں کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اس لئے کہ رحمت دوعالم ﷺ پر ہر لحاظ سے سلسلہ نبوت ختم ہوچکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انگریز سامراج نے وحدت اسلامی کو ختم کرنے کی غرض سے مرزا غلام احمد کا ایمان خرید کرکے اس سے نبوت کا دعویٰ کرایا کیونکہ انگریز اس بات سے بخوبی واقف تھا کہ امت محمدیہؐ کی وحدت کا راز عقیدہ ختم نبوت میں پنہاں ہے۔ اس لئے اس نے اسلام کی بنیاد کمزور کرنے کی خاطر یہ چال چلی۔ انہوں نے کہا کہ علماء حق نے انگریز کی اس خطرناک چال کو ناکام بنانے کے لئے بے پناہ قربانیاں پیش کرکے انگریز کے خود کاشتہ پودے قادیانیت کا مکروہ چہرہ اور اس کا دجل و فریب پوری دنیا پہ واضح کرکے پوری دنیا سے ان کا کفر منوایا۔ آج پوری دنیا قادیانیوں کے کفریہ عقائد و عزائم سے واقف ہوچکی ہے اور انشاء اللہ ایک ایسا وقت بھی آنے والا ہے کہ جب دنیا میں ڈھونڈنے کے باوجود کوئی قادیانی نام کا جانور دستیاب نہیں ہوسکے گا۔ انہوں نے اہل اسلام سے اپیل کی کہ مسلمان ایمانی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کا ہر سطح پر بائیکاٹ کریں۔

مولوی فقیر محمد کا خیر مقدم

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے مقامی اسٹیٹ بینک آف پاکستان

کے چیف مینجر اصغر علی طاہر کو کراچی تبدیل کرنے پر گورنر اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے اور قادیانی ایڈمن آفیسر منیر احمد غیر مسلم کو تبدیل کر کے اس کی جگہ مسلمان ایڈمن آفیسر لگانے کے اقدام کو بھی سراہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل عالمی مجلس نے مطالبہ کیا تھا کہ انتہائی ناقص کارکردگی اور قادیانی منیر احمد کو ایڈمن آفیسر تعینات کرنے پر اصغر علی طاہر کا تبادلہ کیا جائے اور قادیانی غیر مسلم کو اس سیٹ سے الگ کیا جائے۔ مولوی فقیر محمد نے کہا کہ نئے چیف مینجر شیر محمد ملتان سے تبدیل ہو کر فیصل آباد آئے ہیں۔ انہوں نے چارج سنبھال کر کام شروع کر دیا ہے اور قادیانی ایڈمن آفیسر کی جگہ مسلمان افسر لگا دیا گیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی روک تھام کی جائے۔

عقیدۂ ختم نبوت میں کسی قسم کی تاویل اور ردوبدل کی گنجائش ناممکن ہے' مولانا تونسوی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد ثروت آباد میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جامع مسجد قندھاری کے خطیب مولانا عبدالواحد' مبلغ ختم نبوت مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا عبدالرحیم رحیمی اور حافظ محمد انور مندوخیل نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کا ایسا بنیادی عقیدہ ہے کہ جس میں کسی قسم کی تاویل اور ردوبدل کی گنجائش ناممکن ہے۔ مقررین نے کہا کہ چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ میں آنحضرت ﷺ کے بعد جب بھی کسی مدعی نبوت نے سر اٹھایا اس وقت کے مسلم حکمرانوں نے اسے ٹھکانے لگانا اپنا فرض منصبی سمجھا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف جب بھی کسی بدبخت نے انگلی اٹھائی تو اہل حق نے اسے ابدی نیند سلا کر دم لیا۔ انہوں نے کہا کہ فرنگی نے ہندوستان کی سرزمین پر قدم جماتے ہی یہاں مختلف فتنے کاشت کئے جن میں سے مہلک ترین فتنہ مرزائیت کا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو اکسایا گیا اور رحمت دوعالم ﷺ کے منصب جلیلہ (ختم نبوت) سے کھیلنے کے گر پڑھائے گئے اور اس طرح تاریخ اسلام میں یہ پہلا دردناک حادثہ رونما ہوا کہ مسیلمہ پنجاب' مدعی نبوت مرزا قادیانی نے انگریز حکومت کے زیر سایہ ترقی کر کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک مستقل فتنے کی شکل اختیار کر لی۔

انہوں نے کہا کہ انگریز بدبخت نے ایک ایسے شخص سے مقام نبوت پر حملہ کروایا کہ جس کی نہ زبان تھی اور نہ قلم تھا اور نہ حسب و نسب تھا اور اس نے رحمت دوعالم ﷺ کی توہین کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے اور گستاخان رسول ﷺ کی ایک منظم جماعت کی بنیاد رکھ کر آنجہانی ہوا۔ انہوں نے کہا کہ فتنہ قادیانیت اپنے دامن میں ملت اسلامیہ کی تباہی و بربادی کے لئے تمام سامان لئے ہوئے تھا اور انگریز حکومت کی دولت کے بل بوتے پر اس فتنے کو پورے برصغیر پھیلانے کی ناکام کوشش کی گئی لیکن ایک صدی کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جیسے ہی اسلام کے خلاف اس فتنے نے سر اٹھایا تو اہل حق اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے میدان عمل میں کود پڑے اور سربکف ہو کر اس فتنہ کا مقابلہ کیا فرنگی نبی کو تقریر' تحریر' مناظرہ اور مباہلہ کے ہر میدان میں شکست فاش دی۔ قرآن و حدیث کے دلائل و براہین کے ہتھیاروں سے قادیانی دجل و فریب اور اس کی انگریزی نبوت کی دھجیاں بکھیریں اور گلی گلی' کوچہ کوچہ' قریہ قریہ' گاؤں گاؤں اور شہر شہر گھوم کر فرنگی نبوت کی زہرناکیوں سے اہل اسلام کو بروقت خبردار کر کے ان کے ایمانوں کو بچایا۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں ختم نبوت کے پروانوں کو ڈرایا گیا دھمکایا گیا۔ لیکن راہ عشق کے یہ مسافر تمام رکاوٹوں کو بالائے طاق رکھ کر منزل کی طرف چلتے رہے اور راہ حق میں اگر انہیں جانوں کا نذرانہ بھی پیش کرنا پڑا تو وہ ہنستے ہوئے اور مسکراتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے۔ انہوں نے کہا کہ شہیدان ختم نبوت کا پوری امت پر احسان ہے کہ وہ اپنی لاشوں سے بند باندھ کر آنے والی نسلوں کو دریائے ارتداد میں غرق ہونے سے بچا گئے بالآخر ان کی خون کی برکت سے قادیانی فتنہ اپنے منطقی انجام کو پہنچا۔ انہوں نے کہا کہ آج پھر ایک سازش کے تحت اس فتنہ کو زندہ کرنے کی ناکام کوشش کی جا رہی ہے اور روش افنڈا کے ذریعہ کفر و ارتداد کا ایک جال بچھا کر سادہ لوح مسلمانوں کو شکار کرنے کی کوشش ہو رہی ہے لیکن ہم یہ بات واضح کرتے ہیں کہ جب تک ختم نبوت کا ایک بھی رضاکار زندہ ہے۔ قادیانیوں کے دجل و فریب اور ان کی خانہ ساز نبوت کی دھجیاں بکھیرتا رہے گا اور اہل ایمان کو ان کے کفریہ عقائد سے بچانے کی بھرپور کوشش کرتا رہے گا۔

قادیانی نمبردار دبیر احمد پر شعائر اسلام استعمال کرنے پر مقدمہ

بھکر (نمائندہ خصوصی) قادیانی نمبردار چک 62 ایم ایل دبیر احمد پر گزشتہ دنوں شعائر اسلام استعمال کرنے پر بھکر کی عدالت میں مقدمہ درج ہو گیا۔ اس مقدمہ کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے راہنما جناب ڈاکٹر دین فریدی کر رہے ہیں۔ قادیانی نمبردار نے ۲۸-۶-۹۳ کو بہبودی آبادی کے پروگرام میں تقریر کرتے ہوئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور السلام و علیکم کہہ کر تقریر شروع کی تھی۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہ قادیانی نمبردار کافی عرصہ سے اسی طرح کی اشتعال انگیز حرکتیں کرتا چلا آ رہا تھا۔

جامعہ عثمانیہ رسول پارک میں بم دھماکہ حکومت کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں حضرت مولانا خان محمد کندیاں شریف' حاجی بلند اختر نظامی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا ظفر اللہ شفیق' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں جامعہ عثمانیہ رسول پارک لاہور میں صبح کی نماز کے وقت بم کا دھماکہ اور معصوم طلباء کرام کی المناک شہادت اور بیسیوں نمازیوں اور طلباء کے زخمی ہونے پر قلبی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آئے روز مساجد میں بم دھماکے' شہریوں کی جان و مال کا عدم تحفظ حکومت پنجاب کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

مجلس کے راہنماؤں نے کہا کہ حکومت مسجد احسان سے

مفت مشورہ پچکے گال، پتلا کمزور جسم، فون 690840 690850
کمزور چہرے کے ڈنٹ، جسم کو موٹا مضبوط۔ طاقتور، سمارٹ، خوبصورت بنانے کیلئے۔ پرانے درد نزلہ، کھیرا۔ دمہ۔ بخار۔ چھوٹی چھاتی و قد کو بڑھانے کے لئے
مردانہ، زنانہ جنسی امراض، گنجاپن، گرتے بال، دمہ، اٹھرا کیلئے
بالوں کو نرم گھنا سیاہ خوبصورت، بھوک لگانے، گیس معدہ، درد پیٹ کیلئے
بواسیر، فالج، یرقان، موٹاپا، کمزور پٹھے، بلڈ پریشر، اٹھرا، رحم، جگر، مثانہ کیلئے
چہرے کے کیل چھائیاں، نسوانی حسن، قد بڑھانے کیلئے
پرانی خارش، چھپاکی، خون کی خرابی، پیشاب کی مرض، گردہ، مثانہ کے پتھری کے لئے
پچاس سال کے تجربہ کا مفت مشورہ کیلئے جوابی لفافہ یا اس کی قیمت ضرور ارسال کریں
پتہ: حکیم بشیر احمد بشیر محلہ غلام محمد آباد چاندنی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ 38900
رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان

لے کر محمدیہ مسجد بیا موسیٰ کے بم دھماکہ کے ملزموں کو اگر گرفتار کر لیتی تو یہ المناک سانحہ رونما نہ ہوتا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان وارداتوں میں خدام الاحمدیہ کے ٹریننگ یافتہ نوجوانوں کو شامل تفتیش کیا جائے۔ انہوں نے شہداء کی مغفرت اور زخمیوں کی صحت یابی کی دعا کی۔ نیز مساجد کی انتظامیہ سے اپیل کی گئی کہ وہ صبح کی نماز کے وقت مسلح پہرہ کا بندوبست کریں۔

مولوی فقیر محمد کا حکام بالا کو ٹیلی گرام

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ صدر اگر اس ملک میں حضور سرور کائنات ﷺ کی عزت و ناموس کا تحفظ نہ ہوگا تو اس ملک کو حاصل کرنے کا کیا فائدہ؟ مقام افسوس ہے کہ کسی حکومتی سربراہ، وزیر اعظم یا ارکان اسمبلی کی معمولی سی توہین ہو جائے تو ایف آئی آر درج ہوتی ہے مگر توہین رسالت کے مجرم کے خلاف ایف آئی آر درج نہ کرنے پر خود حکومت توہین رسالت کی مرتکب ہوگی، اس پر فوری نظر ثانی کیا جائے اور غیر مسلم مرتد قادیانی اور عیسائیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کی بجائے ساڑھے بارہ کروڑ مسلمانوں کے جذبات کا احترام کیا جائے بصورت دیگر عیسائی اور قادیانی، امریکہ یا برطانیہ چلے جائیں، ہمیں ایسی اقلیت کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ ملک مسلمانوں نے حاصل کیا ہے، کسی اقلیت کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔ اس طویل ٹیلی گرام کی ایک کاپی بذریعہ ڈاک وفاقی سردار فاروق احمد خان لغاری، بے نظیر بھٹو وزیر اعظم اور جنرل عبدالوحید چیف آف آرمی اسٹاف سے مطالبہ کیا ہے کہ توہین رسالت کے قانون اور ١٨٩٨ کے ضابطہ فوجداری میں ترمیم کر کے اس جرم کو ناقابل دست اندازی پولیس بنانے کے بارے میں وفاقی کابینہ کے اسلام دشمن فیصلہ کو فوری طور پر کالعدم قرار دیا جائے۔ اس سلسلہ میں ترمیم کے لئے آرڈیننس جاری نہ کیا جائے اور نہ ہی بل قومی اسمبلی یا سینٹ میں پیش کیا جائے کیونکہ اس طرح تعزیرات پاکستان کی دفعہ ٢٩٥۔سی بے معنی ہو کر رہ جائے گی اور اسلامی شعائر کے خلاف ذہن رکھنے پر وفاقی وزیر قانون سید اقبال حیدر، وفاقی وزیر شیر افگن اور وزیر خارجہ آصف احمد علی کو کابینہ سے خارج کیا جائے جبکہ یہ ملک حضور سرور کائنات ﷺ کے کلمہ طیبہ کے نام پر حاصل کیا گیا تھا

بقیہ۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات

روس سے آزاد ہوئیں تو وہاں قرآن مجید کی سخت ضرورت تھی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے [illegible] لاکھ قرآن مجید ماسکو میں طبع کرا کر تاتارستان، ترکمانستان، ازبکستان، قازقستان، لینن گراڈ، یوکرین اور دیگر ریاستوں میں روانہ کئے۔ جبکہ تین لاکھ قرآن مجید، تاشقند۔۔۔ ریاستوں کو ارسال کئے گئے۔ مدرسہ کوکل تاش تاشقند کی تعمیر کرائی، جمعیت علماء افریقہ کے تعاون سے سمرقند میں مسجد "عثمان" اور "نماز گاہ" تعمیر کرائی۔ قازقستان میں مسجد "مفتی احمد الرحمن" زیر تعمیر ہے۔ جبکہ تاشقند سمرقند کے راستہ میں مسجد "ختم نبوت"، مسجد "مولانا محمد یوسف بنوری"، مسجد "خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم" کی تعمیر کے منصوبے ہیں اور حکومت سے اجازت حاصل کی جا رہی ہے اسی طرح تاشقند اور ماسکو میں قرآن مجید کے مدارس قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

بقیہ۔ مفتی غلام مرتضیٰ شاہ کوٹی

الشئی لنفسہ محال) بہرحال توفی کا معنی موت قرار دینا مرزا کی بہت بڑی جہالت ہے اور قرآنی آیات کو نہ سمجھنا ہے بلکہ میرا یہ دعویٰ ہے کہ پورے قرآن مجید میں موت و حیات کو مقابل ٹھہرایا گیا ہے لیکن توفی و حیات کو قرآن میں کہیں بھی مقابل نہیں ٹھہرایا گیا۔

مثال کے طور پر فرمایا گیا ہے خلق الموت والحیوٰۃ هو امات واحیٰی۔ یحیی ویمیت وغیرہ۔

آپ مربی صاحب کوئی آیت بتلائیں جس میں توفی و حیات کو مقابل ٹھہرایا گیا ہو۔ انشاء اللہ قیامت تک کوئی آیت بھی پیش نہیں کر سکتے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ رفع کا معنی حقیقی اوپر لے جانا ہے لیکن یہ رفع اجسام جناب عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ پیش آیا اور تمام اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے جیسا کہ قصیدہ بدءالامالی میں بیان کیا گیا ہے۔

ترجمہ۔ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے قیامت کے قریب نازل ہوں گے اور دجال بدبخت و فسادی کو ہلاک و تباہ کریں گے۔

ان دلائل سے عاجز ہو کر محمد ابراہیم مرزائی نے مربی عبداللہ کو کہا کہ مربی نے مفتی صاحب کی کسی بات کا جواب نہیں دیا لہٰذا یا تو مربی صاحب مجھے مطمئن کریں ورنہ میں اسلام قبول کر کے مرزائیت سے تائب ہو کر صحیح دین اختیار کرلوں گا۔

اس پر مرزائی عبداللہ نے کہا کہ میرے پاس تمام کتب نہیں۔ ربوہ کی لائبریری میں یہ تمام کتب (جن کا حوالہ مفتی صاحب نے دیا) موجود ہیں وہاں سے تمام جوابات لکھ کرلاؤں گا۔

مرزائی مناظر یہ بہانہ بنا کر بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔ بعد میں بھوڑو کے دوستوں نے بتلایا کہ اب اس مسئلہ توفی میں شکست کے بعد وہ سامنے آنے کی جرات نہیں کریں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

عارف جیولرز
ARFI JEWELLERS
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH 6645236
ممتاز زیورات ـ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

لیس لہ نظیر فی العالم
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صدیوں بعد
جامعہ اسلامیہ منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں حفظ بخاری
کا شعبہ قائم ہو چکا ہے اور اب تک تین حفاظ بخاری (متن و سند) فارغ ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ والمنۃ۔ امسال داخلہ جاری ہے
شرائط ١۔ حافظ قرآن۔ ٢۔ فارغ التحصیل عالم جید جدید۔ ٣۔ طلباء جس مدرسہ سے فارغ ہوں اس کے مہتمم یا شیخ الحدیث کا تصدیق نامہ ذکاوت و تدین۔ ٤۔ تمام رخصتیں منسوخ (دیگر امور بالمشافہ) بماہ داخلہ الاول فالاول۔
مراعات قیام طعام، نقد وظیفہ ایک ہزار روپیہ ماہوار، پہلے ماہ میں تین سو روپے ماہانہ، اس کے بعد ہر ماہ ایک سو روپے اضافہ حتیٰ کہ ساتویں ماہ ایک ہزار پھر ہر ماہ ایک ہزار روپیہ۔ دورۂ حدیث کے طلبہ کا وظیفہ ٢٧٥ روپے ماہانہ۔ جامعہ ہذا میں قرآن پاک حفظ و ناظرہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب کے مطابق ہوتی ہے۔ مخیر حضرات کے لئے بہترین موقع۔
المعلن : محمد یعقوب ربانی خادم حدیث و مہتمم جامعہ اسلامیہ محلہ درس والا۔
منڈی فاروق آباد (ضلع شیخوپورہ)

گلستانِ طیبہ سے مسرور ہوں گا

از۔ مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ

عجم کے بیاباں سے مفرور ہوں گا
گلستانِ طیبہ سے مسرور ہوں گا
میں دیدارِ گنبد سے مخمور ہوں گا
کبھی نور ہوں گا کبھی طور ہوں گا

خدا کے کرم کا میں مشکور ہوں گا
کبھی دل میں اپنے نہ مغرور ہوں گا
گناہوں سے اپنے میں رنجور ہوں گا
بہ فیضِ شفاعت میں مغفور ہوں گا

اڑے گی ہوا سے جو خاکِ مدینہ
میں ایسے غباروں میں مستور ہوں گا
میں روضہ پہ صلِ علیٰ نذر کرکے
بدل نور ہوں گا بجاں نور ہوں گا

مدینہ کے انوار شام و سحر سے
سراپا دل و جاں سے مسرور ہوں گا
ہر اک امر میں راہِ سنت پہ چل کر
خدا کے کرم سے میں منصور ہوں گا

احد کے شہیدوں کے خونِ وفا سے
سبق لے کے پابندِ دستور ہوں گا
مدینہ میں جب قلب و جاں چھوڑ آیا
میں مہجور ہو کر نہ مجبور ہوں گا

قبا کی زیارت و نفلوں سے اختر
ہر اک راہِ سنت سے پرنور ہوں گا

KHAT ME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

تحفۂ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے نائب امیر اول
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصنیف لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ ریحانۃ الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تیرہویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انہیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے چودھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدہ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمیٰ کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چوہدری ظفر اللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباحثے ○ قادیانی فیصلہ ○ مناظرت ○ نزول عیسیٰ علیہ السلام ○ المہدی والمسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ کالیاں کون رہا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ غرض ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے ○ قادیانی مذہب سے لے کر سیاست تک، مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے ○ دینی اداروں، علماء، مناظرین، وکلاء و تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے ○ صفحات ۷۰۰ ○ کاغذ عمدہ ○ کمپیوٹر کتابت ○ خوبصورت رنگین ٹائٹل ○ عمدہ اور پائیدار جلد ○ قیمت =/۸۰ روپے ○ جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے رعایتی قیمت =/۱۰ روپے ڈاک خرچہ بذمہ دفتر ○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ○ مجلس کے مقامی دفاتر سے بھی طلب کریں ○

ملنے کا پتہ۔

مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
صدر دفتر، حضوری باغ روڈ، ملتان۔ پاکستان۔ فون نمبر ۴۰۹۷۸